قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد

[illegible]

"انا اعطینک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر"

ترجمہ: ہم نے آپ کو خیر کثیر (سیدہ فاطمہؑ) عطا کیا [illegible] اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی [illegible] آپ کا دشمن [illegible] منقطع النسل ہے۔ [illegible] (آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی)

تفسیر سورہ کوثر

- اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرمؐ کو سورۂ کوثر کے ذریعے بشارت دی۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول خداؐ کی ذریت [illegible] قرار دیا۔ علامہ [illegible]
- ہم نے آپ کو خیر کثیر (فاطمہؑ) عطا کیا۔ آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی
- [illegible] حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراؑ [illegible] علامہ [illegible]
- سورۂ کوثر کا ایک معنی کثرت اولاد کے ہیں [illegible] حضرت نبی اکرمؐ [illegible] فخر الدین رازی
- کوثر سے مراد کثرت اولاد ہے جو آنحضرت کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا [illegible] تمام سادات [illegible] علامہ طبری
- کوثر سے [illegible] حضرت نبی اکرمؐ کی اولاد کا سلسلہ [illegible] علامہ [illegible]
- انا اعطینک الکوثر (ہم نے آپ کو کثرت نسل عطا کی) [illegible]
- ابتر کے [illegible] آپ کی اولاد میں کثرت ہوگی۔ علامہ [illegible]
- سورۂ کوثر [illegible] سادات [illegible] (علامہ محمد حسین طباطبائی)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے سوائے فاطمہ کی اولاد کے [illegible]۔"

(طبرانی [illegible]) [illegible]

[illegible]

اداریہ

رجعت کا دن جہان میں روزِ نوید ہو
زہراؑ کے سوگوار قبیلے میں عید ہو

تنہائیوں کے سناٹے کا ایک اپنا ہی لطف ہے اور جب حجابِ الفاظ ختم سا ہو جائے تو یہ سناٹے بھی دھڑکن دیتے ہیں۔ پھر انسان اپنی خود کلامی کی بازگشت سن کر اس میں کھو جاتا ہے اور ایک ایک سانس اس کے لاشعور کی کہانی دہراتا ہے۔

جب اس طرح کی زندگی گزاری جاتی ہے تو خود کلامی بھی سرگوشیاں بن جاتی ہے اور ان سرگوشیوں کی گہرائی اور گیرائی سے اس [illegible] زندگی کے [illegible] سے لاتعلق ہو کر [illegible] طور پر [illegible] جاتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ زندگی کا مشکل ترین کام کون سا ہے؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا "شدید برے ماحول میں گزر اوقات کرنا"

سید العلماء سید علی نقی نقن نے تحریر کیا کہ لوگ پوچھتے ہیں کہ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر کیسے تشریف لے گئے؟

تو میں جواب دیتا ہوں کہ میں تو اس سوچ میں ہوں کہ وہ یہاں کیسے رہے؟

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیتِ رسول کی زندگی کے دشمنوں کا جب بھی تجزیہ کیا جائے تو انسانی دماغ شل ہو کر رہ جاتا ہے۔ ان کی گفتگو "خطبہ شقشقیہ" میں بدل جاتی ہے۔ انسان ان کی کیفیات پڑھ کر کانپ جاتا ہے اور اس لمحے انسان کی ذہنی و روحانی شکست و ریخت کو محسوس کر کے کیفیت بدل جاتی ہے۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اپنے بارے میں کہے گئے کچھ جملے پڑھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"میں نے خلافت کے آگے پردہ لٹکا دیا اور اس سے پہلو تہی کر لی اور سوچنا شروع کیا کہ اپنے کٹے ہوئے ہاتھوں سے حملہ کروں یا اس بھیانک تیرگی پر صبر کر لوں جس میں سن رسیدہ بالکل ضعیف اور بچہ بوڑھا ہو جاتا ہے اور مومن اس میں جدوجہد کرتا ہوا اپنے پروردگار کے پاس پہنچ جاتا ہے۔

مجھے اس اندھیر پر صبر ہی قرینِ عقل نظر آیا۔ لہٰذا میں نے صبر کیا حالانکہ آنکھوں میں (غبارِ اندوہ کی) خلش تھی اور حلق میں (غم و رنج کے) پھندے لگے ہوئے تھے۔ میں اپنی میراث کو لٹتے دیکھ رہا تھا" (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۳)

"اس وقت مجھے لوگوں کے ہجوم نے دہشت زدہ کر دیا جو میری جانب بجو کے ایال کی طرح ہر طرف سے لگاتار بڑھ رہا تھا یہاں تک کہ عالم یہ ہوا کہ حسنؑ اور حسینؑ کچلے جا رہے تھے اور میری ردا کے دونوں کنارے پھٹ گئے تھے۔ وہ سب میرے گرد بکریوں کے گلے کی طرح گھیرا ڈالے ہوئے تھے۔"

(خطبہ شقشقیہ نمبر ۳ نہج البلاغہ)

نہج البلاغہ میں امیر المومنین حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر اجتماعی ظلم کا اظہار یوں فرماتے ہیں:

"بے شک اس آسمان کے سایہ تلے لے دے کر ایک فدک ہمارے ہاتھوں میں تھا اس پر بھی کچھ لوگوں کے منہ سے رال ٹپکی اور دوسرے فریق نے اس کے جانے کی پروا نہ کی اور بہترین فیصلہ کرنے والا اللہ ہے" (نہج البلاغہ مکتوب ۴۵)

نہج البلاغہ سے اپنے امام اور رہبر کی علمی حیثیت بتانے کے لئے آپ کے خطبات کے ان اقتباسات کی طرف توجہ ہو:

● "ہمارا معاملہ ایک امر مشکل و دشوار ہے جس کا تحمل وہی بندہ مومن ہو گا جس کے دل کو اللہ نے ایمان کے لئے پرکھ لیا ہو اور ہماری حدیث کو امانت دار سینے اور ٹھوس عقلیں ہی محفوظ رکھ سکتی ہیں۔

اے لوگو! مجھ کو کھو دینے سے پہلے مجھ سے پوچھ لو میں زمین کی راہوں سے زیادہ آسمان کے راستوں سے واقف ہوں" (نہج البلاغہ خطبہ ۱۸۷)

● بلکہ ایک پوشیدہ علم میرے سینے کی تہوں میں لپٹا ہوا ہے کہ اسے ظاہر کر دوں تو تم اسی طرح پیچ و تاب کھانے لگو جس طرح گہرے کنوؤں میں رسیاں لرزتی اور تھرتھراتی ہیں (خطبہ ۵)

● اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت سے لے کر قیامت تک کے درمیان جس کسی چیز کے متعلق تم مجھ سے پوچھو گے میں بتاؤں گا (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۹۱)

● جو چیزیں تم سے پردہ غیب میں لپیٹ دی گئی ہیں اگر تم بھی انہیں جان لیتے جس طرح میں جانتا ہوں تو یقیناً تم اپنی بداعمالیوں پر روتے ہوئے اور اپنے نفسوں کا ماتم کرتے ہوئے اور اپنے مال و متاع کو بغیر کسی نگہبان اور بغیر کسی نگہداشت کرنے والے کے یونہی چھوڑ چھاڑ کر کھلے میدانوں میں نکل پڑتے اور ہر شخص کو اپنی ہی فکر پڑی ہوتی کسی دوسرے کی طرف توجہ ہی نہ ہوتی (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۱۴)

● خدا کی قسم اگر میں بتانا چاہوں تو تم میں سے ہر شخص کو بتا سکتا ہوں کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور اسے کہاں جانا ہے؟ اس کے اور اس کے پورے حالات کیا ہیں؟ (خطبہ نمبر ۱۷۵)

لیکن یہ بھی مشکل ہے کہ اگر امامت پر دیئے ہوئے دیگر ائمہ طاہرین کے علاوہ حضرت امام علی رضا کا اس کے بارے میں خطبہ پڑھا جائے تو انسان اس مرحلے میں کھو جاتا ہے لیکن اس مشکل ترین جواہر کو ہم آسانی سے پا لیں اور سامنے سے ان جواہر کے ساتھ توسل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

مدار العلوم یعنی میری زندگی کا ماحصل تو یہ جواہر ہے جو ہمارے امام زمانہ عج سے ... کہ انسان اس کی ... پلک جھپکنے میں ... کی تشنگی مجھ سے ... ثواب بھی ہے ... اگر ان کی تحریر ... سے ہم اسے کھول کر ... کھلیں گے۔

نہج البلاغہ کے مترجم مفتی جعفر حسین کے دیباچہ میں علامہ سید علی نقی نقوی تحریر کرتے ہیں کہ اگر انسان میں خندہ روئی اور خوش طبعی کی جھلک ہو تو اس کا رعب و دبدبہ دلوں سے اٹھ جاتا ہے مگر حضرت امیرالمومنین کی بات ہی اور ہے یہ جلال و تمکنت کا یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے ان کے سامنے جھجکتے تھے چنانچہ ایک دفعہ امیر شام نے طنز کیا کہ خدا ابوالحسن پر رحم کرے وہ ایک خوش مذاق آدمی تھے تو قیس ابن سعد نے کہا اللہ کی قسم باوجود اس خوش مذاقی اور خندہ روئی کے بھوکے شیر سے بھی زیادہ پُر ہیبت تھے اور یہ ان کے تقویٰ کا رعب تھا نہ ویسا جیسا اہل شام کے جاہل تمہارا رعب مانتے ہیں۔

آئیں حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے خوارج کے بارے میں اہل سنت کے امام شافعی کا نظریہ بھی پڑھتے ہیں وہ کہتے ہیں:

"میں اس ہستی کے بارے میں کیا کہوں؟ کہ جس میں تین صفات ایسی تین صفتوں کے ساتھ جمع تھیں جو کسی بشر میں جمع نہیں ہوئیں۔ فقر کے ساتھ سخاوت

شجاعت کے ساتھ تقویٰ ہو اور علم کے ساتھ عمل کارفرما ہو"

علامہ سید علی نقی نے آپ کی ذات کے بارے میں ایک تحریر یوں لکھی ہے:

"جہاں آپ کی رگ و پے میں شجاعت کا خون دوڑ رہا ہو اور سینہ میں غیظ و غضب کی چنگاریاں بھڑک رہی ہوں وہاں ضبطِ انتقام کیا کرتے ہوں اور عفو و بخشش کا طرزِ عمل اختیار کیا اور طاقت و اختیار کے ہوتے ہوئے درگزر سے کام لیا یہی تو کمال انسانیت ہے مگر ایسے ہی وقتوں پر آپ کی سیرت کے جوہر نکھرا کرتے تھے اور دامنِ عفو کی پناہوں میں خون کے پیاسوں تک کے لئے گنجائش نکل آیا کرتی تھی۔

چنانچہ جنگِ جمل کے خاتمہ پر آپ نے ایک اعلانِ عام فرمایا کہ:

"کسی بھاگنے والے، ہتھیار ڈال دینے والے اور ہمارے دامن میں پناہ لینے والے پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔"

جنگ و پیکار اور زہد و تقویٰ میں بظاہر کوئی مناسبت نظر نہیں آتی کیونکہ ایک سے ہمت و دلیری کا مظاہرہ ہوتا ہے اور ایک سے عجز و فروتنی ٹپکتی ہے مگر آپ ان دونوں صفتوں کے انتہائی کمال کا نمونہ تھے کہ تعجب ہوتا ہے جو لوگ تنہائی کو مشغولِ عبادت میں رکھتے ہیں اور گوشۂ اعتکاف میں بیٹھنے کے ساتھ میدانِ جنگ کا بھی طواف کرتے ہیں۔

تیر و تلوار اور سنان آزمائی کے مشغلوں کے ساتھ علم و عرفان کا ذوق جمع نہیں ہوا کرتا مگر آپ رزم آرائیوں کے ساتھ علم و عرفان کی محفلیں بھی آراستہ کرتے تھے اور خون کی ندیاں بہانے کے ساتھ حقائق و معارف کے سرچشموں سے کشتِ زارِ اسلام کی آبیاری بھی فرماتے تھے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی یہ خصوصیت ہے کہ اگر ان کے فضائل کو سمیٹیں تو "ب" کے نقطہ میں آجاتے ہیں اور اگر وضاحت میں جائیں تو حضرت حجت الامام (عج) تک پھیل جاتے ہیں۔

اسی طرح حضرت سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا کا نام لیتے ہی ان کے فضائل کو عرش تک لے جاتا ہے ان دونوں کے باہمی فضائل کی اگر کوئی حد نہیں تو ان پر ڈھائے جانے والے مصائب کی بھی کوئی حد نہیں۔

اگر حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت امیر المومنینؑ کے گلے میں رسی دیکھی تو حضرت امیر المومنینؑ نے حملے کے دوران حضرت محسنؑ کی شہادت کے ساتھ ساتھ سیدہ طاہرہ کی پسلی ٹوٹی دیکھی اور اس کی تفصیلات جان لیوا ہیں۔

حضرت علی ابن ابی طالبؑ حضرت پیغمبر اکرمؐ کے بعد کائنات کے سب سے بڑے مظلوم دکھائی دیتے ہیں۔ وہ عظیم ترین الٰہی ہستیاں ایک دوسرے کا سہارا بن کر ہر گھڑی توحید کی طرف متوجہ نظر آتے ہیں اور یوم الحساب سے پہلے ناحق صحت پر اپنے حقوق سے دستبردار ہوتے دکھائی دیتے۔

اللہ تعالیٰ وہ دن ہمیں دیکھنا نصیب فرمائے جب حجت الامام (عج) ظہور سے پہلے یہ حالات پیدا ہوتے نظر آئیں گے اور وہ دن ظلم و ظالم کے لئے شدید ترین ہوں گے۔ اللہ عزوجل ہمیں ان کے انصار میں قرار دے۔ جن کے ظہور میں اتنی تاخیر ہے ان کے دل کی چاشنی کا ذائقہ لفظوں میں کب اور کیسے بیان ہو سکتا ہے؟

خود حضرت حجت الامام (عج) کا ارشاد ہے کہ مجالسِ امام حسینؑ میں گریہ کے وقت میرے ظہور کی دعا کرو اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت عطا کر سکتا ہے۔

ظہور کے لئے یہ کتنا عمل ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت امام الزمان (عج) کی سلامتی اور ظہور کی دعا کی توفیق عطا فرمائے اور ہر لمحے یاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے ظہور سے پہلے ہمیں ... سے قبل رخصت ہونے والوں کے انصار میں ہونے کی۔

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی حیاتِ مقدسہ کے تین ادوار

منتظر حسین ڈوگر کربلائی

جاں نثار بیٹی

"جب میں جنت کا مشتاق ہوتا ہوں فاطمہ کو گلے سے لگا لیتا ہوں۔"

تاریخ اور سیرت کے تمام علماء نے لکھا ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کو بہت زیادہ چاہتے تھے۔

واضح ہے کہ یہ محبت صرف اس بنا پر نہیں تھی کہ فاطمہ زہراؑ آنحضرت کی بیٹی تھیں اگرچہ اس بنا پر بھی پیغمبر اکرمؐ کے دل میں بڑی محبت تھی پیغمبر اکرمؐ کے کمالات معصومہ بیٹی جن میں اس محبت کا ذکر کیا گیا ہے کہ طالب وجود ہوتا ہے کہ اس محبت کا سبب کوئی بہت اعلیٰ معیار ہے جو عام پیمانوں سے بالاتر ہے

کسی شاعر نے خوب کہا ہے

یہ محبت عام محبتوں سے جدا ہے یہ محبت خدا کی محبت جیسی محبت ہے

اس سلسلے میں کافی روایتیں وارد ہوئی ہیں اہل سنت اور شیعہ کتابوں سے صرف چند روایتیں ذکر کرتے ہیں۔

● پیغمبر اکرمؐ کے نزدیک مردوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت علی تھے اور عورتوں میں سب سے زیادہ عزیز حضرت فاطمہ تھیں۔

● جب یہ آیت نازل ہوئی

جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو پیغمبر اکرم کو اس طرح نہ پکارو۔

مسلمانوں نے پیغمبر اکرم کو "یا محمد" کہنا ترک کر دیا اور اب "یا رسول اللہ" "یا نبی اللہ" کہہ کر پکارتے تھے۔

جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا بیان ہے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ آپ کو "بابا جان" کہہ کر پکاروں بلکہ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھی "یا رسول اللہ" کہتی تھی۔

ایک دو مرتبہ میں نے اسی طرح پکارا میں نے دیکھا کہ پیغمبر اکرم ناراض ہیں اور منہ موڑ لیا ہے پھر تیسری مرتبہ مجھ سے فرمایا

اے فاطمہ! یہ آیت تمہارے بارے میں نازل نہیں ہوئی ہے اور نہ تمہارے خاندان کے بارے اور نہ تمہاری نسل کے بارے میں، تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں یہ آیت تو قریش کے جاہلوں اور متکبروں کے بارے میں نازل ہوئی ہے پھر اس کے بعد نہایت محبت بھرے لہجے میں ارشاد فرمایا کہ تم "بابا جان" ہی کہو کیونکہ اس سے میرا دل زندہ ہوتا ہے اور خدا زیادہ خوش ہوتا ہے۔

ہاں حضرت فاطمہ زہراؑ کی زبان مبارک سے "بابا جان" پیغمبر اکرم کو اتنا ہی دلنشین لگتا تھا اور پیغمبر اکرم اتنا زیادہ خوش ہوتے تھے جس طرح بہار میں نسیم سحر سے پھول کھل اٹھتے ہیں۔

چونکہ حضرت فاطمہ زہراؑ کی عظیم شخصیت ایمان اور عبادت میں اپنی بلندی اور عظمت اس بات کی مستحق تھی کہ اس طرح ان کا احترام کیا جائے اور عورت کی جانب اسلام کے [illegible] کی نسل میں سے بھی [illegible] اسلام کی عظیم ترین شخصیت حضرت علی علیہ السلام آپ کے شوہر ہیں۔

اسلام میں عورت کی قدر و منزلت

پیغمبر اکرمؐ چاہتے تھے اس طرز عمل سے ایک اہم بات لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں اس

بارے میں اسلام کے نظریے کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں اگر کوئی ثقافتی انقلاب کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں تو ہم لانا چاہتے ہیں۔

لڑکی ایسی چیز نہیں ہے جس کو زندہ دفن کر دیا جائے دیکھو میں بیٹی کے ہاتھوں کا بوسہ لیتا ہوں اس کو اپنی جگہ بٹھاتا ہوں تاکہ دنیا والے اس کا احترام کرنا سیکھیں عزت کرنا سیکھیں دوسرے انسانوں کی طرح عورت بھی ایک انسان ہے خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے خدا کا ایک عطیہ ہے۔

عورت بھی انہی مدارج کمال تک پہنچ سکتی ہے وہ بھی خدا کی بارگاہ میں تقرب حاصل کر سکتی ہے جس طرح مرد، اس طرح ایک معاشرے میں عورت کی پامال شدہ شخصیت کو زندہ کیا اس کو عزت دی اس کو حقیقی انسانیت کی حرمت عطا کی۔

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا اپنے والد کے ساتھ

جو شخص سب سے پہلے جنت میں میرے پاس آئے گا وہ فاطمہ بنت محمدؐ ہیں۔

جس زمانے میں مسلمان مکہ میں انتہائی تنگی میں زندگی بسر کر رہے تھے سخت طوفانی حالات اور شرائط بہت شدید تھے۔

اسلام کے دو محسنوں کی اولاد

اسلام کی ابتداء میں مسلمان بہت زیادہ اقلیت میں تھے تمام قوت، طاقت، دولت حکومت سب دشمنوں کے ہاتھوں میں تھی جن کے پاس نہ گھر تھا اور نہ روٹی جذبوں کی ہمت سے ان کا مقابلہ کرتے تھے۔

کوئی ایسی تکلیف نہیں تھی جو مسلمانوں کیلئے روا نہیں رکھی گئی پیغمبر اکرم کی شان میں ہر طرح کی جسارت اور گستاخی کی جاتی تھی اس زمانے میں دو شخصیتیں سب سے زیادہ باشعور اور فداکار تھیں بارگاہوں میں جناب خدیجہؑ پیغمبر اکرمؐ کے زخمی دل پر مرہم رکھتی تھیں اپنی جاں نثاری سے پیغمبر اکرمؐ کے چہرہ مقدس سے غم و اندوہ کا غبار صاف کرتی تھیں اپنی ہمدردیوں اور محبتوں سے پیغمبرؐ کے دل کو تسکین و اطمینان عطا کرتی تھیں اور دوسری حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے پدر بزرگوار حضرت ابو طالبؑ۔

مکہ کے لوگوں پر جناب ابو طالبؑ کا بہت اثر تھا آپ بہت محترم مرد تھے آپ نے اپنے وجود کو پیغمبر اکرم کیلئے سپر بنایا تھا اور پیغمبر اکرمؐ کے ہمدرد دوست طرفدار اور حامی تھے۔

لیکن افسوس یہ دونوں وفادار اور قابل قدر ہستیاں بعثت کے دسویں سال تھوڑے سے فاصلے سے اس دنیا سے رخصت ہو گئیں اور پیغمبر اکرم کو تنہا اور اکیلا چھوڑ گئیں اور اس طرح رسول خدا تنہا ہو گئے۔

ان دونوں وفادار اور جاں نثار شخصیتوں کے انتقال سے پیغمبر اکرم بہت زیادہ متاثر ہوئے اور ان دونوں کا اسلام پر بہت بڑا احسان ہے ان لوگوں کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس سال کو پیغمبر اکرمؐ نے "عام الحزن" "یعنی غم کا سال" کا لقب دیا۔

خداوند عالم کی سنت یہ ہے کہ جب وہ اپنے بندوں سے کوئی نعمت سلب کر لیتا ہے تو اس کی جگہ ان کو دوسری نعمت عطا کرتا ہے ان دونوں عظیم ہستیوں کے بعد خداوند عالم نے پیغمبر اکرم کو ان دونوں کی عظیم اولاد عطا کی جو ان کے قائم مقام بنے اور انہی کے نقش قدم پر چلیں۔

جناب ابو طالب علیہ السلام کی یادگار حضرت علی ابن ابی طالبؑ جو اپنے باپ کی طرح پیغمبر اکرمؐ کے حامی اور اسلام کے مددگار تھے وہ اس سے پہلے بھی ایسے ہی تھے لیکن جناب ابو طالبؑ کے انتقال کے بعد ان کی کمی پوری کرنے لگے۔

جناب خدیجۃ الکبریٰؑ کی یادگار جناب فاطمہ زہراؑ تھیں جو مہربان، وفادار، جاں نثار، دلیر، ایثار کرنے والی تھیں جو اپنے باپ کے دل کو تسکین پہنچاتی رہیں اور ان کے چہرہ مقدس کو غم سے پاک صاف کرتی رہیں۔

اس وقت حضرت علی علیہ السلام کی عمر ۲۱ سال تھی اور مشہور روایات کے مطابق جناب فاطمہ زہراؑ کی عمر ۵ سال سے زیادہ نہیں تھی دونوں پیغمبر اکرم کے ساتھ رہتے تھے اور ان کی تنہائی دور کرتے تھے۔

ہجرت سے پہلے کے تین سال

ہجرت کو تین سال باقی تھے یہ تین سال سخت ترین حالات اور اوقات تھے ایک واقعات سے گھرے ہوئے تھے دشمن اسلام کو نابود کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے مشکلات زیادہ ہوتے جا رہے تھے کبھی یہ مشکل دشمن پیغمبر اکرمؐ کے سر اقدس پر کوڑا ڈالتے تھے پیغمبرؐ جب گھر واپس آتے تھے حضرت فاطمہ زہراؑ پیغمبر اکرمؐ کے سر اور صورت کو دھوتی تھیں صاف کرتی تھیں اور تسلی دیتی تھیں پیغمبر اکرمؐ مسکراتے تھے۔

تمہاری بیٹی فاطمہ خدا کی نصرت سے تمہارے باپ کی حفاظت کرنے والی ہے۔

باپ کی وفادار بیٹی

کبھی دشمن حجر اسماعیل (کعبہ کے سامنے نیم دائرے کی صورت میں حطیم ہے) میں اکٹھے ہو کر آپس میں عہد و پیمان کرتے کہ محمدؐ کو جہاں پائیں گے قتل کر دیں گے جب حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کو اس طرح کی خبر ملتی تو فوراً اپنے باپ سے متعلق تشویش کا اظہار کرتیں اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؑ نہ صرف گھر کے اندر بلکہ باہر بھی پیغمبر اکرمؐ کی حفاظت کرتی تھیں۔

انہی دنوں میں ایک مرتبہ ابوجہل نے مکہ کے بدمعاشوں کو اس بات پر اکسایا کہ جس وقت مسجد الحرام میں پیغمبر اکرمؐ سجدے میں ہوں تو اونٹ کی اوجھڑی پیغمبرؐ کے سر پر ڈال دیں جب یہ لوگ اس ذلیل حرکت کر چکے تو ابوجہل اور اس کے ساتھی ہنسنے لگے اور پیغمبر اکرمؐ کا مذاق اڑانے لگے۔

بعض دوستوں نے بھی یہ منظر دیکھا لیکن دشمنوں کی کثرت کی وجہ سے کسی کی ہمت نہ ہوئی جب یہ خبر حضرت فاطمہ زہراؑ تک پہنچی تو فوراً مسجد الحرام میں آئیں پیغمبر اکرمؐ کے اوپر سے اوجھڑی اٹھائی اور زبان کی تلوار سے ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کی سخت مذمت کی اور ان پر لعنت کی (اور انہیں وہاں سے بھاگنے پر مجبور کیا)

جس وقت یہ واقعہ پیغمبر اکرمؐ کو پیش آیا کوئی ساتھ دینے والا نہ تھا اس وقت یہ کمسن اور لاڈلی بیٹی اپنے باپ کا دفاع کرتی تھی اور پیغمبر اکرمؐ کی حفاظت کرتی تھی۔

یہ سخت ترین ایام کسی نہ کسی طرح گزر گئے پیغمبر اکرمؐ نے مدینہ کی جانب ہجرت کی اب ضروری تھا کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بھی فوراً اپنے باپ سے ملحق ہو جائیں مگر مکہ میں انتظار کریں یہاں تک کہ ان کو بھی ہجرت کا حکم مل جائے جس طرح حضرت علیؑ نے اس بہادری اور اخلاص کے ساتھ اس رات میں حضرت رسول اللہؐ کے بستر پر سو کر اپنے کو قربانی کیلئے پیش کیا اور پیغمبر اکرمؐ کی جان کی حفاظت کی اسی طرح حضرت فاطمہ زہراؑ نے جن کی عمر ابھی آٹھ سال سے زیادہ نہ تھی نہایت ہی سنجیدگی سے کام لیا اور اس اہم ذمہ داری کو قبول کرنے کیلئے ہر طرح سے تیار تھیں لیکن اپنے باپ سے زیادہ عرصے تک جدا نہیں رہ سکتی تھیں ضروری تھا کہ باپ کے ساتھ رہیں مکہ کی طرح مدینہ میں بھی باپ کی حفاظت کرتی رہیں بے پناہ مصائب کے مقابلے میں باپ کو تسکین و اطمینان عطا کرتی رہیں ان کے چہرے سے گرد و غبار صاف کرتی رہیں اور زخموں پر مرہم رکھیں اور رسول خدا کی اجازت کے بعد حضرت علیؑ کے ساتھ مکہ سے مدینہ روانہ ہوئیں۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا صرف سلامتی اور آرام کے دنوں (اگرچہ پیغمبر اکرمؐ کی زندگی کا کوئی دن آرام کا نہیں تھا) میں نہیں بلکہ جنگوں میں اور سخت ترین حالات میں بھی نہایت دلیری اور بہادری سے رسول خدا کی حفاظت کرتی رہیں اور ان کا دفاع کرتی رہیں۔

باپ کے زخموں کی معالج بیٹی

جب احد کی جنگ ختم ہوئی اور دشمن نے میدان خالی کر دیا پیغمبر اکرمؐ کے دندان مبارک شہید ہو چکے تھے پیشانی مبارک زخمی تھی اور خود بھی میدان جنگ میں تھے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا فوراً پہنچیں اگرچہ ابھی کم عمر تھیں مگر مدینہ سے احد کا راستہ پیدل طے کیا باپ کے چہرے کو پانی سے دھویا خون کو صاف کیا چونکہ پیشانی سے اب بھی خون بہہ رہا تھا اس لئے چٹائی کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ حضرتؐ کے زخم پر رکھی جس سے خون بند ہو گیا اور اس سے پتا چلتا ہے بات یہ کہ دشمن کے حملے اور جنگ ختم ہونے کیلئے پیغمبر اکرمؐ نے دوا کا بھی اہتمام کیا۔

جنگ خندق اور جناب سیدہؑ

جنگ خندق میں جو اسلام کی سخت ترین جنگ تھی اور جس کے ذریعے لشکر اسلام کی فوج محصور ہو گئی نہایت احتیاط سے دشمن کے لشکر کی آمد و رفت بھی مشرکین کے ہاتھوں سے لے لیا خدا کے لشکر کو مشرکوں کی نجاستوں سے پاک صاف کر دیا ہم دیکھتے ہیں کہ ان تمام مراحل میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پیغمبر اکرمؐ کے ساتھ ساتھ رہیں۔

جنگ خندق میں پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں پیغمبر اکرمؐ کو چند دنوں سے بھوکا دیکھ کر روٹی پکا کر پیغمبر اکرمؐ کیلئے نہایت سادہ غذا یعنی روٹی کے چند ٹکڑے بھی فراہم کرتی ہیں۔

فتح مکہ کے موقع پر جناب سیدہؑ

فتح مکہ کے موقع پر پیغمبر اکرمؐ کیلئے خیمہ نصب کرتی ہیں ان کے نہانے دھونے کیلئے پانی مہیا کرتی ہیں تا کہ پیغمبر اکرمؐ جنگ کے بعد بدن سے گرد و غبار کو صاف کر کے اور

کپڑے بدل کر مسجد الحرام کی طرف جائیں۔

وقار ازدواج

"لولم یخلق علی لم یکن لفاطمة کفو"

اگر حضرت علیؑ پیدا نہ ہوتے تو حضرت فاطمہؑ کا کوئی ہمسر نہ تھا۔

عقد آسمان پر ہوا

حضرت فاطمہ زہراؑ کے غیر معمولی کمالات ایک طرف پیغمبر اکرمؐ سے غیر معمولی نسبت ایک طرف خاندانی شرافت ایک طرف ان باتوں کی بنا پر پیغمبر اکرمؐ کے بڑے بڑے صحابی رشتے لے کر آنے لگے لیکن سب کو جواب یہی ملا پیغمبر اکرمؐ ان کے جواب میں ارشاد فرماتے تھے کہ "امرھا الی ربھا" فاطمہ کا رشتہ خدا کے ہاتھوں میں ہے۔

سب سے زیادہ عجیب خواہش "عبدالرحمٰن بن عوف" کا تھا یہ وہی جاہلیت کے سرمایہ دار تھے جو ہر چیز کو دولت کی نگاہ سے دیکھتے تھے دولت کا نیا معیار شوہر کی عظمت تصور کرتے تھے۔

پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے اگر آپ فاطمہؑ کی شادی میرے ساتھ کر دیں تو میں سو اونٹ جو مصر کے قیمتی کپڑوں سے لدے ہوں گے اس کے علاوہ سونے کے دس ہزار دینار بھی مہر میں دوں گا اس ذلیل پیشکش سے پیغمبر اکرمؐ بہت ناراض ہوئے اور مٹھی میں کنکریاں اٹھا کر عبدالرحمٰن کی طرف پھینکیں تم نے خیال کیا ہے میں دولت کا بندہ ہوں تم دولت کے بل بوتے اپنی شرافت جتانے آئے ہو۔

ضروری ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؑ کا رشتہ اسلامی تعلیمات کا نمونہ ہو جاہلیت کی رسم پامال ہو اور اسلامی اقدار کی اہمیت معلوم ہو۔

ابھی مدینہ میں حضرت فاطمہ زہراؑ کے رشتے کے بارے میں باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک مرتبہ یہ خبر پھیل گئی کہ پیغمبر اکرمؐ صرف حضرت علی علیہ السلام سے اپنی بیٹی کی شادی کرنا چاہتے ہیں وہی علیؑ جن کے پاس مال دنیا میں سے کچھ نہیں ہے جن کے پاس زمانہ جاہلیت کے معیار کی کوئی چیز نہیں ہے لیکن سر سے پیر تک ایمان ہی ایمان ہے اسلامی تعلیمات کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔

جب تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس بابرکت اور مقدس رشتہ کا سبب خداوند عالم کی وحی ہے کیونکہ پیغمبر اکرمؐ نے خود ارشاد فرمایا ہے

"اتانی ملک فقال یا محمد ان اللہ یقرء علیک السلام ویقول لک انی قد زوجت فاطمة ابنتک من علی بن ابی طالب فی الملاء الاعلی فزوجها منه فی الارض"

میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ خداوند نے آپ کو سلام کہا ہے اور آپ سے کہا ہے کہ میں نے آپ کی بیٹی فاطمہؑ کی شادی علی ابن ابی طالبؑ سے عرش اعلیٰ پر کر دی ہے۔ آپ زمین پر ان کی شادی ان سے کر دیجئے۔

جب حضرت علی علیہ السلام جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے خواستگاری کیلئے تشریف لائے تو شرم سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا پیغمبر اکرمؐ یہ دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کس لئے آئے ہو؟ حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی نگاہوں میں پیغمبر اکرمؐ کی اتنی زیادہ عظمت تھی کہ بات بیان نہ کر سکے اور خاموش رہے۔

پیغمبر اکرمؐ ان کے دل کی بات جانتے تھے لہذا حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے فرمایا "لعلک جئت تخطب فاطمة" شاید تم فاطمہ کی خواستگاری کیلئے آئے ہو۔

رشتہ کیا تو پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا

اے علیؑ تم سے پہلے بھی دوسرے لوگ فاطمہ کی خواستگاری کیلئے آچکے ہیں اور جب بھی میں نے فاطمہ سے ان کا ذکر کیا تو ناخوشی کا اظہار کیا ہے مجھے وقت دو کہ یہ بات اس سے کہہ سکوں۔

یہ سچ ہے کہ یہ آسمانی شادی ہے اور طے ہو چکا ہے لیکن حضرت فاطمہ زہراؑ کی شخصیت اور شوہر کے انتخاب میں عورت کو اسلام کی عطا کردہ آزادی کا تقاضا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ حضرت فاطمہ زہراؑ سے مشورے کے بغیر اس سلسلے میں کوئی قدم نہ اٹھائیں۔

جب رسول خداؐ نے حضرت علیؑ کے فضائل اپنی بیٹی سے بیان کئے اور فرمایا

میں تمہاری شادی ایسے شخص سے کرنا چاہتا ہوں جو زمین پر سب سے بہتر ہے تمہاری کیا رائے ہے؟ جناب سیدہ فاطمہ زہراؑ شرم میں ڈوبی ہوئی تھیں نگاہیں جھکائے ہوئے بیٹھی رہیں پیغمبر اکرمؐ نے سر اٹھایا اور بیساختہ جملہ ارشاد فرمایا جو آج تک کنواری لڑکیوں کی شادی کے بارے میں خواہش کیلئے ایک سند ہے

"اللہ اکبر سکوتھا اقرارھا"

خدا سب سے بڑا ہے بیٹی کا سکوت اس کے اقرار کی دلیل ہے۔

اور اس طرح پیغمبر اکرمؐ کے ذریعہ یہ رشتہ طے ہوا۔

جناب سیدہؑ کا مہر

اب آئیے دیکھیں جناب فاطمہ زہراؑ کا مہر کیا تھا؟ جبکہ کائنات کے بہترین شخص کی شادی تمام عورتوں کی سردار پیغمبر اکرمؐ کی بیٹی حضرت سیدہ فاطمہ زہراؑ کے ساتھ ہو رہی تھی ہمارے لئے نمونہ عمل ہونا چاہیے ہر دور اور ہر زمانے کیلئے نمونہ۔ چنانچہ پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تمہارے پاس مہر ادا کرنے کیلئے کیا ہے؟ عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ میری حالت بہتر جانتے ہیں میرے پاس تلوار، زرہ اور ایک اونٹ کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا تیغ ہے جو تمہاری تلوار اسلام کے دشمنوں سے جنگ کرنے کیلئے ضروری ہے اور تمہیں اس کی ضرورت ہے باغوں میں پانی دینے اور سفر کرنے کیلئے اونٹ بھی ضروری ہے لہٰذا تم زرہ کو مہر قرار دے سکتے ہو میں نے اپنی بیٹی فاطمہ زہراؑ کا مہر اسی زرہ کو قرار دیا ہے تاریخ میں اس زرہ کی سب سے زیادہ قیمت لکھی گئی ہے وہ پانچ سو درہم ہے۔

امت کے گناہگاروں کی شفاعت

یہ ایک طرف دوسری طرف کتب میں ملتا ہے کہ فاطمہ زہراؑ نے اپنے باپ سے کہا کہ میرا مہر قیامت میں امت کے گناہگاروں کی شفاعت قرار دیجئے یہ درخواست قبول ہوگئی اور جبرائیلؑ آسمان سے یہ حکم لے کر پیغمبر اکرمؐ پر نازل ہوئے اور آکر یہ خبر دی کہ خداوند تعالیٰ نے آپ کی بیٹی کی درخواست کو قبول کر لیا ہے اور ان کا مہر تیری امت کے گناہگاروں کی شفاعت کو قرار دے دیا ہے۔

جناب سیدہؑ کا جہیز

شادی کے سلسلے میں ہر گھر میں اور تمام والدین کیلئے تین چیزیں سب سے زیادہ مشکل اور کٹھن ہیں مہر، جہیز اور فضول رسومات ـــــ یہ ایسی چیزیں ہیں جو کبھی پوری ازدواجی زندگی پر چھائی رہتی ہیں میاں بیوی کے درمیان آخر تک نا چاقی کا سبب بھی بنی رہتی ہیں۔

کبھی لمبی بحثیں ہوتی ہیں اور کبھی ذرا سی بات پر ایک دوسرے کا جینا تک ناسور بنا دیا جاتا ہے چنانچہ باتوں میں طعنے دیئے جاتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ

جانیں رکھیں ان گھرانوں میں کہ جن کی ... اسلام کا نام لیتے ہیں اور اپنے کو مسلمان کہتے ہیں لیکن اسلام کے زریں اصولوں پر عمل نہیں کرتے اسلام کی اس خاتون اول کا جہیز بھی تمام لوگوں کیلئے نمونہ عمل ہونا چاہیے آپ کو تعجب ہوگا کہ پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ کی زرہ فروخت کرنے کا حکم دیا زرہ کی قیمت پانچ سو درہم تھی پیغمبر اکرمؐ نے اس کے تین حصے کئے ایک حصہ بلال کو دیا کہ اس سے عطر اور خوشبو خریدیں اور بقیہ دو حصے زندگی کے وسائل فراہم کرنے کیلئے مخصوص کیا۔

واضح ہے کہ اس رقم میں جو وسائل زندگی فراہم کئے جائیں گے وہ کتنے مختصر اور معمولی ہوں گے تاریخ میں ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے جہیز کیلئے مندرجہ ذیل اشیاء فراہم کیں جن میں بعض کا نام ہم نے لیا ہے۔

ان میں کی ایک بڑی چادر (چار درہم) ایک جوڑا کپڑا (سات درہم) ایک تخت جو کھجور کی لکڑی اور چھال سے بنا ہوا تھا اور بستر جو کپڑے کی کھال کے جس میں خوشبو دار گھاس (اذخر) بھری ہوئی تھی ایک ... ایک چھلنی ایک پیالہ ایک چمڑے کی مشک ایک لوٹا ایک ... ایک سبز رنگ کا مٹی کا ظرف اور اسی طرح کی اور چیزیں پائی جاتی ہیں یہ تھا ساری کائنات کی عورتوں کی سردار کا جہیز جب اس سادہ جہیز میں ضرورت کی چیزیں موجود تھیں۔

رسومات

دنیا کا گھر جس نے اسلام کی تاریخ میں انقلاب برپا کر دیا پیغمبر اکرمؐ کے تمام معصوم ہاشمی گھرانے کی وجہ بنا تو پیغمبر اکرمؐ نے اس گھر کو بنانے کیلئے جو رسمیں انجام دیں اس سے دل بہت زیادہ مسرور ہوئے اور بہت زیادہ خوشی اور اپنے چاہنے والوں کو سوچنے پر مجبور کیا۔

تمام خواتین ... اسلام کی ... خواتین ہیں یہ عورتیں ... حضرت فاطمہ زہراؑ کو بہت چاہتی تھیں یہ عورتیں پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں ... کہ پیغمبر اگر اس وقت خدیجہ زندہ ہوتیں تو فاطمہؑ کی شادی کا اہتمام کرکے کتنا زیادہ خوش ہوتیں کیا ایسا نہیں ہے؟ جیسے ہی خدیجہ کا نام سنا کہ پیغمبر اکرمؐ کی آنکھوں میں آنسو آگئے حضرت خدیجہؑ کی تمام خدمات اور قربانیاں آنکھوں کے سامنے آگئیں فرمانے لگے

فاطمہ کی طرح کوئی عورت کہاں ـــ جس روز سب لوگ میری تکذیب کرتے تھے اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور اپنی تمام دولت اور زندگی اسلام کی نشر و اشاعت کیلئے میرے حوالے کر دی وہ ایسی خاتون ہیں جن کے بارے میں خدا نے مجھے حکم دیا کہ میں انکو یہ بشارت دوں کہ خدا انکو جنت میں زمرد کا محل عطا کرے گا۔ ام سلمیٰ نے جب یہ باتیں سنیں اور پیغمبر اکرم کی اداسی کیفیت دیکھی تو کہنے لگیں یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ نے خدیجہ کے بارے میں جو فرمایا وہ حقیقت ہے انہوں نے خدا کی اطاعت پر لبیک کہا اور اس کی رحمتوں میں چلی گئیں خدا انہیں جنت میں بہترین جگہ عطا فرمائے۔

ہم جس مقصد سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہیں وہ یہ ہے کہ آپ کے چچا زاد بھائی یہ چاہتے ہیں کہ آپ اجازت مرحمت فرمائیں تا کہ وہ اپنی شریک حیات حضرت فاطمہ زہرا کو اپنے گھر لے جائیں اور خوشی و مسرت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

حضرت رسول خدا نے فرمایا علی نے خود مجھ سے کیوں نہیں کہا؟ ام سلمیٰ نے کہا شرم و حیا مانع ہے۔ اس وقت پیغمبر اکرم نے ام ایمن سے فرمایا علی کو بلاؤ۔

حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے اور پیغمبر اکرم کے سامنے بیٹھ گئے لیکن شرم سے نظریں جھکائے ہوئے تھے پیغمبر اکرم نے فرمایا کیا تم اپنی شریک حیات کو گھر لے جانا چاہتے ہو؟ حضرت علی نے اسی طرح سر جھکائے ہوئے عرض کیا ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان۔

تکلفات اور رسومات کے بارے لوگوں کے یہاں یہ رسم ہے کہ کتنوں پہلے شادی اور رخصتی کا اہتمام ہوتا ہے تو کیک دعوت کی جاتی ہے جس میں تمام رسومات کے برخلاف پیغمبر اکرم نے خوش ہوتے ہوئے فرمایا

آج رات یا کل رات تک انتظام کر دوں گا اسی وقت پیغمبر اکرم نے رخصتی کے مقدمات فراہم کرنے کا حکم دیا جہاں نہایت سادہ تھی لیکن حرمت اور صداقت کے لحاظ سے نہایت بلند تھے یہ عظیم الشان اور عالی جشن اسی سادگی سے برقرار ہوا جس کا نتیجہ آج کے لوگوں کیلئے عجیب خبر ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ زرہ فروخت کی تھی پیغمبر اکرم نے اس میں سے تھوڑی سی رقم جناب ام سلمیٰ کے پاس امانت رکھوائی تھی رخصتی کے وقت وہ رقم ام سلمیٰ سے لیکر مجھے دی اور فرمایا اس سے تھوڑا سا روغن کھجور خرید کرو میں نے یہ کام انجام دیا پھر پیغمبر اکرم نے اپنی آستین اوپر چڑھا لی اور ایک دسترخوان منگایا اور گھی اور کھجور ملا کر اپنے ہاتھوں سے ملیدہ تیار کیا اور ارشاد فرمایا اے علی لوگوں کی پذیرائی کرو۔ خود حضرت علی علیہ السلام سے کہا گیا جا کر اصحاب کو دعوت دیں حضرت علی مسجد تشریف لائے تو صرف چند لوگوں کو بلانا چاہتے تھے مگر ایسا نہ کر سکے اس لئے سب کو خطاب کر کے با آواز بلند فرمایا اجیبوا الی ولیمۃ فاطمۃ تم سب کو فاطمہ کے ولیمہ کی دعوت دی جاتی ہے۔ حضرت فرماتے ہیں لوگ گروہ گروہ آنے لگے لوگوں کی کثرت اور غذا کی قلت سے مجھے شرم محسوس ہوئی پیغمبر اکرم نے جب میری یہ حالت دیکھی تو فرمایا پریشان نہ ہو میں دعا کروں گا خدا اس غذا میں برکت دے گا اور ایسا ہی ہوا تمام لوگ اس کھانے سے سیر ہو گئے۔

جشن کے اختتام پر جب سب لوگ اپنے گھروں میں جا چکے اور گھر خالی ہو گیا پیغمبر اکرم نے حضرت فاطمہ زہرا کو اپنے بائیں طرف اور حضرت علی کو اپنے داہنی طرف بٹھایا اور پانی منگوایا جس کو اپنے لبوں سے مبارک کیا تھا کچھ تھوڑا سا پانی فاطمہ زہرا کے بدن پر چھڑکا اور تھوڑا سا پانی حضرت علی کے بدن پر چھڑکا اور ان کے حق میں دعا کرتے ہوئے فرمایا "اللهم انهما مني وانا منهما اللهم كما اذهبت عني الرجس وطهرتني تطهيرا فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا" خدایا یہ دونوں مجھ سے ہیں اور میں ان دونوں سے ہوں خدایا جس طرح تو نے مجھے ہر طرح کی نجاست سے پاک صاف رکھا ہے اسی طرح ان کو بھی نجاستوں سے پاک صاف قرار دے۔

اس کے بعد فرمایا اٹھو اپنے گھر جاؤ خدا تمہیں برکت عطا کرے۔

مقامِ عبرت

دنیا کی مادیت کی پرستش کرنے والے اور شیطانی [illegible] دنیا کی رنگینیوں سے متاثر ہیں وہ ایک گھر کی سادی عظمت، حرمت اور سادگی بھول گئے ہیں بر عکس اور گھر شوہروں میں دیکھتے ہیں آج کل ہمارے لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی میں اس [illegible] سادہ شادی سے عبرت حاصل کرنا چاہیے اور آج کل اسلام کی [illegible] سادہ تعلیمات کی نسبت مہر، جہیز اور رخصتی کے بارے میں حضرت علی اور جناب سیدہ فاطمہ زہرا کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنا چاہیے ●●

روزِ محشر عزاداروں کی شفاعت کے سلسلے میں
سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی فرمودہ دعائیں
اور آپؑ سے منسوب تمام روایات

منور حسین ذوالفقار کربلائی

خدا نہیں پر محشر یہ کہہ کے بیٹھے گا
سکون کچھ تو ضروری ہے فاطمہ کے لیے

محشر میں اپنے محبین کی شفاعت کیلئے دعا

روایت ہے کہ روزِ قیامت ایک فرشتہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں آئے گا جو اس سے پہلے کسی کے پاس نہیں آیا ہوگا اور نہ ہی کسی کے پاس نہیں جائے گا آکر کہے گا

آپ کے پروردگار نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ مجھ سے مانگیں تاکہ آپ کو عطا کروں تو پھر حضرت سیدہ فاطمہ زہرا یوں فرمائیں گی

"کہ اللہ عز وجل تو نے اپنی نعمتوں کو مجھ پر تمام کیا اور کرامت عزت کیلئے متحرک کیا اور اپنی جنت سے مجھے نوازا۔ میں اپنے فرزندان اوران کی اولاد اوران سے محبت کرنے والوں کیلئے جنت کی طلب گار ہوں"

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گی "آپ نے اپنی نعمتوں کو مجھ پر تمام کیا اور اپنی بہشت سے مجھے نوازا اور مجھے اپنی کرامات سے عزت بخشی اور تمام خواتین پر مجھے فضیلت دی لہٰذا آپ سے سوال کرتی ہوں کہ اپنے فرزندوں اوران کی نسل اوران سے محبت کرنے والوں کیلئے مجھے شفیع قرار دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ عز وجل آپ کے فرزندان اوران کی اولاد اوران سے محبت کرنے والوں کی شفاعت حضرت زہرا کے سپرد کر دے گا تو حضرت زہرا فرمائیں گی

"تمام تعریفیں اس ذات کیلئے خاص ہیں جس نے ہم سے دکھ درد کو دور کیا اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک عطا کی" (تفسیر فرات ص ۱۱۹، بحار ج ۴۳ ص ۲۲۴)

اللہ تعالیٰ سیدہ پاک کے شیعوں اور عقیدت رکھنے والوں کو بخش دے گا

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت پیغمبر اسلام حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لائے۔ اس حال میں کہ حضرت سیدہ زہرا مغموم اور غم زدہ تھیں حضرت پیغمبر اسلام نے فرمایا بیٹی! کس چیز سے پریشان ہو؟

آپ نے کہا "محشر سے بابا! محشر والوں میں لوگوں کی برہنگی سے پریشان ہوں" تو حضرت پیغمبر اسلام نے فرمایا ہاں وہ دن بہت عظیم ہے اس وقت فرمایا پھر جبرئیل کہیں گے کہ اے فاطمہ! اپنی حاجت کہو تو تم اس وقت کہنا پروردگار! مجھے حسن و حسین کو دکھا۔

تو اس وقت وہ دونوں آپ کے پاس لائے جائیں گے کہ اس حال میں کہ سید الشہداء کی گردن مبارک سے خون بہہ رہا ہوگا۔ پھر جبرئیل کہیں گے کہ اے سیدہ زہرا! اپنی حاجتیں بیان کریں تو اس وقت کہنا "اے پروردگار! میرے شیعہ"۔

تو اس وقت ارشاد قدرت ہوگا "ان کو بخش دیا ہے"۔

پھر کہنا "میرے فرزندوں کے شیعہ!"

پروردگار عالم کہے گا "ان کو بھی بخش دیا"۔

پھر کہنا پروردگار! "میرے شیعوں کے شیعہ"

فرماتا دیکھو! کوئی بخش دیا بلکہ جو کوئی آپ سے محبت رکھتا تھا وہ آپ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا تھا وہ جنت میں آپ کے ساتھ تھا"

(تفسیر فرات ص [illegible]، بحار الانوار ج [illegible] ص [illegible])

اے اللہ! میری اولاد کی مدد کرنے والوں کو بخش دے

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی دعا

حضرت امام سید الساجدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ قیامت کے دن منادی ندا دے گا کہ آپ پر غم و ملال نہیں ہے بلکہ زہرا کو معلوم ہے کہ پیغمبر اسلام کی بیٹی ہیں وہ جو بھی ان کے ساتھ ہے جنت میں جائے گا پھر اللہ تبارک و تعالیٰ فرشتے کو بھیجے گا اے فاطمہ! اپنی حاجت طلب کریں تو وہ بیان فرمائیں گی کہ "اے پروردگار! میری حاجت یہ ہے کہ میری اولاد کی مدد کرنے والوں کو بخش دے" (تفسیر فرات ص ۲۹۰، بحار ج ۴۳ ص ۲۲۲)

اے اللہ! میرے اور میرے بچوں سے محبت کرنے والوں کی شفاعت فرما

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے فرماتے ہوئے سنا ہے، کہہ رہے تھے کہ حضرت پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ

قیامت کے دن حضرت فاطمہ عرش الٰہی کے سامنے کھڑی ہو جائیں گی۔

اے میرے پروردگار! اے میرے مولا مجھ پر ظلم کرنے والوں کے درمیان فیصلہ فرما اور پروردگار! میرے اور میرے حسین کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ فرما۔

اس وقت اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ندا آئے گی "اے میری حبیبہ اور میرے حبیب کی حبیبہ مجھ سے مانگو تاکہ میں عطا کروں اور آپ شفاعت کریں تاکہ میں قبول کروں مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ظلم کرنے والے میری شفاعت سے بچ نہیں سکتے۔ پھر حضرت زہرا فرمائیں گی۔

"اے میرے پروردگار! میرے ساتھ والوں، میرے بچوں اور میرے شیعوں، میرے دوستوں اور میرے فرزندوں کے دوستوں کو بخش دے۔"

پس اسی دوران اللہ تعالیٰ کی جانب سے ندا آئے گی کہاں ہیں فرزندان فاطمہ؟ اور ان کے شیعہ اور محبین اور ان کے فرزندوں کے محبین؟ تب ہی حضرت فاطمہ انہیں جہنم کی طرف سے کھڑے ہوں گے ان کو حرکت میں لایا جائے گا جب کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا ان کو لے کر بہشت کی جانب جائیں گی یہاں تک وہ بہشت میں داخل ہوں گے (الامالی ص [illegible]، بحار الانوار ج [illegible] ص [illegible])

اللہ تعالیٰ میرے فرزند کے غم میں رونے والوں کی شفاعت فرمائے گا

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام پیغمبر اسلام سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن عرش الٰہی سے منادی ندا کرے گا اے اہل محشر! اپنی آنکھیں بند کر لو کیونکہ فاطمہ بنت محمد آ رہی ہیں حسین کی خون آلود قمیص لے کر گزر رہی ہیں۔ پھر حضرت فاطمہ عرش الٰہی کا پایہ پکڑ کر کہیں گی اے اللہ تعالیٰ تو قدرت والا اور عادل ہے میرے اور میرے بچے کے قاتلوں کے بارے میں فیصلہ فرما۔ رب کعبہ کی قسم اللہ تعالیٰ میری بیٹی کے حق میں فیصلہ دے گا پھر حضرت سیدہ زہرا یوں فرمائیں گی:

"اے پروردگار! مجھے ان لوگوں کے لئے شفیع قرار دے جو میرے فرزند کے غم میں روتے تھے پس اللہ تعالیٰ انہیں شفیع قرار دے گا" (ینابیع المودۃ ص ۲۶۰)

رب کعبہ کی قسم اللہ تعالیٰ روز محشر میری بیٹی کے حق میں فیصلہ دے گا

حضرت پیغمبر اسلام سے روایت ہے میری بیٹی فاطمہ زہرا قیامت کے دن اس طرح آئیں گی کہ خون آلود قمیص ہاتھ میں ہوگی عرش الٰہی کے ایک ستون کے ساتھ کھڑی ہو کر کہیں گی۔

اے عادل! اے حاکم! میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ فرما۔

اسی طرح کی ایک روایت میں یوں ہے:

اے اللہ! میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ فرما رب کعبہ کی قسم خدا میری بیٹی کے حق میں فیصلہ کرے گا (عیون اخبار الرضا ج ۲ ص [illegible])

سیدہ زہرا کا امام حسین کا خون آلود کرتے لے کر احتجاج کرنا

علامہ شیخ ... [illegible] ... ص [illegible] پر ...

نقل ہے حضرت امام ابو عبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں ”جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ تمام اولین و آخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا ایک منادی آواز دے گا کہ اے اہل محشر اپنی اپنی آنکھوں کو بند کر لو تاکہ حضرت فاطمہ زہرا بنت محمدؐ پل صراط سے گزر جائیں۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ساری مخلوق اپنی اپنی آنکھیں بند کر لے گی پس جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام جنت کی ایک ناقہ پر سوار ہو کر تشریف لائیں گی ان کے پیچھے ستر ہزار فرشتے ہوں گے وہ ناقہ قیامت کے مجمع عام میں سے ایک مقام پر کھڑا ہوگا پھر حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ناقہ سے نیچے تشریف لائیں گی اور آپ حسین ابن علی کی قمیص جو آپ کے پاک خون سے خضاب ہوگی ہاتھ میں لے کر یہ کہتے ہوئے آواز دیں گی

”اے میرے پروردگار یہ میرے بیٹے کی قمیص ہے تو جانتا ہے کہ میرے بیٹے کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا تھا“ پس منجانب اللہ کریم کی طرف سے آواز آئے گی

”اے فاطمہ آج میں آپ کو خوش کروں گا میں بدلہ لے کر رہوں گا

اے میرے محبوب میرے بیٹے کے قاتلوں سے آج میں اس کے بدلے لے گا“ اللہ تعالیٰ آگ کی ایک لمبی گردن والے جانور کو حکم دے گا وہ جہنم سے باہر آئے گا پس وہ امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کو محشر سے اس طرح چن لے گا جیسے پرندہ دانہ چن لیتا ہے پھر وہ جانور ان سب کو ساتھ لے کر جہنم میں چلا جائے گا پس وہاں ان کو مختلف قسم کے عذاب میں سخت عذاب دیا جائے گا۔

پھر حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا دوبارہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر جنت میں جائیں گی ان کے ساتھ فرشتے ہوں گے اور آپ کی ذریت آپ کے آگے ہوگی اور دوستوں میں سے آپ کے شیعہ آپ کے دائیں بائیں ہوں گے۔

حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کا روز محشر گریہ

جناب رسول خدا نے حسین پر آخری گریہ روز محشر ہوگا جب ... حکم ہوگا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ ... عرض کریں گی میں اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گی جب تک میرے حسین کے قاتل کا فیصلہ نہ ہوگا پس حکم ہوگا کہ میدان محشر میں نگاہ کریں تو دیکھیں گی کہ حسین بغیر سر کے کھڑے ہیں اور کٹی ہوئی رگوں سے خون جاری ہے پس آپ گریہ کریں گی اور ... جنت سے نکلے

روز محشر آ جائیں گی ... اہل محشر ... یہ بیان کیا ہے فرزند کے غم میں رونے والوں کے حق میں شفاعت کریں گی اور ان کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے (بحار الانوار جلد ۴۳ ص ۲۲۱)

عزاداروں کی شفاعت حضرت سیدہ زہراؑ فرمائیں گی

استاد العلماء علامہ مرزا محمد عباس علی ... اپنی کتاب ”تجلیات شیخ الطاہر“ میں تحریر فرماتے ہیں ... ہم پر غم اس لئے کرتے ہو کہ ہم اس کی نجات ... قیامت کے روز شیعوں کی نجات قیامت کے روز شفاعت کرنے والی ہے ... کہ جب جناب سیدہ زہرا ... جنت پائیں گی تو حکم ہوگا کہ اے سیدہ زہرا جنت میں داخل ہو جائیں جناب سیدہ زہرا عرض کریں گی ... خدایا میں کیسے جاؤں جبکہ وہ لوگ میرے ساتھ نہیں جو میرے بیٹے کا ماتم کیا کرتے تھے اس کے مصائب پر عزاداری کرتے تھے حکم ہوگا اے سیدہ زہرا آپ جس جس کی شفاعت کریں گی وہ جنت میں جائیں گے ... کوئی شیعہ ایسا نہ ہوگا جو اس دن جناب سیدہ زہرا کی شفاعت سے محروم رہ جائے۔ آپ ... ایسے چن لیں گی جیسے پرندہ دانہ چن لیتا ہے ●

الحیدری ایڈیشن (ٹریولز اینڈ ٹورز)

● عمرہ و زیارات کیلئے

● ... کی بہترین سہولت میسر ہے

● کاروان ”سلام یا سیدہ زینب سلام اللہ علیہا“ ... عراق، ایران کے مقدس مقامات کی زیارات کیلئے روانہ ہوگا۔

● ... ایک ... ہے

● صرف عراق کیلئے ایک ماہ ...

تفصیلات کیلئے مندرجہ ذیل نمبروں پر رابطہ کریں۔

برائے رابطہ ... 0332-7272514

... 0324-9000072

خصوصی معاونت ... حسین ... کربلائی

خطبہ فدک

سید افتخار حسین نقوی نجفی (ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان)

سیدہ عالمین نے پردے کے پیچھے انصار و مہاجرین کی خواتین کی معیت میں بیٹھ کر سیدہ فاطمہ زہرا بنت رسول ﷺ کے وصال کے بعد اصحاب پیغمبر کے لئے خطبہ فرمایا جس کا ابتدائی حصہ دیا جا رہا ہے۔

میں خدا کی نعمتوں پر اس کی ستائش کرتی ہوں اور اس کی توفیقات پر شکر ادا کرتی ہوں اس کی بے شمار نعمتوں پر اس کی حمد و ثنا بجا لاتی ہوں وہ نعمتیں جن کی کوئی ابتدا نہیں اور ان کی حد اور عدد کو گنا نہیں جا سکتا اور ان کی انتہا کا تصور کرنا ممکن بھی نہیں خدا ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اس کی نعمتوں کی بنا پر اس کا شکر ادا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ نعمتوں کو اور زیادہ کرے خدا ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اس کی نعمتوں کی بنا پر اس کا شکریہ ادا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری نعمتوں کو اور زیادہ کرے خدا نے ہم سے حمد و ثنا کو طلب کیا ہے تاکہ وہ اپنی نعمتوں کو ہمارے لئے زیادہ کرے

توحید کا تذکرہ

میں خدا کی توحید اور یکتائی کی گواہی دیتی ہوں وہ توحید کہ اخلاص کو اس کی روح اور حقیقت قرار دیا گیا ہے اور دل میں اس کی گواہی دینا کہ اس سے فکر و فہم روشن ہو وہ خدا کہ جس کو آنکھ کے ذریعے دیکھا نہیں جا سکتا اور زبان کے ذریعے اس کی توصیف اور حقیقت نہیں کی جا سکتی وہ کس طرح کا ہے یہ وہم میں نہیں آ سکتا عالم کو عدم سے پیدا کیا ہے اور اس کے پیدا کرنے میں وہ کسی نمونہ کا محتاج نہیں اپنی مشیت کے مطابق خلق کیا ہے جہان کے پیدا کرنے میں اسے اپنے کسی فائدے کے حاصل کرنے کا قصد نہ تھا جہان کو پیدا کیا تاکہ اپنی حکمت اور علم کو ثابت کرے اور اپنی اطاعت کی یاددہانی کرے اور اپنی قدرت کا اظہار کرے اور بندوں کو عبادت کیلئے برانگیختہ کرے اور اپنی دعوت کو وسعت دے اپنی اطاعت کیلئے جزا مقرر کی اور نافرمانی کیلئے سزا معین فرمائی تاکہ اپنے بندوں کو عذاب سے نجات دے اور بہشت کی طرف لے جائے

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و فضیلت

میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے والد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں پیغمبری کیلئے بھیجنے سے پہلے اللہ نے ان کو چنا اور قبل اس کے کہ انہیں پیدا کرے ان کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا اور بعثت سے پہلے ان کا انتخاب اس وقت کیا جبکہ مخلوقات عالم غیب میں پنہاں اور مخفی تھی اور عدم کی سرحد سے ملی ہوئی تھی چونکہ اللہ تعالیٰ ہر شے کے مستقبل سے باخبر ہے اور حوادث دہر سے مطلع ہے اور ان کے مقدرات کے موارد اور مواقع سے آگاہ ہے خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا تاکہ اپنے امر کو آخر تک پہنچائے اور اپنے حکم کو جاری کرے اور اپنے مقدر کو نافذ کرے لوگ دین میں فرقہ فرقہ تھے اور کفر و جہالت کی آگ میں جل رہے تھے بتوں کی پرستش کرتے تھے اور خدا کو علم کے باوجود اس کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے

پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک سے تاریکیاں چھٹ گئیں اور جہالت اور نادانی دلوں سے دور ہو گئی حیرانی اور تحیر کے پردے آنکھوں سے ہٹا دیئے گئے میرے باپ لوگوں کی ہدایت کیلئے کھڑے ہوئے اور ان کو گمراہی

سے نجات دلائی اسے اٹھا دیا گیا اور دینِ اسلام کی طرف ہدایت فرمائی اور سیدھے راستے کی طرف دعوت دی۔ پس اس وقت خداوند عالم نے اپنے پیغمبر کی مہربانی اور اس کے اختیار اور رغبت سے اس کی روح قبض فرمائی۔ اب میرے باپ اس دنیا کی سختیوں سے آرام میں ہیں اور آخرت کے عالم میں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں اور پروردگار کی رضایت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے قرب میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اللہ کی رحمتیں ہوں میرے باپ کیلئے جو خدا کے پیغمبر پر درود ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی کا تذکرہ

آپ نے اس کے بعد مجمع کو خطاب کیا اور فرمایا لوگو تم اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کے نمائندے اور نبوت کے دین اور علوم کے حامل تمہیں اپنے اوپر امین ہونا چاہیے جن کو باقی اقوام تک دین کی تبلیغ کرنی ہے تم میں پیغمبر کا حقیقی جانشین موجود ہے اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے عہد و پیمان لیا ہے اور جو چھوڑا ہے وہ اللہ کی کتاب ہے جس کی آیتیں واضح اور روشن ہیں اس کے معارف ہر ایک کیلئے روشن ہیں اس کی پیروی کرنا انسان کو بہشت رضوان کی طرف ہدایت کرتا ہے اس کی باتوں کو سننا نجات کا سبب ہوتا ہے اس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کے نورانی دلائل اور حجت کو حاصل کیا جا سکتا ہے اس کے وسیلہ سے واجبات محرمات اور مستحبات مباح اور شریعت کے قوانین کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اسلامی فرائض و واجبات کا فلسفہ

اللہ تعالیٰ نے ایمان کو شرک سے پاک ہونے کا وسیلہ قرار دیا ہے اللہ نے نماز واجب کی تاکہ تکبر سے بچا جائے زکوٰۃ کو وسعت رزق اور تہذیب نفس کیلئے واجب قرار دیا روزے کو بندے کے اخلاص کے اثبات کیلئے واجب کیا حج کو واجب کرنے سے دین کی بنیاد کو استوار کیا عدالت کو زندگی کے نظم اور دلوں کی نزدیکی کیلئے ضروری قرار دیا اہل بیت علیہم السلام کی اطاعت کو ملت اسلامی کے نظم کیلئے واجب قرار دیا اور امامت کو تفرقہ و اختلاف سے نجات کا سبب بنایا۔ امر بالمعروف کو عمومی مصلحت کے ماتحت واجب قرار دیا ماں باپ کے ساتھ نیکی کو ان کے غضب سے مانع قرار دیا صلہ رحمی کو عمر کے زیادہ ہونے اور قوتوں کی زیادتی کیلئے ملزم قرار دیا۔

قتل نفس کو روکنے کیلئے قصاص کو واجب قرار دیا نذر کے پورا کرنے کو گناہوں کی آمرزش کا سبب بنایا پلیدی سے محفوظ رہنے کی غرض سے شراب خوری پر پابندی

لگائی بہتان اور زنا کی نسبت دینے کی لعنت سے روکا چوری نہ کرنے کو پاکی اور عفت کا سبب بنایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کو اخلاص کے ماتحت ممنوع قرار دیا۔ لوگو تقویٰ اور پرہیزگاری کو اپناؤ اور اسلام کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کی اطاعت کرو صرف علماء اور دانشمند ہی خدا سے ڈرتے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا لوگو میں فاطمہ ہوں میرے باپ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب میں تمہیں ابتداء سے آخر تک کے واقعات اور امور سے آگاہ کر رہی ہوں تمہیں علم ہونا چاہیے کہ میں جھوٹ نہیں بولتی اور گناہ کا ارتکاب نہیں کرتی۔

لوگو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے پیغمبر تم میں سے بھیجا ہے تمہاری تکلیف سے اسے تکلیف ہوتی تھی اور وہ تم سے محبت کرتے تھے اور مومنین کے حق میں مہربان اور رحیم تھے۔

حضور پاکؐ سے اپنا تعلق اور حضورؐ پاک کی نمایاں قیادت

لوگو وہ پیغمبر میرے باپ تھے نہ کہ تمہاری عورتوں کے باپ میرے شوہر کے چچا زاد بھائی تھے نہ کہ تمہارے مردوں کے بھائی یہ کتنی اچھی محمدؐ سے نسبت ہے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رسالت کا پیغام دیا اور مشرکوں کی راہ روش پر چلا اور انہوں نے مشرکوں کی پشت پر سخت ضرب وارد کی ان کا گلا پکڑا اور دانائی اور نصیحت سے خدا کی طرف دعوت دی بتوں کو توڑا اور ان کے سرداروں کو سرنگوں کیا کفار نے شکست کھائی اور شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ صبح آشکار ہوئی اور حق واضح ہو گیا دین کے رہبر کی زبان گویا ہوئی اور شیاطین خاموش ہو گئے نفاق کے پیروکار ہلاک ہوئے کفر اور اختلاف کے رشتے ٹوٹ گئے گروہ اہل بیت کی وجہ سے شہادت کا کلمہ جاری کیا جبکہ تم دوزخ کے کنارے کھڑے تھے اور تمہاری مثال کا معاملہ تم جیسے چکھ گئے تھے اور آگ کی تلاش کرنے والوں کیلئے مناسب شعلہ تھے تم قبائل کے پاؤں کے نیچے ذلیل تھے تمہارا پانی گندہ تھا اور حیوانات کے چمڑے اور درختوں کے پتوں سے غذا کھاتے تھے ہمیشہ دوسروں کے ہاتھوں ذلیل و خوار تھے اور گرد و نواح کے قبائل سے خوف و ہراس میں زندگی بسر کرتے تھے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قریش کے سرکشوں سے سامنا

یہ تمام پیغمبر جن کے ذریعہ خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن کی رسالت سے تمہیں نجات دی حالانکہ میرے باپ کو ہر بت میں سے پیارا اور عرب کے بہترین اور اہل کتاب کے سرکشوں سے واسطہ تھا جنگ میں بجھاتا وہ جنگ کی آگ کو بجھانے کو خدا اسے خاموش کر دیتا تھا جب کوئی شیاطین میں سے سر اٹھاتا یا مشرکوں میں سے کوئی بھی کھولتا تو محمدؐ اپنے بھائی علی کو ان کے گلے میں ڈال دیتے اور حضرت علی ان کے سر اور مغز کو اپنی طاقت سے پامال کر دیتے اور جب تک ان کی روشن کی ہوئی آگ کو اپنی تلوار سے خاموش نہ کر دیتے جنگ کے میدان سے واپس نہ لوٹتے۔ اللہ کی رضا کیلئے ان تمام سختیوں کا تحمل کرتے تھے اور خدا کی راہ میں جہاد کرتے تھے اللہ کے رسول کے نزدیک تھے علی خدا دوست تھے ہمیشہ جہاد کیلئے آمادہ تھے مسلسل اور جہاد کرتے تھے۔

جب خدا نے اپنے پیغمبر کو دوسرے پیغمبروں کی جگہ کی طرف منتقل کیا تو تمہارے اندر نفاق کے اور دھوکے کی ظاہر ہو گئی دین کا لباس کہنہ ہو گیا اور گمراہ لوگ باتیں کرنے لگے پست لوگوں نے سر اٹھایا اور باطل کا اونٹ آواز دینے لگا اور اپنے دم ہلانے لگا اور شیطان نے اپنا سر کمین گاہ سے باہر نکالا اور تمہیں اس نے اپنی طرف دعوت دی اور تم نے بغیر سوچے اس کی دعوت قبول کر لی اور اس کا احترام کیا تمہیں اس نے ابھارا اور تم حرکت میں آ گئے اس نے تمہیں غضبناک ہونے کا حکم دیا اور تم غضبناک ہو گئے۔

کیا خدا قرآن میں بیان فرماتا کہ بعض رشتہ دار بعض دوسروں کے وارث ہوتے ہیں؟ کیا خدا قرآن میں بیان فرماتا کہ خدا نے حکم دیا کہ لڑکے کو لڑکیوں سے دو گنا ارث ملے؟ کیا خدا قرآن میں بیان فرماتا کہ تم پر مقرر کیا کہ جب تمہاری کوئی موت کے نزدیک ہو تو ماں باپ اور رشتہ داروں کیلئے وصیت کرے کیونکہ پرہیزگاروں کیلئے یہ کام ان کا حق ہے۔

کیا تم گمان کرتے ہو کہ میں باپ سے نسبت نہیں رکھتی؟ کیا ارث والی آیات تمہارے لئے مخصوص ہیں اور میرے والد ان سے خارج ہیں؟ یا اس دلیل سے مجھے میراث سے محروم کرتے ہو کہ دو مذہب کے لوگ ایک دوسرے سے میراث نہیں لے سکتے؟ کیا میں اور میرا باپ ایک دین پر نہ تھے؟ کیا تم میرے باپ اور میرے چچا زاد علی سے قرآن کو بہتر سمجھتے ہو؟

دے رہے ہو کہ جو تم نے اسلام کی مدد کرنے والوں کی حق کی کفایت کرنے میں سستی کر رہے ہو اور یہ ظلم مجھ پر ہوا ہے اس سے غافل ہو؟ کیا میرے والد نے نہیں فرمایا کہ کسی کا احترام اس کی اولاد میں بھی محفوظ رہتا ہے یعنی اس کے احترام کی وجہ سے اس کی اولاد کا احترام کیا کرو۔

کتنا جلدی تم نے یہ پایا ہے تم نے اور کتنی جلدی ہوائی اور ہوس میں مبتلا ہو گئے ہو؟ تم اس ظلم کے ہٹانے میں جو مجھ پر ہوا ہے قدرت رکھتے ہو اور میرے مدعا اور خواہش کے پورا کرنے پر طاقت رکھتے ہو کیا کہتے ہو کہ محمدؐ مر گئے؟ جی ہاں لیکن یہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے کہ جس کا شگاف بڑھ رہا ہے اور اس کا خلل نمایاں ہو رہا ہے آنجناب کی غیبت سے زمین تاریک ہو گئی ہے سورج اور چاند بے رونق ہو گئے ہیں آپ کی مصیبت پر ستارے منتشر ہو گئے ہیں امیدیں ٹوٹ گئیں پہاڑ متزلزل اور ریزہ ریزہ ہو گئے ہیں پیغمبر کے احترام کی رعایت نہیں کی گئی تم خدا کی قسم یہ ایک بہت بڑی مصیبت تھی کہ جس کی مثال نہیں دیکھی گئی اللہ کی کتاب جو صبح و شام کو پڑھی جا رہی ہے آپ کی اس مصیبت کی خبر دیتی ہے کہ پیغمبر بھی عام لوگوں کی طرح مر جائیں گے۔

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے کہ محمدؐ بھی گزشتہ پیغمبروں کی طرح ہیں اگر آپ مر جائیں یا قتل کر دیئے گئے تو تم دین سے پھر جاؤ گے جو بھی دین سے پھر جائے گا وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا خدا شکر ادا کرنے والوں کو جزاء عطا کرتا ہے (آل عمران)

اے فرزندان قیلہ!

کیا یہ مناسب ہے کہ میں باپ کی میراث سے محروم ہو جاؤں؟ تم یہ دیکھ رہے ہو اور سن رہے ہو اور تم یہاں موجود ہو میری پکار تم تک پہنچی ہے اور تمام واقعے سے مطلع ہو تمہاری تعداد زیادہ ہے اور تم طاقتور اور اسلحہ رکھتے ہو میری استغاثہ کی آواز تم تک پہنچتی ہے لیکن تم اس پر لبیک نہیں کہتے میری فریاد کو سنتے ہو لیکن میری فریاد رسی نہیں کرتے تم بہادری میں معروف اور نیکی اور خیر سے موصوف ہو خود نجیب اور نجیبوں کی اولاد ہو تم اہل بیت کیلئے منتخب ہوئے ہو عربوں کے ساتھ تم نے جنگیں کیں سختیں اور دشواریاں برداشت کیں قبائل سے لڑے ہو بہادروں سے نبرد آزمائی

کی ہے جب یہ اُٹھ کھڑے ہوئے تھے تم بھی اُٹھ کھڑے ہوئے تھے تم سمجھتے تھے
تم اطاعت کرتے تھے اسلام نے رونق پائی اور خاتم نیا ہو گئے اور شرک
ختم ہو گئے اور ان کا چہرہ ... ہو گیا اور دین کا نظام قائم ہو گیا۔
اے انصار تم کہاں جا رہے ہو؟ حق کے معلوم ہو جانے کے بعد ایک
کیوں پیچھے ہٹ گئے؟ کیوں ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے ہو جبکہ ان لوگوں
لوگوں کا جنہوں نے اپنے ایمان اور عہد و پیمان کو توڑ ڈالا ہو اور ارادہ کیا ہو کہ
رسول اللہ کو شہر بدر کریں اور ان سے جنگ کا آغاز کریں کیا تم ان سے ڈرتے
ہو؟ اللہ کو تمہیں تو صرف اسی سے ڈرنا چاہیے تھا لوگو! میں کیا دیکھ رہی ہوں کہ
تم پستی کی طرف جا رہے ہو اس آدمی کو جو حکومت کرنے کا اہل ہے دور ہٹا
رہے ہو اور تم گوشہ میں بیٹھ کر عیش و نوش میں مشغول ہو گئے ہو زندگی اور جہاد
کو تنگ میدان سے فرار کر کے راحت طلبی کے گوشہ تنہائی میں چلے گئے ہو جو
کچھ تمہارے اندر تھا تم نے ظاہر کر دیا ہے اور جو کچھ پی چکے تھے اگل دیا
ہے لیکن آگاہ رہو اگر تم اور تمام روئے زمین کے لوگ کافر ہو جائیں تو خدا تمہارا
محتاج نہیں ہے۔

اے لوگو! جو کچھ کہنا چاہیے تھا میں نے کہہ دیا ہے حالانکہ میں جانتی ہوں کہ تم
میری مدد نہیں کرو گے تمہارے منصوبے مجھ سے مخفی نہیں لیکن کیا کروں دل میں
ایک درد تھا جس کو میں نے بہت ناراضگی کے باوجود ظاہر کر دیا ہے تاکہ تم پر حجت
تمام ہو جائے اب فدک اور خلافت کو خوب مضبوطی سے پکڑے رکھو لیکن تمہیں
یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس میں مشکلات اور دشواریاں موجود ہیں اور اس کا ننگ و
عار ہمیشہ کیلئے تمہارے دامن پر باقی رہ جائے گا اللہ تعالیٰ کا خشم اور غضب اس پر
مزید ہو گا اور اس کی جزا جہنم کی آگ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے کردار سے آگاہ
ہے بہت جلد ظالم لوگ اپنے اعمال کے نتائج دیکھ لیں گے لوگو! میں تمہارے اس
نبی کی بیٹی ہوں کہ جو تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈرانا تھا جو کچھ کر سکتے ہو اسے
انجام دو ہم بھی تم سے انتقام لیں گے تم بھی انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں۔

حوالہ جات: ● احتجاج طبرسی طبع نجف ۱۳۸۶ھ ج ۱ ص ۱۳۱، ۱۴۱ ●
شرح ابن ابی الحدید ج ۱۶ ص ۲۱۱ ● کتاب بلاغات النساء ابن طیفور ص ۱۲
● بحار الانوار ● کشف الغمہ ج ۲ ص ۱۰۶ ●● — ● — ●●

(بقیہ ــــ سازش)

اپنی بات

محترم رسول پر بہتان کے بعد قرآن کی تحریف کی بات بیان کی گئی ہے یہ قرآن
اہل سنت میں پہلے طاق پر بیان ہوئی یعنی اضافہ کچھ اس دعویٰ میں آیا نے اہل علم
اہل سنت کو نقل کیا گیا پھر گھر شکل اور تکبیر کا ادراک ہو پیچھے سے ہو رہی
سازشی لوگ نے جو انجیل پال رہے ہیں جس کی کہانی مشہور ہے کہ سازشی لوگ نے
یہ اصول رسول کے قریب نہیں جانے کا راستہ یہ بہتان لگا لیتے ہیں جن کو شہرت اور
دولت حاصل ہوتی ہے اگر تحقیق کی جائے تو ان لوگوں کے بارے میں بہت عجیب
اور تعجب کر دینے والے حقائق سامنے آئیں گے کہ اب جو لوگ دین اور
مذہب کے عاشق و شیدائی ہیں اور ان ہستیوں کے قریب رہتے ہیں وہ ان
بارے میں تحقیق کر سکتے ہیں اسی طرح کے لوگوں نے تو صدیوں سے شروع کیا کہ
حقیقت کو رکھا ہے حقائق سامنے نہ آئیں اہل بیت علیہم السلام کو کوشش سے
کیا پڑی اور ہر ایک اور گروہ نے پیروی کی کیونکہ ان کا آغاز کسی اور طرف تھی
اپنی ہر بات کو ترجیح دیتے تھے اور ان کے مقابلے میں اپنی رائے دیتے تھے۔
ہوشیاری اور بیداری کی ضرورت ہے ان کی راحت کیلئے ان کے سوالات
اور موضوع کا ادراک کیلئے بیدار ہونا ہو گا۔

یہ پوسٹ ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کیلئے بھی کافی ہے جو صرف مسلم اور رواج
تقلید کا نام ... کرنے کیلئے گم پڑھے لکھے اور دین کے لباس سے غیر اور
دستاویزوں کی امید رکھتے ہوئے اپنی آزادی تقلید کا سہارا لیتے ہیں صرف عقیدہ
رکھیں کہ جو بھی ہے وہ درست ہی ہے اور انہیں بالکل اہل ان کی سازش اور چال میں
کو دیکھا گیا ہے جب بھی کوئی بات مذہب کے بارے میں ہو جب بھی تنقید
رہنماؤں علماء اور مجتہدین کے خلاف کوئی بات ہو تو وہ ایک طرف ہو کر رد عمل
دکھانے کی ضرورت ہے تاکہ وہ غور اور تحقیق شروع کریں ہم مذہب اہل
بیت کے ماننے والے ہیں جو عقل اور علم و فکر اہل کی تحقیق کرتا ہے یہ بات
پوشیدہ نہیں رہنا چاہیے جو دیکھا گیا ہے جو دنیا میں ہمارے بڑے بڑے دشمن کی
شخصیت کے خلاف بات کرتے ہیں اور ان کو غائب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں
تو کیا ہم ان کے گھر کی دشمنی کی راہ میں اپنی اولاد اور سوچ کی طاقت کو مت
کریں جو دشمن کر رہے ہیں۔ ☆☆☆☆☆

تعلیماتِ اہل بیت علیہم السلام "کردارِ شیعہ"

سید غلام حسین نقوی — امام محمد تقی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

ہمارا شیعہ وہ ہے جو نیک کام کا حکم دے اور برے کاموں سے پرہیز کرے اور خدا کی رحمت کے شوق میں بڑے کام انجام دے، ایسا شخص ہم سے ہے اور ہماری طرف ہے اور ہم جہاں ہوں گے وہ ہمارے ساتھ ہوگا۔

اوصافِ شیعہ

راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت امیرالمومنین علیہ السلام گھر سے باہر تشریف لائے جبکہ ہم ایک جگہ اکٹھے ہو کر بیٹھے تھے۔

آپ نے فرمایا: تم کون ہو اور یہاں اکٹھے کیوں ہوئے ہو؟

ہم نے کہا: یا امیرالمومنین! ہم آپ کے شیعوں کی ایک جماعت ہیں۔

آپ نے فرمایا: پھر کیا وجہ ہے کہ تم میں شیعوں کی علامات کیوں دکھائی نہیں دیتیں؟

ہم نے کہا: شیعوں کی علامات کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا: نمازِ شب کی وجہ سے ان کے چہرے زرد ہوتے ہیں، خوفِ خدا سے ان کی آنکھیں بے نور ہو جاتی ہیں، روزوں کی وجہ سے ان کے لب خشک ہوتے ہیں اور ان پر خدا کا ذکر کرنے والوں کا غبار ہوتا ہے۔

شیعوں کا چال چلن

ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مولا! میری جان آپ پر قربان ہو، مجھے اپنے شیعوں کے اوصاف بیان فرمائیے؟

امام نے فرمایا: ہمارا شیعہ وہ ہے کہ جس کی آواز اس کے کانوں تک نہ پہنچے اور اس کے بدن کی دشمنی کسی دوسرے تک تجاوز نہ کرے، بار کسی اور کے دوش پر نہ گرائے، بھوک سے مر جائے لیکن اپنے پیارے دینی بھائی کے علاوہ کسی کے سامنے دستِ دراز نہ کرے۔ ہمارا شیعہ کتے کی طرح حاجت طلب نہیں کرتا اور کوے کی طرح طمع و لالچ نہیں کرتا۔ ہمارا شیعہ سادہ اور عاجزانہ زندگی بسر کرتا ہے اور وہ سادہ و تنگی کی زندگی گزارتا ہے۔ ہمارے شیعہ اپنے اموال سے دوسروں کا حق ادا کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے مواسات کرتے ہیں اور موت کے وقت جزع فزع نہیں کرتے اور ایک دوسرے کی قبروں کی زیارت کرتے ہیں۔

ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: میری جان آپ پر قربان ہو، یہ شیعہ کہاں ڈھونڈیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: زمین کے اطراف و اکناف، بازاروں کے درمیان، جس طرح کہ پروردگار عالم نے اپنی کتاب مجید میں ارشاد فرمایا:

"اذلة على المؤمنين اعزة على الكافرين" مومنین کے مقابل میں فروتن ہیں اور کافروں کے مقابل میں عزت دار ہیں۔

عبدالرحمن بن کثیر کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کا ایک ہمام نامی عبادت گزار صحابی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا:

اے امیرالمومنین! میرے لیے متقی و پرہیزگار لوگوں کے اوصاف اس طرح بیان کریں کہ گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں؟

علی علیہ السلام نے اس کے جواب میں تامل کیا اور پھر فرمایا:

اے ہمام! تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرو، اللہ سے ڈرو اور نیکوکار بن جا کیونکہ اللہ

لوگوں کے ساتھ بے حد نیکی اور بھلائی کرتے ہیں۔

تقویٰ کا دارومدار روزے پر ہی نہیں ہے

علی بن عبدالعزیز راوی ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: علی بن عبدالعزیز یہ جو لوگ بھی دن میں روزہ رکھتے ہیں ان کا روزہ کہیں تمہیں فریب میں نہ ڈال دے۔ یاد رکھو تقویٰ وہ ہے جو دل میں ہو۔

امر آل محمد علیہم السلام کے افشا کرنے سے ممانعت

عبداللہ بن سنان راوی ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اپنے دوستوں میں تمہیں پرہیزگاری کی، تقویٰ کی سفارش کرتا ہوں اور (امر آل محمد فاش کرکے) لوگوں کو اپنی گردنوں پر سوار نہ کرو، مستقبل میں جاؤ کے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ لوگوں سے اچھی گفتگو کرو۔

پھر آپ نے فرمایا: تم لوگوں کے مریضوں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں شرکت اختیار کرو اور ان کے نفع اور نقصان کے لیے گواہی دو اور ان کی مساجد میں ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھو اور ان کے حقوق ادا کرو۔

یاد رکھو کہ کسی قوم کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا سخت مصیبت ہو سکتی ہے کہ وہ دعویٰ کریں کہ وہ ایک گروہ کی پیروی کرتے ہیں اور وہ ان کے فرمان کو قبول کرتے ہیں مگر اس کے باوجود اپنے دشمنوں کے سامنے ان کی پیروی نہ کریں اور ان کی رازدارانہ گفتگو کو دشمنوں کے سامنے نقل کریں، پھر ان کے دشمن ان کی باتیں ان کے پاس آئیں اور کہیں کہ لوگ اس طرح کی روایات کہتے ہیں اور اس کے جواب میں ہم یہ کہیں کہ ہم ایسی بات کرنے والوں سے بیزار ہیں اور وہ ہماری طرف سے بیزاری کے حق دار بن جائیں۔

شیعوں سے امام کی توقعات

عبداللہ بن زیاد راوی ہیں کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام پر سلام کیا اور ان سے عرض کیا: فرزند رسول! ہم خانہ بدوش لوگ ہیں اور آپ کے پاس تک کر نہیں آ سکتے لہٰذا آپ ہمیں دین کی آخری باتوں کی نصیحت کریں۔

آپ نے فرمایا: میں تمہیں پرہیزگاری کی، تقویٰ کی، راست گوئی کی، ادائیگی امانت، اپنے ہم نشینوں سے حسن سلوک، سلام عام کرنے، بھوکوں کو کھانا کھلانے کی وصیت کرتا ہوں اور میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اپنے قبائل کی مساجد میں نماز پڑھو اور ان کے بیماروں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں کی مشایعت کرو، میرے والد نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ہمارے شیعہ اپنے دور کے بہترین افراد ہوا کرتے تھے، اگر کوئی فقیہ ہوتا تھا تو اس کا شخص ہمارے شیعوں سے ہوتا تھا اگر کوئی موذن یا کوئی امام یا کوئی امین ہوتا تھا تو ان سب کا شخص ہمارے شیعوں سے ہوتا تھا، تم بھی اسی طرح بن جاؤ، اپنے عمل و کردار سے لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرو اور اپنی بدکرداری سے ہمیں نفرت کا نشانہ نہ بناؤ۔

اوصاف شیعہ

حمران بن اعین راوی ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک دن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک گروہ نے دروازے پر دستک دی۔ آپ نے کنیز سے فرمایا کہ باہر جا کر دیکھو کون آیا ہے؟ دستک دینے والوں نے کنیز سے کہا کہ آپ ہمارے آقا سے عرض کریں کہ دروازے پر آپ کے شیعوں کا گروہ آیا ہے۔ یہ سنتے ہی امام علیہ السلام بڑی تیزی سے دروازے پر آئے اور تیزی کی وجہ سے آپ کے گرنے کا بھی خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔

جب آپ نے دروازہ کھول کر انہیں دیکھا تو آپ غور سے دیکھتے رہ گئے اور فرمایا: انہوں نے جھوٹ کہا، ان کے چہروں پر شیعہ ہونے کی علامات کہاں ہیں؟ آثار عبادت کہاں ہیں؟ سجدوں کی علامات کہاں ہیں؟ ہمارے شیعوں کی تو پہچان عبادت الٰہی اور بالوں کی پراگندگی ہے۔ عبادت کی کثرت اور طویل سجدوں کی وجہ سے ان کی ناک زخمی ہو گئی ہیں اور عبادت کی کثرت سے ان کی پیشانیوں اور سجدے کے مقامات پر گٹے پڑے ہوتے ہیں، مسلسل روزوں کی وجہ سے ان کے شکم پشت سے لگے ہوتے ہیں اور ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں، عبادت کی وجہ سے ان کے چہرے زرد ہوتے ہیں اور شب بیداری اور روزوں کی وجہ سے ان کے اجسام کمزور ہوتے ہیں۔ جب لوگ خاموش ہوتے ہیں تو وہ تسبیح میں مصروف ہوتے ہیں اور جب لوگ سو جاتے ہیں تو وہ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور جب لوگ خوشیوں میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ غمگین ہوتے ہیں اور دنیا سے بے رغبتی میں مصروف ہوتے ہیں، ان کی گفتگو رحمت و شفقت پر مشتمل ہوتی ہے اور وہ حصول جنت میں مشغول رہتے ہیں۔

●●—●—●●

تعلیماتِ مذہب شیعہ "کام اور فرض کی ادائیگی"

مولانا نذیر الحسن عسکری (شعبہ تعلیمات اسلام تحریک ...)

کام اور کوشش انسانی زندگی کی بنیاد ہیں۔ کام کے ذریعے انسان روٹی، کپڑا اور مکان مہیا کرتا ہے۔ کام اور محنت کے ذریعے زمین کا باطن کھلتا ہے اور لوگوں کیلئے آرام و آسائش کے اسباب فراہم ہوتے ہیں۔ یہ ترقی، تمدن اور تہذیب کی ایجادات انسانی کام اور محنت کا نتیجہ ہیں۔ یہ علم اور محنت ہے کہ جس نے موجودہ تمدن کو وجود بخشا ہے اور انسان کو یہ عظمت عطا کی ہے۔ ہر ملک کی ترقی اور پیش رفت اس ملک کے افراد کی محنت اور کوشش سے وابستہ ہے۔ اگر کسی ملک کے افراد مختلف حیلے بہانوں سے کام کرنے سے بچیں یا خصوصی پیداوار کا کام ان سے بچیں تو وہ ملک خوشحال نہیں ہو سکتا۔ ایسی قوم پیدا کرنے والی نہیں صرف صرف کرنے والی ہو گی اور دوسرے استعماری قوتوں کے ہاتھوں میں چلی جائے گی۔ ہر فرد کی ترقی بھی اس کے علم، کام اور کوشش سے وابستہ ہے۔ دین میں کام اور محنت کا مقام بہت بلند ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے

"وان لیس للانسان الا ما سعی"

"انسان کیلئے کچھ نہیں ہے مگر اس کی کوشش کا حاصل ہے" (نجم ۳۹)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

"ملعون من القی کلہ علی الناس"

"وہ شخص جو دوسروں پر بوجھ ڈالے ملعون ہے" (کافی ج ۵ ص ۷۲)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ

"عبادت کے ستر (۷۰) حصے ہیں جن میں سب سے افضل رزق حلال کے حصول کیلئے کوشش ہے" (کافی ج ۵ ص ۷۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

"میری طرف سے دوستوں اور شیعوں کو میرا سلام پہنچانا اور ان سے کہنا کہ تم کوشش کو نہ چھوڑنا اور اپنی آخرت کیلئے توشہ تیار کرنا۔ خدا کی قسم میں صرف اس چیز کا تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جس پر خود عمل کرتا ہوں۔ محنت اور کوشش کریں، نماز صبح کے بعد جلد کام پر نکل جائیں اور رزق حلال حاصل کریں، کام کریں، خدا تمہیں رزق دے گا اور تمہاری مدد کرے گا" (کافی ج ۵ ص ۷۸)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں

"جو شخص دنیاوی امور میں سست اور کاہل ہو وہ مجھے برا لگتا ہے۔ جو شخص محنت و مشقت میں سست ہو وہ آخرت میں بھی سست ہو گا" (کافی ج ۵ ص ۸۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں "جو شخص اپنے خاندان کی روزی کیلئے زحمت اٹھاتا ہے، جہاد کا ثواب ملے گا" (کافی ج ۵ ص ۸۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

"کسان انسانوں کیلئے خزانے کی مانند ہیں وہ پاکیزہ چیزیں اگاتے ہیں اور خدا ان بیج کو اگاتا ہے۔ قیامت میں کسانوں کا بہترین مقام ہے اور انہیں "مبارکین" کے نام سے پکارا جائے گا" (کافی ج ۵ ص ۲۶۱)

ہر انسان دوسروں کی محنت اور کام سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ جو دوسروں کی محنت اور زحمت کے بغیر زندگی نہیں گزار سکتا اس کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ اپنی طاقت کے مطابق کام اور محنت کرے اور دوسرے انسانوں کو بھی فائدہ پہنچائے۔ وہ بدترین اور شریر ترین انسان ہیں جو لوگ خود طاقت رکھتے ہیں لیکن کام نہیں کرتے اور دوسروں کی محنت پر پلتے ہیں وہ خدا کی رحمت سے دور ہیں

جن ماں باپ کو اپنی اولاد کی سعادت اور خوش بختی مطلوب ہے اور جنہیں اپنے ملک کی خوشحالی اور ترقی عزیز ہے ان پر لازم ہے کہ تربیتی پروگرام میں بچوں کو محنت کا عادی بنائیں۔ اپنے بچوں کی اس طرح سے تربیت کریں کہ وہ بچپن ہی سے کام کرنے کے شوقین اور عادی ہو جائیں تاکہ بڑے ہو کر صرف اپنے کام کرنے کی عادت نہیں بلکہ اسی پر انحصار کریں۔

بہت سے ماں باپ زندگی کے اس انتہائی اہم موضوع سے غفلت برتتے ہیں اور اس طرف بالکل توجہ نہیں دیتے یہاں تک کہ ایک عمر گزر جانے کے بعد بچوں کے کام خود انجام دیتے ہیں اور انہیں کوئی ذمہ داری نہیں سونپتے یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح سے وہ اپنی اولاد کی خدمت کر رہے ہیں جبکہ یہ خدمت نہیں بلکہ بہت بڑی خیانت ہے۔ بچے بھی سہل انگاری اور آرام کے عادی ہو جاتے ہیں کہ کام کرنے میں جلدی نہیں کرنا چاہیے کام کرنا بچے کیلئے دشوار ہے بلکہ وہ خود بھی کام کے پیچھے نہیں پڑے گا جبکہ ان کی یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ ہر کام بچے کی عمر اور طاقت کے مطابق ہو تو بچے کی طبیعت کے خلاف نہیں ہے جبکہ اس کی ضرورت اور ضرورت کے مطابق ہے۔ اگر انسان کو بچپن ہی سے کام کرنے کی عادت نہ پڑے تو بڑا ہو کر کام کرنے میں دیر بھی لگے گی اور اس کیلئے دشوار بھی ہوگا۔ اگر بچے کی تربیت کی جائے تو کام کرنا بچے کیلئے نہ صرف یہ کہ آسان ہوگا بلکہ لذت بخش بھی ہوگا۔ بعض ماں باپ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارا حوصلہ نہیں ہے کہ انتظار کریں کہ بچہ اپنا کام خود انجام دے ہم اس کیلئے زیادہ جلدی کام کر کے فارغ ہو سکتے ہیں بہرحال ہم خود کام کر لیں گے۔

اسی لئے ماں باپ کو اگر واقعاً اپنی اولاد سے محبت ہو تو انہیں یہ جاننا چاہئے کہ کل بچے آپ کی اولاد کی تربیت سے بڑی طاقتور فرزند ہوں اور سستی و کاہلی اور بیکار اور دوسروں کے محتاج بنا کر نہ چھوڑیں۔

تربیتی ماہرین کہتے ہیں کہ ماں باپ بچے کی عمر، جسمانی قوت اور اس کی فہم و شعور کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی کام اس کے سپرد کر سکتے ہیں۔ پھر اس کام کی انجام دہی میں اس کی مدد کرتے ہیں مثلاً تین سال کے بچے سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپنا کھلونا اور کتاب خود اٹھائے اور خود رکھے، تمام کھلونے جمع کر کے رکھے وغیرہ۔ جب بچہ بڑا ہو جائے تو زیادہ سے کام اس کے سپرد کئے جا سکتے ہیں مثلاً یہ کہ خود کپڑے پہنے، خود ہی کپڑے تہہ کر کے رکھے، اپنا بستر ٹھیک کرے، کھانا کھانے کے بعد دسترخوان اٹھائے، برتن دھوئے، گھروں میں جھاڑو دے، مختلف اوقات میں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی حفاظت کرے، باغیچے میں پودوں اور درختوں کو پانی دے، پالتو جانوروں کو پانی اور کھانا دے، روٹی، سبزی، دودھ، دہی، برف، صابن وغیرہ خرید کر لائے، گھر کا سامان صاف کرے اور سلیقے سے رکھے یہ کام بچے آرام سے انجام دے سکتے ہیں اور انہیں اپنی ذمہ داری سمجھ سکتے ہیں۔

جب بچے کچھ اور بڑے ہو جائیں تو کچھ مشکل تر کام ان کے سپرد کئے جا سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ماں باپ کیلئے چند باتیں ضروری ہیں:

- بچے کی عمر اور جسمانی قوت کو مدنظر رکھتے ہوئے جب بھی وہ دیکھیں کہ بچہ کسی کام کی استعداد رکھتا ہے تو وہ کام اس کے سپرد کر دیں بالخصوص جب بچہ خود کوئی کام کرنے کی خواہش کرے۔ اس طور پر وہ کام خود بچے کی ذات سے مربوط ہو تاکہ وہ بچپن ہی سے کام کرنے کا عادی ہو جائے اور سست اور آرام طلب نہ بن جائے۔
- بچے کی قوت اور حوصلے کو پیش نظر رکھا جانا چاہیے اور مشکل اور زیادہ سخت کام اس کے سپرد نہ کیا جائے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اسے انجام دینے سے عاجز ہو جائے اور اس طرح کام سے جی چرانے لگے اگر کام مشکل ہے تو ایسا ہو سکتا ہے کہ بچہ سرکشی کا مظاہرہ کرے۔
- کوشش کریں کہ کام بچے کے سپرد کرتے وقت افہام و تفہیم سے کام لیں۔ اسے سمجھائیں کہ گھر کے کام خود بخود انجام نہیں پا جاتے۔ ماں باپ محنت و مشقت کر کے گھر کا خرچ چلاتے ہیں۔ اسی طرح گھر کے کام انجام دیتے ہیں۔ تم بھی اسی خاندان کے ایک فرد ہو، گھر کے کام چلانے کیلئے مدد کرو اور اپنی طاقت کے مطابق ان کاموں میں کچھ کرو۔ ایسے موقع پر بچے کی توہین اور تحقیر سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ ضد اور نافرمانی کا عادی ہو جائے گا۔
- اگر کوئی بچہ کسی ذمہ داری کو قبول کرنے کیلئے حق انتخاب بچے کو دیں تاکہ آپ کہہ سکتے ہیں اگر تو چاہتا ہے تو یہ کر لیا ہے تو کمرہ صاف کر لے۔
- کام کی حدود اور مقدار بچوں پر بالکل واضح کر دیں تاکہ وہ اپنی ذمہ داری کو

کہیں والدین میں شک و شبہ میں نہ پڑیں۔

● جن بچوں میں صلاحیت ہو ان کیلئے مستقل کام معین کر دیں۔ اس طرح سے ان کو تجربہ بھی ہوگا اور ان میں احساس ذمہ داری پیدا ہوگا مثلاً کسی ایک بچے سے آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے دسترخوان پہ ہمیشہ سلاد ہونا چاہیے۔ سلاد تیار کرنا تیرے ذمے ہے۔ یا صرف سالن اور تھوڑی سی چٹنی تیار کرنا تیری ذمہ داری ہے ہمیشہ توجہ رکھنا کہ گھر صرف سالن اور تھوڑی سی چٹنی سے خالی نہ ہو۔

● کوشش کریں کہ جتنی زیادہ ممکن ہو بچے کو ایسا کام کہیں جو ان کی طبیعت اور پسند کے مطابق ہو تاکہ وہ اپنا کام خوشی خوشی انجام دے۔ البتہ بعض استثنائی مواقع پر ان کی طبیعت کے خلاف کام بھی کہنا چاہیے اور چاہیے کہ وہ یہ کام بھی ناک بھوں چڑھائے بغیر انجام دے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں "گھر میں سے ہر کام کرنے والوں کیلئے ایک کام معین کر دو اور ہر کسی کی ذمہ داری بنا دو کیونکہ جب ہر ایک کی ذمہ داری معین ہو گی تو پھر وہ نہیں سوچیں گے کہ یہ کام کسی دوسرے کا ہے" (غرر الحکم ص ۳۳۳)

● اگر آپ کے گھر میں متعدد بچے ہیں تو تقسیم کار میں عدالت کو ملحوظ رکھیں تاکہ ان میں جھگڑا نہ ہو اور خوشی خوشی اپنا کام انجام دیں۔

● بچوں کو کام کرنے پر مائل کرنے کیلئے آپ ان کے ساتھ مل جل کر کام کر سکتے ہیں کیونکہ بچوں کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ بڑوں کے ساتھ مل کر کام کریں۔

اگر ماں باپ کے درمیان گھر کا کام چلانے میں ہم آہنگی اور تعاون ہو تو وہ اپنی اولاد کیلئے بہترین نمونہ اور اس طرح سے وہ بچوں میں ذمہ داری قبول کرنے کا شوق پیدا کر سکتے ہیں۔

● جب بچے بڑے ہو جائیں اور عملی طور پر ایسا کام کر سکیں جو مالی اعتبار سے مفید ہو تو چھٹیوں کے دنوں میں ان کیلئے کوئی کام اور کسی جگہ کوئی پیداواری کام ان کیلئے مہیا کریں اور اس کی انجام دہی میں ان کی تشویق کریں۔ اس طرح سے انہیں کام کرنے کی عادت بھی پڑے گی اور گھر کے اخراجات میں مدد کر سکیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ وقت ضائع ہونے کی مذمت بھی کر سکیں گے۔ انہیں سکھائیں کہ کام کرنے میں کوئی عار نہیں بلکہ یہ باعث افتخار و شرف ہے۔ البتہ ان پر زیادہ دباؤ بھی نہ ڈالیں۔ انہیں تفریح اور کھیل کا بھی موقع دیں۔ یہ درست نہیں کہ ماں باپ کہیں ہم مالی اعتبار سے خوشحال ہیں اور اپنے بچوں سے کام لینے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اس صورت میں تو وہ کاہل اور محنت سے جی چرانے والے بن جائیں گے۔

آخر میں ہم ایک بار پھر یاد دلاتے ہیں کہ کام کرنے کا شوق اور محبت کی بنیاد بچپن میں ہی ڈالی جانی چاہیئے کیونکہ یہ بات بچے کی طبیعت میں رچ بس جائے اور وہ اس کا عادی ہو جائے ورنہ بعد میں یہ کام دشوار ہو جائے گا لہٰذا تمام ماں باپ کو چاہیے کہ اس اہم فریضے سے غفلت نہ کریں۔ ●●—●—●●

(تتمہ ـــ قاضی نور اللہ شوشتری)

شہید ثالث کی علمی اور روحانی طاقت

جب شیعہ علماء کو علم ہوا کہ ... جہانگیر کو دربار کے علماء نے متوجہ کرنے کی انتہائی کوشش کی کہ قاضی نور اللہ شیعہ ہیں اور اپنے مذہب کے مطابق فتوے اور فیصلے دیتے ہیں جہانگیر نے جواب دیا کہ ... قاضی نور اللہ شوشتری کا اقرار نہیں ہوتے بھی کیونکہ شروع میں انہوں نے ... وقت ... سے یہ شرط کر لی تھی کہ میں اپنے اجتہاد کے مطابق ... فتوے دوں گا جو چاروں فقہوں میں سے کسی ایک کے مطابق ہوگا اس لئے یہ الزام ان پر عائد نہیں ہوتا کہ انہوں نے فتووں اور فیصلوں میں شیعہ مذہب کی پیروی کی (تاریخ ادبیات ... نوری)

مذہب جعفریہ کی ترویج و تبلیغ کے سلسلہ میں شہید علیہ الرحمہ کو جو مقام حاصل ہے کہ جو اعلیٰ قابل ستائش ہے وہ آنے والے زمانوں میں شیعیت کے تحفظ کرنے اور روح کا نشانہ ہے اگر آپ مذہب حق کے لئے یہ جدوجہد نہ کرتے تو مذہب دب جاتا۔ اس حیثیت سے شہید علیہ الرحمہ شیعہ مذہب کی بڑی تبلیغ کرنے والے ہیں کہ جن کا روز قیامت ان کا صدقہ جاریہ ہے۔ بے شک ہندوستان میں شیعیت کی تبلیغ و نشر و اشاعت کے لئے مختلف زمانوں میں جید علماء پیدا ہوئے لیکن تاریخ کا اہم سبب شاید حکومتوں کی سرپرستی حاصل رہی لیکن شہید علیہ الرحمہ کی سرپرستی کے لئے کوئی دنیاوی حکومت نہ تھی بلکہ وقت کی حکومت بھی اس سلسلہ میں ان کی علمی اور روحانی طاقت نے یہ کرامت دکھائی۔

☆☆☆☆☆

سازشی منصوبہ
تقسیم کرو اور مذہب (شیعہ) کو نابود کرو

مولانا عارف حسین واحدی (مدیر پاسدار اسلام قم)

امریکا میں ایک کتاب "A plan to divide and destroy(Shia) Theology" کے عنوان سے شائع ہوئی۔ جس میں C.I.A کے سابق نائب سربراہ "ڈاکٹر مائیکل برانٹ" کا مفصل انٹرویو شائع ہوا ہے۔ مائیکل برانٹ کو ملازمت سے بدعنوانی کی بنا پر برطرف کیا گیا تھا اور کہا جاتا ہے کہ اس نے انتقامی کارروائی کے طور پر یہ اہم راز فاش کرتے ہوئے انٹرویو میں جن رازوں سے پردہ اٹھایا اس انٹرویو کے اہم نکات پیش خدمت ہیں۔

ایران کے اسلامی انقلاب نے ۱۹۷۹ء میں ہماری پالیسیوں کو نقصان پہنچایا۔ اسلامی بیداری کی نشوونما کا عمل لبنان، عراق، کویت، سعودی عرب اور پاکستان میں ہوا تو C.I.A کے سربراہوں کا ایک اجلاس ہوا جس میں برطانوی خفیہ ایجنسی MI-6 کا نمائندہ بھی شریک تھا۔ اس اجلاس میں معلوم ہوا کہ انقلاب کے اہم ترین اسباب میں مرجع کی قیادت اور ۱۴۰۰ سال قبل امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی یاد میں شیعوں کی عزاداری ہے جو اس بات کا سبب ہے کہ شیعہ دوسرے مسلمانوں سے زیادہ متحرک اور فعال ہیں۔ ابتدائی تحقیقات اور منصوبہ سازی کیلئے چالیس ملین ڈالر کا بجٹ مختص ہوا۔

مرحلہ اول: اطلاعات اور اعداد و شمار فراہم کرنا

قلیل المدت ہدف یعنی "Short Term Target" کے طور پر شیعوں کے خلاف پروپیگنڈا کرنا، شیعہ سنی اختلافات کو ہوا دے کر فسادات کرانا، شیعوں کو اکثریت کے ساتھ ٹکرانا اور ان کی توجہ امریکی پالیسیوں سے ہٹانا۔

طویل المدت ہدف "Long Term Target" کے طور پر تشیع کا خاتمہ کرنا۔ پہلے مرحلے میں کچھ افراد پاکستان بھیج دیئے گئے جنہوں نے اسی ضمن میں ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کیں اور کراچی کے ایک شیعہ نشین علاقے کی رضویہ سوسائٹی میں بطور (Paying Guests) مقیم رہے اور اسی طرح "کیکو" نامی ایک جاپانی عورت نے کئی شہروں کے شیعوں کے درمیان رہ کر شیعہ ثقافت کے موضوع پر اپنا ڈاکٹریٹ کا مقالہ مکمل کیا۔

ابتدائی جائزہ

● مرجع تقلید شیعہ مذہب کی طاقت کا محور ہے جو ہر زمانے میں دین کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے اصول پر انتہائی ثابت قدمی کے ساتھ قائم رہے ہیں انہوں نے تشیع کی پوری تاریخ میں کبھی بھی غیر اسلامی حاکم کے ساتھ بیعت نہیں کی گذشتہ صدی کے ایک مرجع (آیت اللہ شیرازی) کے فتوے کے سبب انگریز ایران میں قدم نہ جما سکے۔

● شیعوں کا مضبوط ترین علمی مرکز عراق میں نجف ہے جو صدام جیسے ظالم کی کوششوں کے باوجود خودمختار رہا، صدام اسے ختم کرنے پر مجبور ہوا۔ ایران کی مذہبی مرکز قم نے تخت شاہی کو الٹ دیا اور ایک بڑی طاقت "امریکا" کے مد مقابل کھڑا ہو گیا۔

● امام موسیٰ صدر کی تحریک نے برطانیہ، فرانس اور اسرائیل کی افواج کو لبنان سے مار بھگایا اور اسرائیل کو پہلی مرتبہ حزب اللہ کی شکل میں بہت بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔

● سب سے زیادہ اہم تجزیہ اور فیصلہ شیعوں کی عزاداری سے نقصان پہنچا اور اس سے پہنچ ہو رہی کو روکنا مشکل ہے جانتے ہوئے یہ طے پایا کہ اس پر مسلسل کام کیا جائے تاکہ اہم

نے یہ عقیدہ رکھنے کے لیے پڑھنے والوں نے (تقسیم کرو اور حکومت کرو) کا ایک دوسرے
کا دوسرا (تقسیم کرو اور ختم کرو) کی پالیسی پر عمل درآمد شروع کیا۔

ملی وحدت کے مقاصد

شیعہ مخالف کوششوں کے خلاف منظم اور مربوط کوششوں کو تیز کرنے کا
تصور پھیلانا، جو کہ پروپیگنڈوں کے ذریعے انہیں عام مسلمانوں سے الگ تھلگ
کیا جا سکے اور [illegible] تک پہنچانا ان کی تعداد واضح ہو جائے
تو انہیں شیعوں کے خلاف [illegible] شروع کرنے کی ترغیب دلانا۔ شیعہ مراجع کے
خلاف [illegible] کے ساتھ [illegible] شیعوں کے درمیان تفرقہ کا باعث بننے
والے [illegible] پرست اور شہرت طلب [illegible] علماء اور
طرح شیعہ [illegible] تک پہنچے کہ شیعہ عوام میں
غیر مقبول ہو کر رہ جائیں اور لوگ خود مرجعیت کا انکار کر دیں (دیکھیں مرجعیت
کے دشمنوں کی کارروائیاں)

● ڈاکٹر [illegible] کہتا ہے شیعہ [illegible] کی بجائے [illegible] کرتے
ہیں [illegible] کرتا ہے [illegible] کے دل جیتنے کی کوشش کرتے
ہیں [illegible] ہمارے لئے بہت اہم ہیں کیونکہ ان ہی کی پالیسی کی
بدولت شیعوں میں جوش و خروش پیدا ہوتا ہے اور [illegible] کے خلاف جنگ کرتے ہیں
پیدا ہوتا ہے [illegible] ہم نے [illegible] کو
ختم کرنے کے لیے [illegible] کے درمیان [illegible] پیغام دے رہے ہیں۔

● پہلے مرحلے میں اپنے [illegible] کو [illegible] کرنا [illegible] اور شہرت پرست
[illegible] کے [illegible] ہم ان کے [illegible] میں [illegible] پیدا
کریں گے [illegible] کریں گے۔

۱۔ اپنے [illegible] پیدا کریں جو شیعہ [illegible] اور [illegible] کی سرپرستی کریں
۲۔ اپنے افراد کو سامنے لائیں جو [illegible] کے ذریعے شیعوں کے [illegible] کو
[illegible] اور تشیع کی بنیادوں [illegible] یہ اصل [illegible] شیعہ مراجع کا
کام [illegible] کی تبلیغ کریں گے۔
۳۔ [illegible] میں [illegible] کا اضافہ کریں [illegible] شیعہ [illegible] کے
مطابق ہوں۔

۴۔ عجیب و غریب رسومات کا اضافہ ہونا کہ ظاہر ہو جائے کہ تشیع ایک جاہل اور
توہم پرست گروہ ہے۔ یہ لوگ محرم میں عام انسانوں کیلئے بہت ساری مشکلات
کھڑی کر دیتے ہیں۔ ہم ان پروگراموں کی تشہیر کیلئے بہت بڑی رقم خرچ کریں
گے اور [illegible] کی بھی سرپرستی کریں گے اور یوں تشیع جو کہ [illegible]
طاقت کا [illegible] ہے محض ایک [illegible] مذہب میں تبدیل ہو کر رہ جائے گا اور
جائے گا۔ عام لوگوں کے درمیان نفرت اور خود شیعوں میں فرقہ بندی پھیلے گی اور
بالآخر جاہلوں کے ہاتھوں انہیں شکست سے دوچار کیا جائے گا اور وہ شکست سے دوچار
ہو جائیں گے۔

۵۔ مرجعیت کے خلاف [illegible] کے [illegible] پرست اور [illegible] کے سپرد
کیا جائے گا اور ان کی تشہیر و سرگرمیوں کیلئے بھی خاطر خواہ رقم خرچ کی جائے گی۔ یہ
[illegible] اور جاہل [illegible] کے ہاتھوں شیعہ عوام میں پھیلایا جائے گا۔
آخری مرحلے میں شیعہ خود شیعوں کے خلاف آواز اٹھائیں گے اور مرجعیت یا
دوسرے الفاظ میں تشیع کی جڑیں ختم ہو جائیں گی اور باقی ماندہ شیعہ منتشر
ہو جائیں گے اور مرجعیت [illegible] کے سامنے تشیع کے [illegible]
ایک [illegible] کی [illegible] شیعوں کے ہاتھوں [illegible] جائے گی۔
ڈاکٹر [illegible] کہتا ہے بعض پروگراموں پر عمل ہو رہا ہے اور بعض منصوبوں
کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

● محرم کے ایام میں حکومت کے [illegible] اقدامات کے [illegible] شیعوں اور غیر شیعہ عوام
کے درمیان [illegible] کھڑی کر دیتے ہیں۔ لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے
اور [illegible] کا اصل مقصد یعنی عاشورا کی [illegible] کا [illegible] ہو کر رہ
جاتا ہے کیونکہ [illegible] جلوسوں کو دیکھنے والا [illegible] کے علاوہ کوئی بھی نہیں
[illegible] پیغام سے [illegible] اور [illegible] کے مقصد لوگوں کو ایک [illegible] پیغام
پہنچانا ہے اور اگر لوگ [illegible] جلوس [illegible] جس طرح دوسرے
لوگوں کو تکلیف بھی [illegible] ہے اور ہمارے اور غیر شیعہ عوام کے درمیان فاصلے
میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور دشمن کے [illegible] مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں۔ جبکہ ہمارا
اگر کوئی مقصد ہے بھی تو پورا نہیں ہوتا۔ تعجب کی بات ہے [illegible] اور دیکھیں
کیا یہ اقدامات بھی اسی منصوبے کا حصہ ہیں؟ (باقی صفحہ نمبر 18 کالم نمبر 2 پر)

مسائل کا روحانی و نورانی حل

حسین مراد زادہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حفاظتی اعمال بیان فرماتے ہیں

● الحقائق تحریر مرحوم ملا فیض کاشانی صفحہ ۲۴۹ پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو انسان بھی قرآن مجید کی ایک آیت بھی صبح اور صدق نیت کے ساتھ پڑھے گا تو مشرق سے مغرب تک کے دشمنوں سے محفوظ رہے گا۔

● حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو ستر (۷۰) بار ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے اس سے اللہ عزوجل ستر (۷۰) قسم کی بلائیں دور کر دیتا ہے جن کی سب سے چھوٹی پاگل پن ہے یہ دوا ہر مریض کے لئے ہے (الحقائق ص ۱۰۰)

● حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ "مجھے اس پر تعجب ہے کہ جو کسی چیز سے ڈرتا ہے اور خوف میں رہتا ہے وہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نہیں پڑھتا کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں کیوں نہیں چلا جاتا؟"

حضرت امام علی ابن الحسین فرماتے ہیں

● حضرت امام علی ابن الحسین ارشاد فرماتے ہیں کہ "جو شخص خوفزدہ ہو اس دعا کو پڑھ کر اپنے تمام امور اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے وہ نجات پائے گا" ہر روز نماز کے لئے ایک وقت مقرر کر کے ۱۰ مرتبہ یا ۱۰۰ مرتبہ پڑھا جائے اگر ہر نماز کے بعد چند مرتبہ پڑھے تو بھی موثر ہے دعا یہ ہے:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا ارشاد

مرحوم ملا محمد تالیف آیت اللہ سید محمد تقی مقدم ص ۲۵۱ میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام جو کسی کی بھی دشمنی یا آفت مصیبت سے خوف زدہ ہو تو ستر (۷۰) مرتبہ دشمن کے تصور سے اللہ عزوجل کا یہ نام مبارک یَا کَفِیْلُ پڑھے تو اس کا دشمن ذلیل و خوار ہو جاتا ہے یہ عمل بہت ہی کامیاب عمل ہے اب تک ہزاروں افراد کی ضرورت پوری ہوئی ہے آپ نے اس کی تصدیق حضرت امام علی رضا کی عنایت سے کی ہے۔

سورۃ توحید سے اپنی حفاظت کرو

الحقائق تحریر مرحوم ملا فیض کاشانی صفحہ ۲۴۳ پر یہ حدیث مبارک نقل ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو انسان سورۃ قل ھو اللہ احد گیارہ مرتبہ پڑھے گا تو اس کے لئے خداوند عزوجل بہشت کے محلوں سے کئی محل بنائے گا اور جب تک سورۃ پڑھتا رہے گا محل بنتے رہیں گے۔

سورۃ توحید ایک سانس میں نہ پڑھو

صحیح بالا حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام ص ۱۸۸ پر فرماتے ہیں

"سورۃ قل ھو اللہ" کو ایک ہی سانس میں جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔

امام زین العابدینؑ سورۃ کی آیات کی تلاوت کی تاکید فرماتے ہیں

شیخ صدوق ثواب الاعمال طبع قم المقدسہ ص ۱۳۰ پر لکھتے ہیں کہ حضرت امام علی ابن الحسین فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو سورۃ بقرہ کی پہلی چار آیات، آیت الکرسی اور اس کے بعد والی دو آیات (خالدون تک) اور سورۃ بقرہ کی آخری تین آیات کی تلاوت کرے گا تو ان آیات کو پڑھنے والا خود

اس کا حل ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہنا ہے۔

ناگہانی موت و حادثات سے تحفظ کے لئے

ثواب الاعمال میں شیخ صدوق علیہ الرحمہ حریز [illegible] کی سند سے لکھتے ہیں:
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص "لا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم" پڑھے خدا وند تعالیٰ اس سے ستر (۷۰) قسم کی بلاؤں کو دور کرتا
ہے جس میں کم از کم ناگہانی موت ہے اور سب سے چھوٹی غم و غصہ ہے۔

"المنجیۃ"

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو انسان چاہے کہ اس سے کبھی قرض وہ
ہے اور ہر وقت وہ اپنے دشمنوں میں گھرا رہتا ہے تو اسے چاہیے کہ کسی بھی
نماز کے بعد روزانہ ایک مرتبہ "تبارک" یا "المنجیۃ" پڑھ لیا کرے
روز قیامت سورہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی اور اس کو [illegible]
(آیت اللہ سید محمد تقی مدرسی ص ۱۰۲)

ہر مشکل و حاجت کے لئے ایک سادہ عمل

بعض اوقات انسان کے کچھ حالات اس نہج تک پہنچ جاتے ہیں کہ ان کا کوئی حل
نظر نہیں آتا اور اپنی ساری کوششوں کو بے نتیجہ دیکھتا ہے اور اس
کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ "نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن" والی کیفیت
سے دوچار ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک محترم بزرگ دوست نے ایک
ایسے مسئلے کا ذکر کیا کہ اسے پیام منتخب میں شائع کر دیں تاکہ سب مشکل میں مبتلا
لوگ اس کے لئے عمل کریں تاکہ ان کی دعا قبول ہو گی۔
آیت اللہ سید محمد تقی مدرسی (مشہد مقدس) سے میں نے ان کے مجرب اعمال کی
کتاب حاصل کی جو ۱۴۱۱ ہجری میں پہلی بار شائع کیا۔
جمعہ کے دن غسل کر کے نماز جمعہ سے قبل دو رکعت نماز حاجت پڑھ کر ایک ہزار
ایک سو (۱۱۷۰) مرتبہ یہ ذکر پڑھے:
"ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم"
اور اس عمل کو حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی بارگاہ میں ہدیہ کرے تو وہ
ان شاء اللہ اس کی بارگاہ میں وسیلہ بن کر اس دعا کی قبولیت کا ذریعہ فرمائیں گے
چونکہ حضرت امام محمد تقی کا لقب باب الحوائج ہے [illegible] نے یہی حکم دے رکھا ہے۔

دور اور دور کا عمل

دوسرے مراجع عظام نے ابتدائی دور کا عمل فرمایا ہے کہ جن میں کسی بھی نماز کا
اول وقت مقرر کر کے چودہ مرتبہ سورہ مبارکہ پڑھیں اس کی برکت سے آگے پیچھے
عامہ ہی پر [illegible] اس دعا کی کتاب بحوالہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی نذر
کریں۔ آپ کی حاجات بخوبی پوری ہوں گی ان شاء اللہ اس عمل کو تکرار کرتے رہیں۔
یہ عمل حاجات پوری ہونے میں ہمارے دوستوں کے لئے کئی تجربات سے ثابت ہوا ہے۔

گھریلو معاملات کے بگڑنے اور باہمی نا اتفاقی کا حل

معصومین علیہم السلام کے ارشادات اور درج ذیل اعمال ہمارے مراجع عظام علماء
کرام کے کئے گئے ابتدائی تجربات میں سے ہیں۔

- ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ (۲۳) مرتبہ "یا جامع" یا "یا حی" کی تلاوت کریں
آپ اس اسم مبارک کی برکت سے عمل کو محسوس کریں گے۔
- اللہ تعالیٰ کا ایک اسم مبارک "یا جامع المتفرقین" ہے جس کی تسبیح ہو تو اس کے
ساتھ روزانہ ایک تسبیح ہر نماز کے بعد مسلسل پڑھیں آپ اس کے اثرات کا حل
بیان نہیں کر سکتے ہر روز کو محسوس کرتے رہیں گے۔

مندرجہ ذیل دعاؤں کو بیچ انگشتوں کے ساتھ کسب و اضطراب میں پڑھیں تو
آپ ہر روز ایک تبدیلی محسوس کریں گے کیونکہ بیچ انگشتوں کا بیج ہونا
دعا کے طوق کے ساتھ آگے کوئی دعائیں ہیں۔ گھریلو باہمی نا اتفاقی
اور نا اتفاقی دور کرنے کے لیے درج ذیل اعمال بجا لائیں تو بہتر نتائج حاصل
ہوں گے۔

- سورہ آل عمران کی آیات نمبر ۲۶ اور ۲۷ "قل اللھم" سے لے کر "بغیر
حساب" تک روزانہ ہر نماز کے بعد اول و آخر درود شریف کے ساتھ پانچ پانچ
مرتبہ تلاوت کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ہر مشکل اور درست معاملات کو درست فرما دے گا
یہ تجربات میں آیا ہے۔
- سورہ حشر کی آخری چار آیات اول و آخر درود کے ساتھ روزانہ ایک وقت
مقرر کر کے پڑھا جائے تو نماز فجر یا نماز مغرب کے بعد بہترین وقت ہے اللہ تعالیٰ ان
آیات کی برکت سے ان کے گھریلو معاملات درست فرما دے گا (ان شاء اللہ)

(باقی صفحہ نمبر 31 کالم نمبر 2 پر)☆

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی حیات اطہر پر ایک نظر

تحقیق و ترتیب ـــ فروزہ سادات میر ولی

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا عہد

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام چونتیس (۳۴) سال اپنے والد گرامی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے ساتھ رہے ۹۵ ہجری میں حضرت امام سید الساجدین کی شہادت کے بعد عہدہ امامت پر فائز ہوئے آپ کی امامت اور ولایت اور عصمت پر حضرت رسول خدا کی مشہور و معروف حدیث جناب جابر کی زبانی تمام مورخین نے نقل کی ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ہر دلعزیزی

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی حضرت رسول کریمؐ سے صوری و جسمانی مشابہت نے مذہب اسلامی سے لوگوں کی بہت بڑی تعداد کو اپنی طرف متوجہ کر لیا آپ نے اصحاب کا ایک گروہ تیار کیا جو آپ کی احادیث لوگوں میں نقل کرتا تھا اور آپ ہی کے کچھ انقلابات نے بنی امیہ کی حکومت کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے عہد پر آیت اللہ خامنہ ای کا تجزیہ

ہمارے عظیم اور سیاسی جدوجہد کے امام آیت اللہ خامنہ ای حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے عہد کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی زندگی میں بھی ہم اس طرح کا مشاہدہ کرتے ہیں اب حالات پہلے کی نسبت بہتر ہو چکے ہیں چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام معارف اسلامی اور تعلیمات دینی پر زیادہ زور دیتے ہیں اور لوگ خاندان رسول کی طرف پلٹتے ہیں۔ یہ اتفاقی امر نہیں تھا کہ جب آپ مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے ہیں اور مدینہ کے لوگ آپ کے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھ جاتے ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ خراسان کے مختلف علاقوں اور دوسرے مقامات سے تعلق رکھنے والے افراد آپ کے چاروں طرف جمع تھے اور مدینہ کے لوگ اہل بیت کے نزدیک ہو رہے تھے ایک روایت میں ہے کہ اہل خراسان آپ کے گھر میں آئے بیٹھے تھے اور آپ ان لوگوں سے حلال و حرام کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے۔

مصافحہ کرنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں

اخلاق ج ۱۳۲ میں علامہ مجلسی ابو عبیدہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ اکثر رہا آپ سفر میں جب موقع ملتا لوگوں کو سلام کرتے، خوش اخلاقی کرتے اور مصافحہ حاصل کرتے اور مصافحہ کیلئے دست مبارک بڑھاتے جب میں نے دیکھا بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تعجب ہے کہ جب دو مؤمن ملیں اور ایک ساتھی دوسرے سے مصافحہ کرے تو ان دونوں کے سارے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے گرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کی نظر فرماتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے مشہور اصحاب

علامہ [illegible] ص ۸ کے حوالے سے [illegible] ج ۱۱ ص ۲۱۱ پر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے اصحاب کے مندرجہ ذیل اسمائے گرامی درج ہیں

جناب ابو بصیر لیث، جناب جابر بن یزید جعفی، جناب زرارہ بن اعین، جناب

زرارہ بن اعین، جناب جابر بن عبداللہ، جناب عبداللہ بن شریک عامری، جناب فضیل بن یسار بصری، جناب سلام بن مستنیر، جناب بریدگی، جناب حکم بن ابی نعیم۔

شہید ثالث کے ذکر کردہ اصحاب

شہید ثالث علامہ قاضی نور اللہ شوستری نے مندرجہ بالا اصحاب کے علاوہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ان اصحاب کا بھی ذکر مجالس المومنین میں کیا ہے۔

جناب ابان بن تغلب، جناب ابو حمزہ ثمالی، جناب سدیر صیرفی، جناب طریف [illegible]، جناب سالم کوفی، جناب عبداللہ بن ابی یعفور، جناب محمد بن مسلم ثقفی کوفی، جناب بکیر بن اعین شیبانی، جناب [illegible] ازدی، جناب محمد بن حسن، جناب ابی [illegible]، جناب سلیمان بن خالد۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ہاں عزاداری

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ہاں مجالس حضرت امام حسین علیہ السلام منعقد ہوا کرتی تھیں۔ جن میں شعراء حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب بیان کرتے۔ کمیت اسدی آپ ہی کے عہد کا مشہور شاعر ہے۔ جس کا قصیدہ "ہاشمیہ" مورخین نے نقل کیا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام — [illegible] خصوصیات کے ساتھ ساتھ اپنے اصحاب کے بارے میں فرماتے [illegible] ص ۱۰۴ پر ہے کہ آپ نے فرمایا "ہمارے شیعوں کا ہر شہر میں خون بہایا گیا۔ محض وجہ محبت کی بنیاد پر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے۔ جس شخص کے بارے میں خبر ملتی کہ وہ ہم اہل بیت سے محبت یا لگاؤ رکھتا ہے تو اس کو زندان میں بھیج دیا جاتا یا اس کا مال لوٹ لیا جاتا اور اس کے گھر کو برباد کر دیتے"۔

مجالس حضرت امام حسین علیہ السلام میں آپ شعراء کے مراثی پر بلند آواز سے گریہ فرماتے اور شعراء کو بھی فرماتے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب پر بلند آواز سے گریہ کیا کرو۔

اپنی عزاداری کی وصیت

اخلاق [illegible] کے حوالے سے علامہ [illegible] تحریر کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مجھ سے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ اے جعفر! تم میرے لئے میرے مال میں سے اس قدر وقف کرو کہ نوحہ گر عورتوں کو دیا کریں [illegible] سال تک منیٰ میں حج کے دنوں میں (ایام حج) ماتم کریں۔

تاریخ و سن شہادت

[illegible] ۱۱۴ھ کے حوالے سے علامہ [illegible] تحریر کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ۷ ماہ ذی الحجہ کو ہشام بن عبدالملک کے زہر دلانے سے شہادت پائی۔ [illegible] ص ۳۲۶ پر محمد بن یعقوب کلینی لکھتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۱۴ھ میں شہید ہوئے اور مدینہ میں جنت البقیع کے اندر اس جگہ جہاں آپ کے والد گرامی حضرت علی ابن الحسین [illegible] کے پاس دفن کیا گیا۔ آپ کی والدہ ام عبداللہ بنت حضرت امام حسن تھیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی شہادت

عبدالملک کی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دشمنی کا ذکر [illegible] نے نقل کیا ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے گھوڑے کی زین میں عبدالملک کی سازش سے زہر ملا دیا گیا چنانچہ جب آپ گھوڑے پر سوار ہوئے تو زین میں لگا ہوا زہر آپ کے جسم اطہر میں سرایت کر گیا اور جسم مبارک پر ورم آ گئے آپ اسی زہر کی وجہ سے شہید ہو گئے۔

قاتلوں کا انجام

جس شخص نے زین میں زہر لگایا تھا وہ بیماری سے دوچار ہو کر [illegible] کی کیفیت میں واصل جہنم ہوا۔

عبدالملک کی موت کا جب وقت قریب آیا تو اس [illegible] ہو گیا اور [illegible] کے عذاب میں [illegible] (اخلاق [illegible] ص ۳۳۲)

خوشخبری

قارئین پیام زینب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کی سہولت کیلئے پیام زینب کی ایڈوانس [illegible] شروع کر دی گئی ہے۔ (ادارہ)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی احادیث کے امین حضرت جابر جعفی الکوفی

تحریر: ـــ جناب منظور (اسکالر ایجوکیشن)

رجال کشی میں شیخ ابو عمرو کشی کی کتاب کے حوالے سے مرقوم ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جابر جعفی کے لیے دعائے رحمت فرمایا کرتے اور فرماتے تھے ـــ وہ ہم سے روایات کرنے میں بہت سچے اور درست ہیں ـــ

جابر جعفی خود کہتے ہیں کہ میں نوجوان تھا جب کوفہ میں علم حاصل کرنے کی غرض سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا تو کون ہے؟ میں نے عرض کی میں کوفہ کا رہنے والا ایک نوجوان ہوں ـــ جعفی قبیلہ سے ہوں میں آپ سے علم حاصل کرنا چاہتا ہوں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر تو مجھ سے علم حاصل کرنے آیا ہے تو پہلی بات یہ ہے کہ تجھ سے یہاں کوئی بھی تیرے وطن کے متعلق سوال کرے تو اس سے کہنا کہ میں مدنی ہوں میں نے عرض کیا مولا! کیا میرا یہ جواب جھوٹ تو نہ ہوگا تو امام نے فرمایا انسان جب تک کسی شہر میں رہے تو وہاں شہر کا اہل ہی ہوتا ہے اور جب اس شہر کو چھوڑ دے تو پھر اس کا اہل نہیں رہتا تو اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔

● جابر جعفی کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھے ایک کتاب عطا فرمائی اور تاکید فرمایا اس کتاب کو پڑھو جب تک بنی امیہ کی حکومت قائم ہے اس میں سے کوئی حدیث بیان نہ کرنا ورنہ تجھ پر میری اور میرے آباء کی لعنت ہوگی۔"

جب میں نے یہ کتاب بھی اسی طرح پڑھ لی تو امام علیہ السلام نے مجھے دوسری کتاب عطا فرمائی اور تاکید فرمایا اس کتاب کو پڑھو لیکن اس کو کسی کے سامنے بیان نہ کرنا ـــ اگر تو نے بیان کیا تو تجھ پر میری اور میرے آباء کی لعنت ہوگی۔

● روایت میں وارد ہے کہ جب ولید قتل ہو گیا تو جابر نے سرخ لباس پہنا اور سر پر ریشم کا عمامہ پہن کر مسجد میں آ کر بیٹھ گئے لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے تو انہوں نے امام محمد باقرؑ کی روایات بیان کرنا شروع کر دیں اور جب بھی کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے "یہ حدیث مجھ سے اوصیاء کے وصی اور علوم انبیاء کے وارث محمد بن علی بن الحسین علیہ السلام نے بیان کی"۔

لوگوں نے جابر کی اس حرکت کو دیکھا اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ "جابر دیوانہ ہو گیا ہے کہ جو اس طرح لوگوں میں ان کی احادیث بیان کر رہا ہے"۔

● جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ستر ہزار احادیث سنی ہیں جو میں نے کسی کو نہیں بتائیں اور نہ کبھی کسی سے بیان کروں گا۔"

● ایک مرتبہ جابر جعفی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی مولا! آپ نے مجھ پر بہت بڑا بوجھ ڈال دیا ہے جو آپ نے مجھ سے اسرار اور حقائق بیان کئے ہیں جن سے میرا سینہ پھٹا جا رہا ہے میں چاہتا ہوں کہ ان اسرار اور حقائق کو کسی کے سامنے بیان کروں لیکن آپ نے مجھ پر پابندی عائد کر دی ہے کہ میں انہیں کسی کے سامنے بیان نہ کروں اب میرا سینہ پھٹا جا رہا ہے اس کا کوئی علاج تجویز فرمائیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب تمہارے سینے میں اسرار پیدا ہوں تو صحرا میں چلے جایا کرو اور کسی کنویں کی منڈیر پر جا کر بیٹھ جایا کرو اور جب تمہیں پانی میں اپنی تصویر نظر آئے تو وہ اسرار اور حقائق اسے بتاؤ اور اپنا دل ہلکا کیا کرو"۔ چنانچہ جابر ایسا ہی کرتے تھے کنویں پر بیٹھ کر اپنی تصویر سے مخاطب ہو کر کہتے تھے کہ "امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے یہ حدیث بیان فرمائی"۔

● منقول ہے کہ جب ہشام بن عبدالملک برسر اقتدار آیا تو حضرت جابر کو اس سے خطرہ محسوس ہوا چنانچہ اس خطرہ سے بچنے کیلئے انہوں نے اپنے اوپر دیوانگی طاری کر لی کپڑے پھاڑ دیئے اور ایک لکڑی پر بچوں کی طرح سے سوار ہو گئے اور کوفے کی گلی کوچوں میں دوڑنے لگے ایام میں ہشام نے کوفے کے حاکم کو خط لکھا کہ جابر جعفی نامی شخص ہے اسے گرفتار کر کے اس کا سر بھیج دو حاکم کوفہ نے انہیں گرفتار کرنا چاہا تو اہل کوفہ نے بتایا کہ وہ تو ایک عرصے سے پاگل ہو چکا ہے اب ایک پاگل کو گرفتار کر کے سر کیوں بھیجنا چاہتے ہیں؟ جب حاکم کوفہ کو اس کے جنون کا یقین ہو گیا تو اس نے ہشام کو لکھا کہ جابر دیوانہ ہو چکا ہے اسے گرفتار کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے جب چند روز اس واقعہ کو گزر گئے تو جابر جعفی نے اپنی دیوانگی کو ختم کر دیا اور پھر سے عزت دار بن گئے۔

● شیخ نجاشی نے لکھا ہے کہ جابر جعفی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام دونوں سے کسب فیض کیا تھا۔

● سفینۃ البحار جلد اول ص ۱۳۷ میں جابر جعفی کی وفات کا سال اور تاریخ ۱۲۸ھ میں ہے کہ جابر جعفی ائمہ معصومینؑ کے جلیل القدر اصحاب میں سے تھے آپ آخر عمر تک کے راز دار اور ان کی امانت کے محافظ تھے اور معصومؑ نے ان کو اپنے زمانے کا سلمان قرار دیا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا جابر جعفی کو سیر عالمین کرانا

علامہ مجلسی بحار الانوار قدیم ج ۲۶ ص ۲۲۴ پر ہے کہ جابر جعفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے خداوند عالم کے اس ارشاد کے بارے میں دریافت کیا۔

وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموات (سورۃ انعام ۷۵)

کہ ہم ابراہیم کو آسمانوں کی سلطنت کا نظام دکھاتے رہے تو حضرت امام نے اپنا ہاتھ بلند کر کے فرمایا کہ اپنا سر اوپر اٹھاؤ میں نے سر کو اٹھایا تو دیکھا کہ چھت کے حصے الگ الگ ہو گئے اور میری نظر ایک شگاف پر پڑی تو ایک نور نظر آیا کہ میری آنکھیں خیرہ ہو گئیں پھر حضرت نے فرمایا کہ اس طرح حضرت ابراہیم نے آسمانوں کی سلطنت کا نظام دیکھا تھا اس کے بعد جناب امام نے فرمایا کہ زمین کی طرف نظر کرو پھر اپنے سر کو اوپر کی طرف اٹھاؤ جب میں نے اپنے سر کو اٹھا کر گیا تو چھت کو اس کی اصلی حالت میں پایا پھر حضرت نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھر سے باہر لے گئے اور میرے سر کے اوپر ایک کپڑا ڈال دیا اور فرمایا تھوڑی دیر آنکھیں بند کر لو میں نے ایسا کیا تو ہم اس تاریک سرزمین میں پہنچ گئے جس کو حضرت ذوالقرنین نے دیکھا تھا جب میں نے آنکھیں کھولیں تو مجھے کچھ دکھائی نہ دیا پھر حضرت نے قدم بڑھایا اور فرمایا کہ ہم حضرت خضر کے آب حیات پر کھڑے ہیں پھر ہم اس عالم سے نکلے یہاں تک کہ ہم پانچ عالموں سے گزرے تو امام نے ارشاد فرمایا کہ یہ زمین کی ملکوت ہے پھر آنکھیں بند کرنے کیلئے فرمایا اور میرا ہاتھ پکڑا تو دیکھا کہ ہم اسی گھر میں کھڑے ہیں جہاں پہلے تھے حضرت نے میرے اوپر سے وہ کپڑا اتار لیا جو ڈالا ہوا تھا میں نے عرض کیا کہ میں آپ پر قربان جاؤں دن کا کتنا حصہ گزر گیا تو فرمایا صرف تین ساعتیں گزری ہیں۔ ●●—●—●●

(تجربہ ـــــ مسائل اور ان کا حل)

نوٹ: شب جمعہ میں کم از کم آدھے سے ایک گھنٹے تک روزانہ ان اعمال میں سے جو آپ انتخاب کر کے پڑھیں گے اگر سب اعمال بجا لائیں تو بہتر ہے تجربہ ثابت بھی ہے اور مرد بھی ہاتھ کی لکیر کو بدل کیا؟ تجربہ کر کے تو دیکھیں وجوہات الٰہی عیاں اور کام سے پہلے ان اعمال کی اولین شرط ہے کہ سب کچھ تصور ضروری ہے۔

● اللھم صل علی محمد و آل محمد ● استغفر اللہ ● ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ ● بسم اللہ الرحمن الرحیم لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ● یارؤف ویارحیم ● صدقہ کی لازمی عادات

● سورۃ یٰس اور سورۃ الاعلیٰ تلاوت ترجمہ ● سورۃ توبہ کی آیات نمبر ۱۲۸، ۱۲۹

● سورۃ یوسف کی آیت ۲۱ کا آخری حصہ "واللہ غالب" سے "لا یعلمون" تک

● حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو "سورۃ یوسف" کو اولاد کے اخلاق سنوار اور ان کے نیک ہونے کی نیت سے ایک ساعت (۱۰۲) مرتبہ تلاوت کرے گا تو اس کی اولاد صالح اور نیک فرمان بردار بن جائے گی انشاءاللہ اور بری عادات سے بچا لیا جائے گی۔

نوٹ: تجربہ ہے کہ اس تلاوت کے اعمال کی پابندی پر کیا جائے تو بری عادات میں مبتلا بچے بھی اللہ کی مدد سے پاک ہو جائیں گے اور گھر کی بے برکتی سے چھٹکارا پا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

حضرت عبداللہ علیہ السلام اور حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی معتمد کنیز حضرت اُم ایمنؓ

تحریر۔۔۔ سید محسن رضوی (شعبہ تحقیق ادارہ راولپنڈی)

اُمِ ایمنؓ حضرت عبداللہ کی کنیز تھیں

آپ کا نام "برکہ" ہے آپ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیز تھیں جو انہیں اپنے والد گرامی حضرت عبداللہ سے میراث میں ملی تھیں اور آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت گزار تھیں (تاریخ طبری ج ۲ ص ۲۱۶ طبع بیروت تاریخ اسلام دوسرا حصہ ایک ... ص ۷۲-۹۵)

اُم ایمنؓ کا نام "برکہ" تھا

علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ حیات القلوب ج ۲ مترجم طبع کراچی کے ص ۱۰۹ پر حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آزاد کردہ کنیزوں کے تذکرے میں لکھتے ہیں:

حضرت اُم ایمنؓ نے حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت فرمائی تھی۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو والد گرامی کی طرف سے میراث میں ملی تھیں ان کا نام مبارک "برکہ" تھا۔

حضرت اُم ایمنؓ کی شادی حضرت پیغمبر اکرمؐ نے کرائی

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مکہ میں آزاد فرمایا اور عبید بن خزرجی سے ان کا عقد فرمایا۔ ان سے ان کے فرزند "ایمن" پیدا ہوئے جس کی وجہ سے "ام ایمن" کنیت قرار پائی۔ ایمن ایک مجاہد شخص تھا جس کی جنگ حنین میں شہادت ہوئی۔

جب عبید بن خزرجی کا انتقال ہو گیا تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی شادی زید سے کر دی اور ان سے ان کے فرزند اُسامہ پیدا ہوئے۔ اس طرح ایمن اور اسامہ ماں کی طرف سے بھائی بھائی تھے۔

اُم ایمنؓ میرے اہل بیتؑ کی طرح ہیں۔۔۔ حضرت رسول اللہؐ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں "ماں" کہہ کر پکارتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ میرے باقی اہل بیت میں سے ہیں۔"

اُم ایمنؓ اہل بہشت میں سے ہیں۔۔۔ حضرت پیغمبر اکرمؐ

علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ حیات القلوب ج ۲ مترجم کے ص ۱۰۹ پر یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ معتبر سند کے ساتھ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
"میں گواہی دیتا ہوں کہ اُم ایمن اہل بہشت سے ہیں۔"

حضرت پیغمبر اکرمؐ حضرت اُم ایمنؓ کے خواب کی تعبیر بیان فرماتے ہیں

امالی شیخ صدوق علیہ الرحمہ مجلس نمبر ۱۸ میں لکھتے ہیں

عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ایک دفعہ اُم ایمن کے ہمسائے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! اُم ایمن گذشتہ رات نہیں سوئیں اور مسلسل گریہ کرتی رہیں یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا کہ اُم ایمن کو میرے

پاس لاؤ۔ جب وہ آگئیں تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: اے ام ایمن! اللہ تعالیٰ تیری آنکھوں کو کبھی نہ رلائے، یہ تیرے ہمسائے میرے پاس آئے ہیں اور مجھے تیرے گریہ کرنے کے بارے میں بتایا ہے۔

ام ایمنؓ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے جس کی وجہ سے میں ساری رات روتی رہی ہوں۔

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا خواب مجھ سے بیان کریں کہ جس کی تعبیر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔

ام ایمنؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! میرے لئے بیان کرنے کی ہمت اور طاقت نہیں کہ یہ خواب سخت اور گراں ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آپ کے خواب کی تعبیر اس طرح نہیں ہے جس طرح آپ نے دیکھا ہے، بہتر ہے بیان کریں۔

ام ایمنؓ نے فرمایا میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ کے بدن اطہر کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں پڑا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ام ایمن! اللہ تعالیٰ تیری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے، میری بیٹی فاطمہؑ کے ہاں حسینؑ کی ولادت با سعادت ہونے والی ہے اور آپ میرے فرزند حسینؑ کی پرورش کریں گی اور اسے آغوش میں لیں گی، یہی وہ تعبیر ہے میرے بدن کا ایک ٹکڑا آپ کے گھر ہوگا۔

پس جب حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ہاں حسینؑ تشریف لائے تو ساتویں دن حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس مولود کو میرے پاس لے آؤ اور اس کے بالوں کو وزن کر کے اس وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو اور ان کا عقیقہ کرو۔ پھر ام ایمنؓ نے ان کو تیار کیا اور ایک چادر میں لپیٹ کر حضرت پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"میرے بیٹے فرزند کو لاؤ۔" جب حسین علیہ السلام کو لایا گیا تو حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا اے ام ایمن! یہی اس خواب کی تعبیر ہے جو آپؓ نے دیکھا تھا۔

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا جہیز کفالت میں جانا

اہل سنت محدث شاہ عبدالعزیز نے "تحفہ اثنا عشریہ" میں روایت کی ہے کہ:

"حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اپنے سر اطہر پر چادر اوڑھ کر اپنی کنیزوں اور ام ایمن کے ساتھ اپنے حجرے کی خواتین کے گروہ کے ساتھ روانہ ہوئیں مگر حضرت سیدہ کی چادر شریف ہوا کے سبب پاؤں تک لٹکی تھی آپ کے چلنے کا انداز ہو بہو حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا تھا۔"

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے گواہی کے لئے حضرت ام ایمنؓ کو حاضر فرمایا

بیت الاحزان کا مولف محدث شیخ عباس قمی علیہ الرحمہ ترجمہ حسن جعفری طبع کراچی کتاب میں لکھا ہے:

جب فدک کے لئے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے دلیل گواہ طلب کئے گئے تو آپ نے حضرت امیر المومنینؑ اور حضرت ام ایمنؓ کو بطور گواہ پیش کیا۔

حضرت ام ایمنؓ اور حضرت امیر المومنینؑ نے کہا کہ ہم نے حضرت پیغمبر اکرمؐ سے سنا ہے کہ "فاطمہؑ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔"

پھر ام ایمنؓ نے کہا "جو بی بی خواتین جنت کی سردار ہو وہ کسی کے مال پر ناجائز دعویٰ نہیں کر سکتی اور میں خود بھی خواتین جنت میں سے ایک عورت ہوں اس لئے جو بات میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ سنی ہو وہ کبھی بیان نہ کروں گی۔

ایک دن میں حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی اور حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہاں تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرئیل امین نازل ہوئے اور انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اے محمدؐ کھڑے ہو جائیں اور میرے ساتھ آئیں اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے پروں سے جاگیر فدک کی حد بندی کروں۔

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور حضرت جبرئیل کے ساتھ تشریف لے گئے پھر کچھ دیر کے بعد تشریف لائے تو حضرت سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا نے پوچھا کہ بابا جان آپ کہاں تشریف لے گئے تھے؟

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل امین نے اپنے پروں سے میرے لئے فدک کی حد بندی کی ہے اور اس کے تمام حدود معین کئے ہیں۔

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ اور مجھے آج کی گواہی دینے کے بارے میں بھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگاہ فرمایا تھا۔

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی وصیت کے وقت

فضائل الزہرا تالیف حجۃ الاسلام سید محمد تقی مقدم ترجمہ شیخ محمد حسن ص ۲۲۲، سیرۃ الفاطمہ تالیف مولانا سید ذاکر حسین ص ۱۴۸ پر لکھا ہے کہ آپ حضرت سیدہ نساء العالمین کا اس دنیا سے رخصت کا وقت آیا تو آپ نے ام ایمن اور اسماء بنت عمیس کو بلایا کہ امیر المومنین کو گھر سے باہر بلا لائیں۔

حضرت امیر المومنین تشریف لائے تو بی بی نے خلوت میں وصیتیں کیں اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت امیر المومنین کو وصیتیں بیان فرمائیں۔

اُم ایمن کے لیے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا کی خصوصی وصیت

حجۃ الاسلام سید محمد تقی مقدم نے فضائل الزہرا ترجمہ شیخ محمد حسن ص ۲۷۵ پر لکھے ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے وصیت میں فرمایا تھا کہ ام ایمن کو میری طرف سے کچھ مخصوص حصہ دیا جائے۔

حضرت اُم ایمن کے لیے آسمان سے پانی کا برتن نازل ہوا

زندگانی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بحار الانوار شیخ مجلسی ترجمہ ص ۱۹۸، فضائل الزہرا حجۃ الاسلام سید محمد تقی مقدم ترجمہ شیخ محمد حسن ص ۲۷۵، ۲۷۶ پر روایت نقل ہے

جب حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے رحلت فرمائی تو حضرت اُم ایمن نے مدینہ کی سکونت ترک کر دی اور کہا کہ میں حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی جگہ کو خالی نہیں دیکھ سکتی۔

وہ مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئیں راستے میں جحفہ کے مقام پر سخت پیاس لگی۔

جب کہیں پانی نہ ملا اور وہ پیاس سے جاں بلب ہونے لگیں تو آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

اے خدا! میں حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی کنیز ہوں۔ کیا میں پیاس ہی سے مر جاؤں گی؟

پس حضرت سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا کے توسط اور وسیلہ اور دعا سے آسمان سے ایک پانی کا برتن نازل ہوا۔

آپ نے اس میں سے پانی پیا اور بعد میں سات سال تک کھانا نہ کھایا

کی حاجت نہ رہی اور انہیں گرمی میں کام کرنے کے باوجود کبھی پیاس نہیں لگتی تھی (بیت الاحزان ص ۲۲۸ اور فرائد میں بھی نقل ہے)

قائم آل محمد (عج) کے ظہور پر آپ کے انصار میں شامل ہوں گی

حکومت مہدی (عج) پر ایک نظر تالیف نجم الدین طبسی ترجمہ سید اشتیاق حسین نقوی ناشر مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام ایران ص ۱۳۳ پر حضرت ام ایمن کا ذکر ان خواتین میں کیا گیا ہے جو حضرت حجت آل محمد (عج) کے ظہور پر آپ کے انصار میں شامل ہوں گی ان اسماء مبارک کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ تعداد آپ نے تیرہ خواتین کے نام ذکر کر کے بیان فرمائی ہے۔

ان خواتین میں حضرت ام ایمن رضوان اللہ کا ذکر ہے جن کے کامل ایمان و عقیدہ پر ایک مکمل ثبوت ہے۔

آغوش میں خدیجہ کے کھلی تھی اک کلی

درخشی جعفری

پوشیدہ ایک بات تھی اعلان ہو گئی
یہ گفتگو بتولؑ کی قرآن ہو گئی

آغوش میں خدیجہؑ کے کھلی تھی اک کلی
دینِ نبیؐ کے حق میں گلستان ہو گئی

پھر کر نبیؐ نے بضعۃ منی بتا دیا
میں جسم ہوں بتولؑ مری جان ہو گئی

خود اپنی ذات میں بھی زینبؑ کے روپ میں
زہراء، شکستِ کفر کی پہچان ہو گئی

بخشش میں بھی بتولؑ کے صدقے میں درخشی
یہ حجت نجات کا سامان ہو گئی

حضرت سیدۃ نساء العالمین سلام اللہ علیہا
کی بارگاہ میں شعراء کا نذرانہ عقیدت

مرتب — سید وقار حسین نقوی (ڈی آئی خان)

تجھے اللہ نے کوثر کہا ہے

شاعر — علامہ ذیشان حیدر جوادی

کہاں ممکن بیاں اس کی ثنا
کہ جس کا مدح خواں خود کبریا ہے
نہ میں کچھ کہوں نہ کچھ میری ثنا ہے
قصیدہ فاطمہ کا ہل اتیٰ ہے
وہ عصمت جس کی مریم ابتدا ہے
اسی عصمت کی زہرا انتہا ہے
وہ جس کا نام بھی خالق نے رکھا
وہ پوری صنف میں اک فاطمہ ہے
فلک پر جس کو کہتے ہیں فرشتہ
در زہرا کا وہ بھی اک گدا ہے
تھے منصب دار سب چادر میں لیکن
تعارف سب کا زہرا سے ہوا ہے
در زہرا پہ آتا کیوں نہ رضواں
یہی جنت کا سیدھا راستہ ہے
جسے کہتے ہیں حقیقی ابدی جنت
ترا نقش قدم اے سیدہ ہے
کثرت کیوں نہ ہوتی نسل تیری
تجھے طٰہٰ نے "کوثر" کہا ہے
ترا فرزند کیوں ہوتا نہ قائم
جو تو نے مانگی ہے یہ دعا ہے
کتنے نبیوں کے سروں پہ ہے جو چادر
ترا فضل و کرم اے سیدہ ہے
ہے ساکت صاحب نہج البلاغہ
ترا خطبہ فضا میں گونجتا ہے
ترے بچوں نے جیتا ہے جو میداں
اسی کا نام ارض کربلا ہے
جہاں بہہ جائے تیرا خون زہرا
وہاں کی خاک بھی خاک شفا ہے
کہیں طور مدح فاطمہ میں
مجھے اک منصب زہرا ملا ہے

❁

بیت الحزن

شاعر — اختر جتوئی

پردہ دار حیا روتی رہی
فاطمہ زہرا سدا روتی رہی
اس طرح یعقوب بھی روئے نہ تھے
جس طرح یہ بے نوا روتی رہی
ہاں مسلمانوں کی آبادی سے دور
دختر خیر الوریٰ روتی رہی
باپ کی تربت پہ ماں کی قبر پہ
صاحب شرم و حیا روتی رہی
روئی پردے میں سدا جب تک جئی
جب جیتی بے ردا روتی رہی
سوچ کر اختر میں قرباں وہ غم
کیسے شبیر خستہ روتی رہی

❁

مدح فاطمہ زہرا

شاعر — شکیل جعفری

زندگی تیری حیا تیری طہارت تیری
ظرف پاکیزہ میں مخفی ہے امانت تیری
چشم احمد کو سکوں تیری لقا ہے
دیکھ لیتے ہیں علی کو بھی صورت تیری
فاطمہ پڑھتی ہیں نبیوں کے مصلے پہ نماز
بے نیاز اب بھی ہے باقی کوئی حسرت تیری

❁

مجلس میں ساری آنکھوں کا لہو ہے جا رہا
سوالِ فاطمہؑ کو کس کی تلاش ہے

دینِ حق، رسول کا دل، فاطمہؑ کی جاں
صدیوں سے کائنات میں جو ستر ہے تو

کوئی نہیں ہے تیرے گھرانے میں ماسوا
ہم رنگ ہو تراب نہ ہم شانِ فاطمہؑ

ہم بھی فقیر و عارف اسی دولت میں ہیں
تنہا خدا نہیں ہے ثناخوانِ فاطمہؑ

کوئی دیتا ہی نہیں فدک اب کی قیمت
فاطمہؑ آپ خرید لیں تو یہ کہہ چکی

غمِ حسینؑ کا صدقہ ہے فاطمہؑ کی دعا
کہ ہم زمیں پہ سجے ہیں جنتی ہو کر

سیدۃ نساء العالمینؑ کے حضور

شاعر ــــ [illegible]

کیوں نہ ہوں سیدہ کا فاطمہ زہرا
ہیں دخترِ محبوبِ خدا فاطمہ زہرا
ہیں نورِ محمدؐ بخدا فاطمہ زہرا
محشر میں ہیں رحمت کی گھٹا فاطمہ زہرا
مادر ہیں وہ زینبؑ کی حسینؑ اور حسنؑ کی
ہیں آلِ محمدؐ کی ردا فاطمہ زہرا
پوچھا خدا کی نے کہ ہیں مادرِ جہاں کون؟
آئی صدا فرشتوں نے کہا فاطمہ زہرا
ایک ایک قطرہ حاملِ صد لطف و کرم ہے
ہیں وارثِ قرآن و دعا فاطمہ زہرا
نام ان کا ہے اکسیر بچے رنج و بلیات
ہیں صدق کی عمرے بھی وہ فاطمہ زہرا
اوصافِ حمیدہ میں وہ ممتاز ہیں سب سے
ہیں جلوہ نما حق سے جدا فاطمہ زہرا
دیتی ہے صدائے حسینؑ اس کی شہادت
ہر لحظہ رہی راضی بہ رضا فاطمہ زہرا
اب تو ہے قیصر ان سے عقیدت کا یہ عالم
ہر حال میں ہے صدرا فاطمہ زہرا

جبینِ رسالت

سید [illegible]

صاحبِ دل میں ہیں چہرہ شمع ہے زہرا
عکسِ ایماں ہے علیؑ کی جبیں ہے زہرا
قلبِ دل ہی تو نہیں قلبِ نبوت بھی ہے وہ
ہر حوالے سے رسالتؐ کی امیں ہے زہرا
آسماں لے کے آئے ہیں ترے گھر جبریل
تیری دہلیز فرشتوں کی زمیں ہے زہرا
پڑھ سکیں کس پہ ہے ممکن ہے کس پر دیکھو؟
چہرۂ ختمِ رسلؐ کی جبیں ہے زہرا
جس کے در پہ جلیں تین دوام ایک نئی
بابِ تطہیر کی وہ شہرِ نگیں ہے زہرا
سوچا بھی تو صدیوں میں فضاؤں میں نئے
کتنے مضموں تیری جبیں میں مکیں ہے زہرا
ان کی تسبیح بھی ہے مثلِ مودت ہے یہاں
جن کی توقیر حمیت میں نگیں ہے زہرا
کربلا، مشہد و بغداد کے ہر مقتل میں
اپنے لاشے سے جو گلشن پہ ٹھہریں ہے زہرا
جب بھی سادات کی تصویر کھینچی ہو کہیں
آنکھ یہ سچ کے ہونے کی گواہی ہے زہرا
خلدِ حسینؑ کی خیرات میں مانگو جنت
ملکۂ مملکتِ خلدِ بریں ہے زہرا

قرآں بھی ہے شریک ثناخوانِ فاطمہؑ
خالق کے رسولؐ ہے یہ شانِ فاطمہؑ
علی جاں ہے رفیقِ ایمانِ فاطمہؑ
کیسے طوافِ کعبۂ زہراء نہ کیوں کرے
کعبہ خلیل کو آیا دامانِ فاطمہؑ
نعت ہیں مصطفیٰؐ کی خدیجہؑ کو ناز ہے
قرآں بھی ہے شریک ثناخوانِ فاطمہؑ
جنت رسولؐ کو رسالتؐ میں تھی ملی
توحید کا یقین ہے ایمانِ فاطمہؑ
رضی خدا سیدۃ کی وہ رضی خدا کی ہے
قربان مصطفیٰؐ کا ہے قربانِ فاطمہؑ
پوچھا خدا نے اسے جو طالبِ تاریخ
کہ مرتضیٰؑ کے کون ہے؟ عنوانِ فاطمہؑ
بخشے حسنؑ، حسینؑ سے اللہ نے دیئے
اک شانِ فاطمہؑ ہوا اک جانِ فاطمہؑ
عیسیٰؑ کہو، حضرتِ مریمؑ کہو ہے
مریمؑ کی بانماز ہے دامانِ فاطمہؑ
اے محبِ ارشی تو بڑا پاک باز ہے
جاری ہے تجھ پہ ہر گھڑی فیضانِ فاطمہؑ

سبد گل

ترتیب و پیشکش — پروفیسر سید مجاہد حسین

شاعر — ذکی مصطفائی

تسبیح فاطمہ کے گہرے ہیں جب سے ورد نے
سجدے عبدیت کے ہوئے ہیں جزو ورد میں

شاعر — اقبال حسین رضوی (سیالکوٹ)

اک نور کے ہالے میں رہی ہے جو ازل سے
آغوش رسالت میں بھی ناموس سے پلی ہے

شاعر — صاحب حسین جعفری

پھر فاطمہ زہرا کے رونے کی صدا آئی
اٹھتا ہے جنازہ کیا سرکار دو عالم کا

شاعر — سید مجتبیٰ حسنی

بچوں کا لہو دے کر اسلام بچا لائی
توحید کے کام آیا "حسنین" بھی زہرا کا

شاعر — نظیر باقر رضوی

ثبوت آیت تطہیر حشر تک کے لئے
حصار دیں میں ہے عصمت کی پاسباں زہرا

شاعر — اختر جعفری

ہاں مسلمانوں کی آبادی سے دور

فخر خیر الرسل صدیق رہی

شاعر — ڈاکٹر سلطان جعفری (امریکہ)

بخشش کا نور تھا زہرا کہ اس کے گھر
تھا تحائف کے لئے جس کو چھوا ہے فاطمہ

شاعر — شکیل شاہد (کراچی)

ایسا نہ قریب وہ سیدہ عمل میں
گھر رہے ہیں سوچا اس کو بنا عمل

شاعر — سید ریاض حسین (امریکہ)

جھکے ہوئے ہیں ملائک تمام سجدے میں
کہ نور فاطمہ سے کائنات روشن ہے

شاعر — شکیل جعفری

اے فاطمہ! تم اپنی امانت کو سنبھالو
سب ہاتھ سے جاتا ہی کہاں ہیں مرے ساتھ

شاعر — سید علی حسنی (کراچی)

خیال میں کے مد پر فرشتے گزرے ہے
دیکھے تو کوئی طاقت و قدرت بتول کی

شاعر — سید محسن نقوی شہید

تری ردا کے کئی سلسلے رسول حشر تک میں ہیں
کئی سلسلوں پہ ابھی تک ترے کئی معجزے تک میں ہیں

شاعر — منظر حسین منظر کربلائی

اٹھا کے ماں کی ردا وہ زینب کی عصمت کا تاج ہے
کیا جانتے تم اس کو وہ کربلا میں فاطمہ ہے

شاعر — سید علی رضا کاظمی (امریکہ)

کہاں سے ہیں رزق صدق کے گھر بتول کا
ہم لوگ ہیں جہاں میں کیسا فاطمہ

شاعر — اختر عباس زیدی (امریکہ)

فرزند حضرت ہیں علی و بتول کے
ہیں پاسباں تمام فروع و اصول کے

شاعر — استاد قمر جلالوی

اٹھا دیں دل میں رخصت ہوئی جہاں سے
کیا کیا نہ دکھ اٹھائے اس مختصر عمر میں

شاعر — سید احمد نوید (کراچی)

ثانی زہرا کا علیہ ہے یہ پرواز قیود
پردہ آئی ہے بلندی پہ کہ جل جانے کے لئے

تذکرہ مجید، قاضی سید نور اللہ شوشتری المعروف شہید ثالث

مرتب ـــ سید عون محمد نقوی (الکساء اسلامک سنٹر)

اس مقالے کے لیے مندرجہ ذیل کتب سے حوالے لیے گئے ہیں۔

مجالس المومنین تالیف قاضی نور اللہ شوشتری رضوان اللہ تعالیٰ ۔ اردو طبع کراچی

تذکرہ مجید شہید ثالث از علامہ سید ابو الحسن نقوی طبع ۱۹۸۳ء کراچی

مطلع انوار تالیف علامہ سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل طبع ۱۹۸۱ء کراچی

نوٹ: چونکہ شہید ثالث قاضی نور اللہ شوشتری اعلی اللہ مقامہ کا تعلق ہندوستان میں شیعیت کی تبلیغ و ترویج کے سلسلے میں نمایاں ہے لہذا ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ اس لیے ہم نے ان کی شخصیت پر کچھ لکھنے سے قبل یہ مناسب سمجھا کہ اس وقت کے ہندوستان سے قبل برصغیر میں محمود غزنوی اور فیروز شاہ تغلق اور ان کے ادوار کے کردار کو بھی پیش کیا جا سکے (مرتب)

برصغیر میں شیعیت کا پس منظر

علامہ مرتضیٰ حسین صدر الافاضل مطلع انوار میں برصغیر میں شیعیت کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے مطلع انوار میں ص ۱۹۸ پر لکھتے ہیں علامہ قاضی سید نور اللہ شوشتری برصغیر کے ان عظیم ترین علماء میں سے ہیں جن کی با عزم شخصیت نے دین کو تقویت اور جن کی شہادت کو اسلام نے زندگی بخشی۔ برصغیر میں تشیع کا دور آل ابی طالب اور ان کے حامی سادات کی وجہ سے دمشق اور بغداد کی حکومتوں سے تنگ آ چکے تھے یا وطنیوں اور عربوں کے ساتھ ان کی آل و سادات کے خلاف ظالموں نے گھر بار اور بچوں کی تباہی زندگی کو وحشت ناک بنا دیا تھا۔ سادات کے لیے قلعے سندھ کے علاقے میں پناہ گاہ بن گئے۔ سندھ اور ملتان سے راجپوتانہ، دہلی، آگرہ وغیرہ میں پھیل گئے۔ ان سادات و مومنین کے ساتھ ساتھ اموی و عباسی طرف داروں کی مسلسل ان کا پیچھا کرتے ہوئے آ رہے تھے جو ہمیشہ عرب سے ہجرت کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت اقدام کرنے سے نہ چوکتے تھے۔

تیسری صدی ہجری کے اوائل سے ہی ملتان میں شیعیان اہل بیت کے لیے فضا اتنی سازگار ہو چکی تھی کہ جعفر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر الاطرف حضرت امیر المومنین کی نسل سے ملتان آئے۔ یہ قرامطہ کا دور تھا جب ملتان کے حکمران ہوگئے اس وقت سے شیعہ اسماعیلیہ کا اقتدار اور برصغیر کے اسلامی علاقوں میں شیعہ تہذیب و ثقافت کا چرچا ہو رہا تھا۔

محمود غزنوی کا رد عمل

محمود غزنوی نے ملتان و سندھ میں شیعوں کا قتل عام کیا اور اس نے شیعہ مذہب کو قرامطہ کا نام دے کر مٹا ڈالا کہ اس وقت کے شیعوں کا عقائد سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس خونریز انقلاب نے برصغیر میں شیعوں کو ابھرنے کی فرصت اور پست کر دیا۔ اس کے بعد عرب اور ایران میں جو اکا دکا تعلیم و افکار اور تاریخ کو برصغیر سے جدا ہوگئے اور ان کا کوئی مرکز نہ رہا۔ مگر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ دو سو سال کے بعد اتفاق سے ایک عالم ملتان سے قبل گجرات (انڈیا) کے ہندوؤں میں تبلیغ کی غرض سے داخل ہوئے اور انہیں اسلام کی تعلیم دی۔ یہ مولانا محمد علی تھے جنہوں نے اپنے تقویٰ، علم و فضل اور صداقت کی بنیاد پر مذہب شیعہ اثنا عشری کو پھیلایا (مطلع انوار ص ۳۰)

چنگیزیوں کے حملے کے اثرات

چنگیزیوں کے حملوں سے بغداد اور ایران سے اہل علم و کمال کے قافلے ہندوستان آئے۔ ان لوگوں نے مختلف مقامات پر آباد ہو کر ... معروف مورخ فرشتہ نے لکھا ہے کہ دہلی میں ایک بار سارے شیعوں کا قتل عام کر دیا گیا۔

سلطان فیروز شاہ تغلق کی شیعہ کشی

دہلی میں شیعہ مکمل طور پر آباد بھی نہ ہو پائے تھے کہ سلطان فیروز شاہ تغلق (وفات ۷۹۰ھ) نے شیعوں کے خلاف … شیعوں کے پیشواؤں کو قتل کیا شیعوں کی کتب جلانے کا حکم دیا … اس طرح دہلی سے شیعہ مذہب کا استیصال تمام کیا (فتوحات فیروز شاہی)

شیعہ اثنا عشریین کی جدوجہد

فیروز شاہ تغلق کی اس کاروائی کے بعد شیعہ علماء و رؤساء کشمیر و دکن کی پہاڑیوں میں نکل گئے اسی دوران میر شاہ … نے ملتان، سندھ، پنجاب میں اور میر شمس الدین عراقی نے کشمیر میں اور … نے دکن میں اپنی مسلسل جدوجہد سے بہت بڑی بڑی تبلیغی کامیابیاں حاصل کر لیں اور جمادی الاول ۸۹۵ھ میں یوسف عادل شاہ نے شیعہ ہونے کا اعلان کر دیا اور دکن میں پہلی مرتبہ شیعہ حکومت کا قانونی مذہب شیعہ قرار دیا گیا۔

مغل بادشاہوں کے درباروں میں شیعہ اثرات

ہمایوں جب ایران سے واپس ہوا تو … بیرم خان خانخاناں کی غیر معمولی سیاسی شخصیت نے مرکزی حکومت میں بھی شیعہ اثر قائم کیا۔

اکبر بادشاہ کے دربار میں جب تمام مذاہب کو آزادی ملی تو شیعہ … تھے … جیسے حکیم ابوالفتح گیلانی، ملا احمد ٹھٹھوی، ملا محمد یزدی اور قاضی نور اللہ شوشتری … کے سیاسی اقتدار میں ابوالفضل فیضی اور شعراء میں عرفی، نظیری وغیرہ تھے۔ ملا احمد ٹھٹھوی جو شیعہ ہونے کی وجہ سے مشہور ہو چکے تھے مرزا فولاد … نے لاہور میں قتل کر دیا۔

… قاضی نور اللہ شوشتری پر … ان میں ایک … تھا … اور دوسرا قاضی نور اللہ شوشتری … جہانگیر کے … قاضی نور اللہ شوشتری کا … سے تھے اور ان کی … شیعہ … میں …

حفاظت کے لیے قیام پذیر ہوں تھے۔

شجرہ طیبہ کا ثمر

قاضی نور اللہ شوشتری کا شجرہ نسب حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام کے فرزند حسین الاصغر سے جا ملتا ہے۔

وطن شوشتر کا تعارف

آپ کا وطن شوشتر خوزستان ایران کا ایک مشہور شہر ہے جو اپنی آب و ہوا و موسم بہار کی لطافت و خوبصورتی کی وجہ سے ممتاز ہے شعراء نے اور خود شہید ثالث نے شوشتر کے بارے میں … کہتے ہوئے اس خطے کے حسن و جمال و خوبی کو جنت … قرار دیے ہیں۔

آپ کے جد امجد کی مذہبی خدمات

شہید ثالث کے جد اعلیٰ سید نجم الدین محمود حسینی مرعشی آملی اپنے وطن آمل مازندران سے ہجرت کر کے شوشتر تشریف لائے اس وقت شوشتر کے قبیلہ سادات امیر سید عضد الدولہ حسنی تھے جو مذہب سنت کے ساتھ ہی ساتھ بہت بڑی جاگیر و دولت کے مالک تھے امیر سید عضد الدولہ حسنی نے سید نجم الدین محمود مرعشی کی آمد کو غنیمت جانا اور اپنی صاحبزادی کا نکاح ان سے کر دیا اور میر سید نجم الدین محمود کا قیام آمل مازندران کے بجائے شوشتر میں ہو گیا … آپ یہاں کے امراء اور … قبیلہ سادات ہو گئے … کہ اب تک اہل خوزستان و شوشتر … اہل سنت تھا میر سید نجم الدین محمود مرعشی نے یہاں قیام فرمانے کے بعد مذہب شیعہ اثنا عشری کی تبلیغ شروع کر دی … شیعہ اثنا عشری بنا لیا گیا … بعد بھی اہل خوزستان و شوشتر کی اکثریت اہل سنت رہی۔

سید نور اللہ اول کا تذکرہ

امیر سید نجم الدین محمود کی چوتھی پشت میں امیر سید نور اللہ اول پیدا ہوئے جو شہید ثالث کے دادا تھے سید نور اللہ اول اپنے زمانے کے … کے لحاظ سے اسلام میں … تبلیغی کوششوں سے تمام اہل خوزستان و شوشتر سب کے سب شیعہ اثنا عشری ہو گئے آپ کا … سال سے زائد ہو گیا تھا جب ان

وقت کے بادشاہ اسماعیل صفوی نے خراسان کو فتح کر کے شوشتر میں داخل ہوا۔
وہاں کے تمام علماء و اکابرین اور امراء سلطان کے پاس پہنچے مگر سید نور اللہ مرعشی
شیخ الاسلام بیماری کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے، اسی دوران شاہ اسماعیل نے اہل
شوشتر کے مذہب کے متعلق معلوم کیا تو تمام اہل شوشتر جمع ہوئے اس کے بعد کہنے لگے
کہ ہم شیعہ اثنا عشری ہیں سب نے کہا کہ ہمارا مذہب وہی ہے جو سید نور اللہ مرعشی
کا ہے بادشاہ نے ساری تحقیق کر لی اور آپ کی نیابت سے بڑا خوش ہوا اور
آپ کی خدمات تبلیغ مذہب اہلبیت سے متاثر ہو کر قریبی جاگیر اور بہت زیادہ
زر و نقد دے کر روانہ کیا۔

شہید ثالث کے والد گرامی کا تذکرہ

میر نور اللہ مرعشی کے فرزند تھے میر محمد شریف اور میر حبیب اللہ بھی بڑے فرزند
میر محمد شریف جناب شہید ثالثؒ کے والد بزرگوار تھے آپ کا شمار بزرگ علماء میں
تھا آپ کے علم و فضل و کمال کی ہر طرف شہرت تھی آپ نے علوم شرعیہ کی تکمیل
شیخ ابراہیم بن سلیمان قطیفی سے کی تھی جنہوں نے جب اجازہ آپ کو عطا فرمایا تھا
اس میں تحریر تھا کہ جس قدر میں نے ان کو فائدہ پہنچایا اس سے زیادہ مجھے ان سے علمی
فوائد حاصل ہوئے۔ آپ صاحب تصنیف و تالیف تھے اور صاحب کلام نثر و شعر کا شمار
بھی ہے۔

شہید ثالث کی ولادت اور تعلیم و تربیت

ہم نے مختصراً شہید ثالث کے علمی گھرانے کا تذکرہ کیا جس کو دینی خدمات اور علمی
شہرت کے ساتھ ساتھ دنیاوی دولت و عزت اور منصب و سیادت بھی حاصل
تھا۔ اسی بیت شرف میں ۹۵۶ھ مطابق ۱۵۴۹ء جناب شہید ثالث کی ولادت
باسعادت ہوئی۔ بچپن میں آپ نے شوشتر کے مشہور اساتذہ سے تعلیم حاصل کی
جن میں مولانا جلال الدین محمود سے استفادہ فرمایا۔
آپ کے والد گرامی نے ہر وقت خود آپ کی تعلیم و تربیت پر دھیان رکھا اور
آپ ماہ شوال ۹۷۹ھ یا ۹۸۰ھ میں اپنے وطن شوشتر سے مشہد مقدس کی جانب
اور رمضان میں آئے اس وقت کے محقق عالم وقت مولانا عبد الواحد کے حلقہ
درس میں ... سے استفادہ کیا آپ کا مشہد مقدس میں بارہ سال تک
قیام رہا۔

تبلیغ دین کے لئے ہندوستان کا سفر

آپ کے جد امجد سید نور اللہ مرعشی شیعیت کی تبلیغ کے لئے ہندوستان کا جائزہ
لیتے تھے، حالات نے اجازت نہ دی، شیراز تک آئے نہ کہ اور پھر واپس لوٹ گئے۔
اپنے دادا کی اس دیرینہ خواہش کی تکمیل کے لئے شہید ثالث اوائل ۹۹۲ھ میں
جبکہ آپ کا سن مبارک ۳۶ سال تھا آپ وطن چھوڑنے کی بجائے جہاں دین و دنیا
کی سب سہولتیں موجود تھیں صرف اور صرف تبلیغ دین کیلئے سفر ہجرت اختیار کیا
حالانکہ وطن میں دولت و ثروت، حشمت و منصب، امارت و حکومت سب کچھ
حاصل تھا یہاں تک کہ آپ صفوی حکومت میں زیادہ سے زیادہ اقتدار حاصل کر
سکتے تھے۔

ہندوستان میں تبلیغ کے لئے جگہ کا انتخاب

جناب شہید ثالثؒ نے مملکت دکن کی طرف رخ نہیں کیا جہاں شیعہ حکمران تھے
بلکہ آپ نے غیر شیعہ حکمرانوں کے دار الحکومت کی طرف رخ کیا جہاں مذہب شیعہ
کا نام لینے پر بھی گردن زدنی کا سزاوار قرار دیا جاتا تھا۔ ہم نے شہید ثالث کی آمد کے وقت
کی حالت سے ہندوستان میں مذہب شیعہ کی حالت کا مختصر جائزہ لیا ہے جس
سے آپ کی اس وقت تک کی مشکلات کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔

جلال الدین محمد اکبر کے دربار میں ورود

آپ نے آگرہ میں حکیم ابو الفتح گیلانی کے ذریعے اکبر بادشاہ کا شرف حاصل کیا جو
اکبر علم و علماء کا قدردان تھا اس لئے ... آپ کے لئے اور
کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا عہدہ پیش کیا۔
جناب شہید ثالث نے اس عہدے کو اہلبیت کی بہتری کے لئے باصیرت کفایت
کرنے کیلئے اس شرط کے ساتھ قبول فرمایا کہ میں چاروں فقہوں (حنفی، شافعی،
مالکی، حنبلی) میں سے کسی مذہب کا پابند نہیں ہوں گا بلکہ چاروں فقہوں میں سے جس
فقہ کو حق کی نظر سے بہتر سمجھوں گا اسی کی حیثیت سے عمل کروں گا اور ان
مذاہب کے مطابق فتویٰ دوں گا اور فیصلہ کروں گا (تاکہ ... کی روشنی میں)
چنانچہ آپ جس عہدہ پر تھے اس پر آپ نے مذہب اہل بیت کی فقہ کے مطابق
فتویٰ دیئے اور فیصلے فرمائے اور چاروں فقہوں میں سے کسی ایک فقہ کو ... سے

کی تقلید پر مصر نہیں تھے اس طریقے سے آپ نے شیعہ مذہب کے حقائق کو علماء کا موضوع بنا دیا کہ مذہب شیعہ جانا جائے اور گمراہی پر نہ رکھا۔ آپ نے اس کی تحقیق کرکے اپنے عمل سے چاروں فقہوں کے علماء سے یہ تسلیم کرا لیا کہ جب چاروں فقہ کے مسالک سے وابستہ آپس میں فقہی اختلاف کے باوجود حق پر سمجھے جاتے ہیں تو فقہ جعفری جو کہ پانچواں مسلک ہے وہ بھی اجتہاد کیلئے زیادہ حق دار ہے کہ اس کو حق سمجھا جائے اور اس کے ذریعے امت مسلمہ میں جو اختلاف ہے اس کو دور کیا جائے۔

محترم قارئین! اس عظیم مقصد کو ملاحظہ فرمائیں کیا شہیدؒ نے اس طرح سے صرف فقہ اہل بیتؑ کی افضلیت کو ظاہر فرمایا بلکہ عالم اسلام کے اختلافات کو فقہ اہل بیتؑ کے ذریعے دور کر کے اتحاد امت کی جانب ایک بڑا کام کیا ہے۔

متعصب علماء کی سازش کی ناکامی

جاہل اور متعصب لوگوں کے لئے یہ امر کہ شہید ثالثؒ جب آپ لاہور میں قاضی کے عہدے پر فائز تھے تو یہ واقعہ ہوا ہے کہ تمام فقہا کی جماعت سے ہندوستان کے سارے مولویوں سے حسد کرنے لگے اور کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح آپ کو شیعہ ثابت کر کے ان کے قتل کا جواز پیدا کریں۔

ایک دن جب آپ نے حضرت علیؑ کا نام لیا تو فرمایا "علیہ الصلوٰۃ والسلام" تو ان متعصب علماء نے جو موقع کی تلاش میں لگے ہوئے تھے انہوں نے آپ پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا اور کہا کہ تم دین میں بدعت کر رہے ہو کیونکہ صلوٰۃ و سلام صرف حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مخصوص ہے اور علیؑ پر صلوٰۃ بھیجنا بدعت ہے اور جو شخص دین میں بدعت جاری کرے وہ واجب القتل ہوتا ہے۔

پھر ان علماء نے ایک دستاویز تیار کر کے بادشاہ اکبر اعظم کے پاس بھیجی جس میں انہوں نے قاضی کی معزولی اور ان کی سزائے موت کا مطالبہ کیا۔

قاضی صاحب نے بادشاہ کے حضور فرمایا آپ ان علماء سے پوچھیں کہ کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کے متعلق یہ نہیں کہا تھا کہ "لحمک لحمی" تیرا گوشت میرا گوشت ہے۔

اس بات پر علماء نے کہا کہ ہاں یہ حدیث صحیح ہے۔

قاضی نور اللہ شوستری نے فرمایا پھر میں نے کہا ان کی بات سے مراد تمام دلیل ہے کہ میں نے بھی علیؑ کو جزو رسول خدا سمجھ کر ان پر صلوٰۃ و سلام بھیجا ہے تو اس میں کون سی بدعت ہے؟ یہ سارے لوگ لاجواب ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے شر سے محفوظ رکھا۔

اکبر اعظم اور علماء اہل سنت آپ کے مذہب سے آگاہ تھے

واضح رہے کہ جناب شہید ثالثؒ کی شیعیت سے اکبر اعظم اور اکثر علماء اہل سنت مکمل طور پر واقف تھے کیونکہ آپ کی شیعیت ان پر روز روشن کی طرح عیاں تھی۔

اس عہد کے اکبری دربار کے ملا عبدالقادر بدایونی نے بھی اپنے قلم سے آپ کی تعریف بھی کی اور آپ کی مدح و ثنا کے ساتھ ساتھ آپ کی شیعیت کا بھی یوں اعلان کرتا ہے "قاضی نور اللہ شوستری اگرچہ شیعہ مذہب رکھتے ہیں لیکن ان میں عدالت، نیک نفسی، حیا، تقویٰ اور شرافت کے اوصاف، علم و حلم، عقل و فہم میں شہرت رکھتے ہیں وہ کتب کی تصانیف کرتے ہیں جن کی تعریف وہ صحیفہ بیان سے باہر ہے ان میں اول میں آ جانے والے اشعار تخلص کی بھی موجود ہے ان کی لاہور میں عدالت و انصاف کا شہرہ ہے انہوں نے رشوت کا خاتمہ کیا ہے اور برائیوں کا خاتمہ بھی کیا ہے آپ میں عوام کو سنبھالنے کی بہت زیادہ صلاحیت موجود ہے اگرچہ وہ شیعہ مذہب رکھتے ہیں لیکن فضل و کمال کے لحاظ سے وہ بھی صفات کا مجموعہ ہیں" (منتخب التواریخ جلد سوم ص [illegible])

محترم قارئین! اس صورت حال میں ایک شیعہ مجتہد کا اس شرط کے ساتھ قاضی مقرر کیا جانا کہ وہ اپنے اجتہاد کے مطابق نہیں بلکہ فیصلے دیں گے لیکن فیصلوں اور فتووں کا چاروں مسالک اہل سنت میں سے کسی ایک فقہ کے مطابق ہونا ضروری ہے یہ ایسا ایک عظیم کام ہے جو ایسے ماحول میں ان کی جان کی سلامتی کیلئے ایک خطرہ بھی تھا جس کی ذمہ داری شہید ثالثؒ نے صرف اور صرف مذہب اہل البیتؑ کی تبلیغ اور ترویج کیلئے اپنے سر لی۔ اکبر اعظم کے دربار کی قضاوت مسالک کے مطابق اگر کوئی فتویٰ اس شرط کے خلاف ہوتا تو وہ آپ کو اس قاضی کے عہدہ اور منصب سے معزول کا حکم صادر کر سکتے تھے لیکن جہانگیر کے عہد جہانگیری میں آپ اپنے عہدہ اور منصب پر فائز رہے اور کسی کو آپ کو معزول کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ (باقی آئندہ نمبر 23 کا انتظار کریں)☆

محمدؐ و آل محمدؑ کے فضائل اور مصائب میں شعر کہنے کا اجر وثواب

تحقیق و ترتیب ــــ منظور حسین ذاکر کربلائی

ہمارے شعراء کرام نے فرمائش کی کہ شعر کہنے کا اجر وثواب کے بارے میں معصومین علیہم السلام کی روایات یکجا کر دیں تاکہ انہیں اپنی کتابوں کے آغاز میں درج کریں۔ یہ تحقیقی مضمون چونکہ میری اس کتاب کی بھی ضرورت تھا اس لئے ان شعراء کے حکم کی تعمیل کا احساس بھی دوچند ہوا۔ ہماری طرف سے اس مضمون کو اپنی اپنی کتب میں تمام شعراء کو شائع کرنے کی مکمل اجازت ہے (مرتب)

حضرت پیغمبر اکرمؐ ارشاد فرماتے ہیں

"کچھ اشعار ایسے ہیں جن میں حکمتیں ہوتی ہیں اور کچھ بیان ایسے ہوتے ہیں جو سحر کی طرح ہوتے ہیں۔ مومن اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے گویا مومن شعراء ان (کفار) کو تیر مار رہے ہوتے ہیں" ([illegible])

عربی میں نعتیہ قصائد

عربی کے نعتیہ قصیدے کہنے والے شعراء کی فہرست کافی طویل ہے جن میں سب سے پہلا اور سب سے اہم نام گرامی سید البطحا حضرت ابوطالبؑ کا ہے۔ سب سے پہلے انہی نے مدح رسولؐ کی۔

مسعودی نے مروج الذہب میں اور ابن ہشام نے سیرت ابن ہشام میں مدح رسولؐ میں حضرت ابوطالبؑ کے کئی قصیدے نقل کیے ہیں جن کے اشعار سے صاف صاف پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اپنے قصیدوں میں حضرت رسالت مآبؐ کی مدح اور اظہار حق ہی نہیں کیا ہے بلکہ ان کے دین کو دین برحق اور انہیں پیغمبر و دین برحق فرمایا ہے۔

یہاں تو ایک روایت کے مطابق حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؑ نے آپ کی مدح میں سب سے پہلا قصیدہ لکھا لیکن حضور نبی اکرمؐ کی بعثت کے بعد میں سب سے پہلا آپ کی مدح حضرت ابوطالبؑ ہی نے کی۔

ان کے بعد جناب حمزہ بن عبدالمطلبؑ، حسان بن ثابت، مشہور قصیدہ بردہ شریف کے خالق کعب بن زہیر، نابغہ جعدی، کمیت، عبداللہ بن رواحہ، اعشیٰ، کعب بن مالک، دعبل، حمیری، فرزدق نمایاں ہیں۔ حسان بن ثابت شاعر رسولؐ کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔ انہوں نے نعتیہ قصیدوں کے علاوہ مدحی قصیدے بھی لکھے (تحفہ نعت ... [illegible])

غدیر خم اور حسان بن ثابت

غدیر خم میں جب حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا اعلان ہوا تو ان کی مدح میں جو ایک تہنیتی قصیدہ حسان نے سارے مجمع کے سامنے حضرت علیؑ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

ابوفراس، فرزدق اور امام زین العابدینؑ

فرزدق جس کی کنیت ابوفراس تھی اس نے حضرت امام علی زین العابدینؑ کی شان میں ایک معرکۃ الآرا قصیدہ کہا۔

ایک مرتبہ ہشام بن عبدالملک حج کے لیے گیا لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے وہ حجر اسود کو بوسہ نہ دے سکا چنانچہ اس کے لئے کعبہ کے اندر منبر رکھا گیا۔ جس پر وہ بیٹھا اور اس کے گرد شام کے لوگ جمع ہو گئے۔

اسی دوران حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ کے چہرے پر نور اور آپ کی ہیبت نے لوگوں کو متوجہ کیا اور جب آپ حجر اسود کے قریب پہنچے تو آپ کی ہیبت اور رعب سے مجمع چھٹ گیا اور آپ کے لئے راستہ بنا دیا گیا اور آپ نے حجر اسود کا بوسہ لیا۔ ایک شامی نے وہاں موجود ہشام بن عبدالملک سے پوچھا کہ اے امیر! یہ کون ہیں؟

ہشام نے کہا کہ کہیں شامی آپ کے گرویدہ نہ ہو جائیں اس نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔

تب فرزدق شاعر وہاں موجود تھے کہنے لگے کہ اے شامی! اگرچہ امیر انہیں جانتا ہے لیکن پہچاننا نہیں چاہتا تو کیا ہوا؟ میں انہیں پہچانتا ہوں۔

جس پر شامی نے کہا کہ اے ابوفراس! یہ کون ہیں؟

تو فرزدق نے فی البدیہہ امام علیہ السلام کی شان میں قصیدہ پڑھا۔

فرزدق کے واقعہ اور قصیدے کے حوالے

اس واقعہ اور قصیدے کو درج ذیل کتب نے نقل کیا ہے۔

● الاختصاص شیخ مفید ص ۱۹۱ ● کشف الغمہ اربلی ج ۲ ص ۲۶۷
● اعلام الوریٰ طبرسی ص ۱۹۵
● امالی سید مرتضیٰ ج ۱ ص ۲۶۷
● مختصر بصائر الدرجات ص ۳۲ ● بحار الانوار ج ۴۶

علامہ امینی نے حوالوں کی اتنی کثرت ہے جنہیں جمع کرنے کا یہ مختصر مقالہ متحمل نہیں اگرچہ امام علیہ السلام کے علاوہ نے بھی کثرت کے ساتھ اس واقعہ کو نقل کیا ہے جس سے ہم چند حوالے اختصار کیلئے نقل کرتے ہیں۔

● مناقب ابن شہر آشوب ج ۴ ص ۱۶۹
● حلیۃ الاولیاء ابو نعیم ج ۳ ص ۱۳۹
● تذکرۃ الخواص سبط ابن جوزی ص ۱۷۶
● مطالب السؤل ابن طلحہ شافعی ص ۷۹ طبع ایران
● فصول المہمہ ابن صباغ مالکی ص ۱۹۳ طبع نجف
● تذکرۃ الخواص سبط ابن جوزی ص ۱۸۵ طبع ایران ● شذرات الذہب ص ۱۴۲ طبع نجف ● شرح دیوان حماسہ خطیب تبریزی ج ۲ ص ۱۱۸ ● شرح شواہد

الاغانی ج ۱۹ ص ۴۰ ● البدایہ والنہایہ ابن کثیر شامی ج ۹ ص ۱۰۸
● صواعق محرقہ ابن حجر ص ۱۹۸ طبع مصر ● نور الابصار شبلنجی ص ۱۳۹
● دیوان فرزدق ج ۲ ص ۱۷۸

فرزدق کا ذاتی بیان

فرزدق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی ابن الحسین کی شان میں یہ قصیدہ پڑھا تھا کہ مجھے عبدالملک ہر سال ایک ہزار دینار وظیفہ کے طور پر دیا کرتا تھا لیکن جب میں نے یہ قصیدہ پڑھا تو اس نے یہ وظیفہ بند کر دیا۔

فرزدق نے اس کی شکایت حضرت امام علی ابن الحسین سے کی تو آپ نے فرمایا کہ کیا یہ بات پسند ہے کہ اپنے ذاتی مال سے تمہیں وہ سب کچھ دوں جو تمہیں عبدالملک کی طرف سے ملتا تھا امام زین العابدین نے اسے ۴۰ ہزار درہم عطا فرمایا اور تم اسے قبول کرو (بحار الانوار ج ۴۶ ص ۱۲۱)

فرزدق نے عرض کیا: فرزند رسول! میں نے مال لینے کے لئے آپ کا قصیدہ نہیں کہا بلکہ یہ محض حصول ثواب کے لئے تھا مجھے خدا کی طرف سے آخرت کا ثواب اس دنیا کے ثواب سے زیادہ محبوب ہے وہ مال جو مجھے فوری مل جائے اس سے بہتر ہے کہ خدا تعالیٰ اس کا صلہ مجھے آخرت میں عطا فرمائے گا۔

مگر امام علیہ السلام کے اصرار پر اس نے یہ قبول کر لیا۔

خاندان عبداللہ بن جعفر طیار کی عطیات

فرزدق کا کہنا ہے کہ مجھے خاندان حضرت عبداللہ بن جعفر طیار کی طرف سے پوچھا گیا کہ تمہاری عمر کتنی باقی ہے میں نے کہا کہ عمر ۲۰ سال کا اندازہ ہے تو انہوں نے بیس ہزار دینار مجھے عطیہ کے طور پر فی سال عطا فرمائے اور کہا کہ تم علی ابن الحسین کی مدح میں کہتے رہو (الاختصاص ص ۱۹۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد

جو شخص ہمارے مصائب میں ایک شعر کہے تو اس کے لئے جنت واجب ہے یہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے (کامل الزیارات ص ۱۰۱)

روح القدس کی تائید ہوتی ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کوئی شخص ہمارے بارے میں

وقت تک شعر کا ایک بیت بھی نہیں کہہ سکا جب تک کہ روح القدس کے ذریعہ تائید حاصل نہیں ہوتی۔ جو شخص ہمارے بارے میں شعر کا ایک بیت کہتا ہے خدا تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔ (بحار الانوار ج ۷۹ ص ۲۹۱، تاریخ ابن عساکر ج ۷ ص ۲۵۲،۲۱۳، غدیر علامہ امینی ج ۲ ص ۲۹)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور کمیت اسدی

شاعر اہل بیت کمیت اسدی سے مخاطب ہو کر حضرت امام زین العابدین نے فرمایا "اے کمیت! تم نے ہمارے اشعار کا جو بدلہ دینے سے ہم عاجز ہیں تو کمیت نے عرض کی مولا! آپ مجھ پر یہی احسان فرمائیں کہ اپنے جسم اطہر سے مس شدہ لباس بطور تبرک مجھے عطا فرمائیں۔"

کمیت بن اسدی اور حضرت امام محمد باقرؑ

شاعر اہل بیت کمیت بن اسدی جب حضرت امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اپنے اشعار امام کی خدمت میں پڑھا تو امام نے سخت گریہ کیا اور ارشاد کیا "اگر ہمارے پاس مال ہوتا تو ہم تم کو دیتے لیکن تمہارے حق میں وہی دعا کرتے ہیں جو رسول اللہؐ نے حسان بن ثابت کیلئے فرمائی تھی کہ "جب تک تم ہمارا دفاع کرتے رہو گے تب تک ہمیشہ روح القدس کے ذریعہ تمہاری تائید فرماتا رہے گا۔"

(یہ واضح رہے کہ حضرت رسول اللہؐ سے لے کر تمام معصومین علیہم السلام نے یہ شرط لگائی ہے کہ جب تک تم ہمارے دفاع میں لگے رہو اس وقت تک روح القدس کی تم کو تائید حاصل رہے گی۔

دیکھیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے انہیں کیا دعا فرمایا

"خدایا! کمیت کو بخش دے" (اغانی ج ۱۵ ص ۱۲۶)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی شعراء کے بارے میں انتہائی حساسیت

ایک اور اہم مسئلہ شعراء کے وقت کا پیغام امامت پر اصرار اور شیعیان آل محمد کی اس امر کی طرف توجہ کرتے کہ شیخ مفید اس کی دلالت کرتا ہے جو طول کلام پر یہ واقعہ جس کی اور بھی مثالیں موجود ہیں ملاحظہ فرمائیے کہ کثیر عزہ بنی امیہ کے پہلے دور کے مشہور شعراء میں سے ہے (شیخ فرزدق، جریر، اخطل، جمیل اور نصیب وغیرہ کا نام بھی شمار کیا جاتا ہے) شیعہ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے عقیدت مندوں میں سے تھا ایک دن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے امام علیہ السلام اس کی طرف رخ کر کے سوال کرتے ہیں۔

میں نے سنا ہے کہ تم نے عبد الملک کی مدح سرائی کی ہے؟

وہ ایک دم گھبرا کر امام سے عرض کرتا ہے "حضور والا! میں نے اس کو امام ہدیٰ تو نہیں کہا ہے"۔

ہاں میں نے اس کو شیر، سورج، سمندر، پہاڑ، اژدہا جیسے خطابات ضرور دیئے ہیں اور کسی کے لئے سمندر، پہاڑ، شیر، اژدہا وغیرہ کوئی فضیلت کی بات تو نہیں ہے"۔

اس طرح امام علیہ السلام کے سامنے "کثیر" اپنے عمل کی توجیہ پیش کرتا ہے امام کے لبوں پر مسکراہٹ آ جاتی ہے اور تب شاعر آل محمد کمیت اسدی اٹھتا ہے اور معروف قصیدہ ہاشمیہ سناتا ہے جس کا مطلع یہ ہے۔

"من لقلب متیم مستهام　　غیر ما صبوة ولا احلام

یہاں تک کہ اس شعر پر پہنچا ہے

ساسة لا کمن یری رعیة الناس　　سواء و رعیة الانعام

اس طول سے واضح ہے کہ حضرت امام علیہم السلام عبد الملک جیسے کی مدح سرائی کے سلسلے میں کتنے حساس تھے اور یہ کس طرف "کثیر" کے عمل سے آپ کے دوستوں کی حمایت "امام ہدیٰ" پر رکی تھی۔

کثیر تو یہ وضاحت کرتا ہے کہ ہاں میں نے عبد الملک کو "امام ہدیٰ" تو نہیں کہا ہے اور یہی طول اس بات کی بھی نشاندہی کرتی ہے کہ شعراء کے وقت کا پیچ "امام ہدیٰ" کہے جانے کی گنجائش تھی۔

اُن الٰہی افراد کا تذکرہ جو وصلِ پروردگار سے ہمکنار ہو کر قرآنی آیات میں "مقطعات" کی شکل اختیار کر گئے

(انتخاب ـــ [illegible])

جذبوں کے شعور میں اُترنے والی ایک خصوصی تحریر

حدیثِ قدسی ہے کہ "میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں" اللہ تعالیٰ نے اپنی پہچان کو چاہت قرار دے کر [illegible] فرمایا ـــ یہ تخلیق کیلئے مشیتِ الٰہی کے کام فرما ہیں جو اپنی عبدیت کے ذریعے ذاتِ حق کی معبودیت کا مظہر ٹھہرے ہیں ـــ جن کے عمل کو اللہ عزوجل اپنا عمل قرار دے جن کی زیارت کو اپنی زیارت کہہ دے جن کے چہروں کی کیفیت کو اپنی خوشنودی یا ناراضگی بنا دے ان کی معرفت کو واجب قرار دے کر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر احسان فرمایا ہے جو نجات و شفاعت کے دروازے کھولے ہیں ـــ اب یہ انسان کے ظرف اور معانی ظرف پر منحصر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ان افرادِ الٰہی کی معرفت کی بھیک مانگ کر ان ہی تک جانے کو وسیلہ رسائی حاصل کرے۔

اللہ تعالیٰ کی وجہِ تخلیقِ عالم اس ازلی نوری مخلوق نے اپنے ظاہری دورِ حیات میں دنیا کو اپنے کردار کی عظمت سے اس انداز میں روشناس کرایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی تمام تر رحمتوں، برکتوں اور نعمتوں سے [illegible] ساری مخلوق کی [illegible] میں ڈوب گئی۔

اور پھر ان ہستیوں نے عشقِ حق کا اس انداز میں اظہار فرمایا کہ عبد و معبود کے درمیان کی [illegible] کے واسطے حجاب در حجاب ہٹنے لگے یا وجود بھی وصلِ پروردگار سے ہمکنار ہو کر قرآنی آیات میں مقطعات کی شکل اختیار کر گئے۔

اب سوال یہ [illegible] عشق نے اس [illegible] مقام عطا کیا جن پر ان کے قدم آئے ان کی [illegible] پاس ہی کو اپنا حصہ قرار دیا [illegible] قرآن مجید کی ذات کے مانند بنا قرار دیا۔

ان حبیبِ اللہ نے کبھی وہ کہا جو حق نے کہا [illegible] زبان بن گئے کہ تو [illegible] اپنی بات سے [illegible] قرار دے دیا۔

ان کی باتوں کی کیفیت کیا ہو گی؟ جن کو خود معبودِ حقیقی نے اپنی نگرانی میں [illegible] قرار دیا [illegible] اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کیلئے بھی خود [illegible] نے آسانیاں پیدا کر دیں [illegible] انسان اپنی آنکھوں سے ان کا چہرہ بھی دیکھ کر اللہ کو دیکھ سکے دیکھیں کب یہ ملاقات ہو جاتی ہے؟

اللہ تعالیٰ نے جنہیں اپنی نشانیاں قرار دیا ان کے وصل کی وسعت دیکھیں کہ وہ اس معاشرے میں وقت گزار رہے تھے [illegible] اصحاب کے ساتھ زندہ رہے اور ساتھ ساتھ لوگوں کو بھی بتاتے رہے کہ "[illegible] ماحول میں گزر اوقات کرنا سب سے مشکل ہے" ـــ ماحول کی آلودگی کو تقویٰ و طہارت کے زور سے [illegible] کرتے رہے [illegible] قربِ الٰہی کی حرارت کو "[illegible] قلوب" کی [illegible] کرتے رہے ـــ [illegible] رہے ہیں ـــ

جن کے [illegible] ساتھ دیتے رہے ـــ وہ صرف اللہ کے حکم [illegible] رسالت [illegible] ہیں ـــ کہ جو ہم سے محبت کی حرارت کو [illegible] تک لے جانا ہے تا کہ آخرت کی دائمی زندگی میں بھی اپنے وصل کی لذت سے محروم نہ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کی چاہت کے [illegible] خواہش کے [illegible] پر [illegible] زمین میں ان کی [illegible] کی طرح [illegible]

پیدا ہوتا ہے حسین، شہید، قم، سامرہ اور آج دنیا کا کوئی خطہ بھی ان "شعائر اللہ" کے
بابرکت وجود کے حسن سے خالی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ذبیح اللہ کو باعث رحمت قرار دیا کہ جہاں جہاں ... رب کریم کا خالق نے
ان کا عمل ہمیں ... ذکر کرنے والوں کو بھی معزز کیا ... ذکر فرما دے کر
اپنی آخری الہامی کتاب ... پر احکام ... اللہ تعالیٰ کو صرف وہی پسند ہے جو
ان سے وابستہ ہے ... کی سوغات ... زندگی کا حصہ قرار دیا گیا ... اور
ان خطوں میں بھی جلوہ گر ٹھہرایا۔ جہاں ان کے پاک ... محفوظ ہیں کی
امانت ہیں ان خطوں ... کو شعائر اللہ قرار دیا۔

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے کرتے یہ خود "دعا" بن گئے۔ ان کے حرم پاک کے علاوہ
قبولیت دعا کے مقام ٹھہرے — [illegible]
مخلوق کیلئے ہدایت ... قرار دیا۔

جس پاک ہستی نے ... اس پاک ... نے والوں کو قصیدے
پڑھے اور دنیا کو ... بتایا کہ اگر یہ راضی ہوں گے تو ... راضی ہوں گا اگر
یہ ناراض ہوں گے تو ... بھی ... ناراض ... ان کے بعد ... نے
اپنے وجود کو ... کہ جب ... پر
... حضرت ... میں مشغول ہو گئے اگر جب ... کوئی
مصروفیت بھی ... نہ ... سجدے ... اور پھر ...
گستاخ ... کی تلوار ... حسرت کی ... تھیں — ... کے
آگے ... — ... "لا الٰہ الا اللہ" کا
ورد جاری ... کی آنکھوں کی بینائی چھین لی۔
... تم ... سے تو ... ہاتھ ... تم بھی
... کی اولاد ... جو ... نے اللہ کی
امانت ... تک پہنچا ... کر ... بتایا
... کہ ... نے ... ہوں گے جن کی ... ہو گے
... بھی ... کی زندگیاں کس معیار کی ہوں گی؟ جن کی زندگی
کا ... ہو گیا ہو۔
ان کے ... دنیا کے ساتھ معاملات کیسے ہوں گے؟ جن ... کیلئے

بھی ... کوئی ... ہے جنہیں "کوثر" کا ... پر ... تو قرآنی
... کے طور پر ... کرے ان سے ... آئے گا اور
صرف اور صرف ان لئے ... دنیا و آخرت کی نجات ہے۔
اللہ تعالیٰ کی ... ہے ان نے ان کی اپنی نجات کیلئے خود کسی
کوشش ... کر دیں۔ ان کی رحمت نے ... کیا کیا نہ ... ہے؟
... جو اللہ ... ان کی ... کر کے ان ...
... رحمت ... دیکھو — ... پر ... بغیر نماز قبول نہیں
کرتا ان کے بغیر دعا کیسے قبول کرے گا؟

... "علی العظیم" ... کو ... "تم" ... ان کے دل
سے ... جہاں ... ہوں سب کچھ صاف کر دے گا۔
ان سے ... کرو ... جو ... عمل ... تم بھی ... نے
... کر کے ... لیا ہے —
... وقت ... — یہ توبہ کے دروازے کھلے ہیں
— پھر جب رحمت کا زمانہ آئے گا ... ان کی آخری ... اپنی
"..." ... سے ... پاؤ گے۔
... کا ... کیلئے ... کوئی ... کا
... عذاب ہے — اور پھر ... کیلئے توبہ کے
دروازے بند ہو چکے ہوں گے جب ... اس ... حساب کا تم
تصور ... کر سکتے ... "... حساب" ... کو
... جائے گا ... کی شناخت ... کی شناخت سے ... تمہیں
... ہو گا — ... بھی ... — ... سے عمل
کا ... قرار ... سے ... کر
... — ان ... جب ... تو ... کے ... آج
دیکھو ... گزر ... ان ... کہ "معلوم
" ... ہے ... کے ... ہوں گے ... —
... پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ ... نے یہ کیوں کہا تھا؟ کہ جن
"... خسارے میں ہے۔"

زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

● اسلام آباد سے عمر رسیدہ بزرگ سید امیر حسن ترمذی کے صاحبزادے سید تنویر حسین ترمذی کی رفیقہ حیات کا انتقال ہو گیا ہے۔ گھروں کی آبادی تو عورتوں ہی کی شرکت حیات سے ہے۔ انسان کی ناقص تحریر تنہائیاں قلب و ذہن کو شل کر دیتی ہیں۔ شورش کاشمیری نے اپنی اہلیہ کی وفات پر "تنہائی" کے عنوان سے لکھا تھا جس سے صرف نظر کرنا چاہوں تو انسان اپنی ذات میں گل کر رہتا اور پھر کچھ بھی نہیں پاتا۔ مرحومہ کے ایصال ثواب کیلئے پیام زینب میں لکھی ہوئی ایک ایک سطر کا ثواب مرحومہ کی نذر کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے باقی پسماندگان کیلئے دل کی گہرائیوں سے صبر جمیل کی دعا کرتا ہوں۔

● ڈیرہ مجالس (ملاری) سے حاجی سید امداد حسین جعفری بھی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ وہ ایک تحریک تھے جن کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ جس نے مسلسل تیرہ سال (۱۳) اور مسلسل ستائیس سال (۲۷) محرم کی مجالس پڑھیں اور یہ سلسلہ جاری رہا کئی کئی مجالس پڑھنا ہوتی تھیں سید امداد حسین شاہ ہر وقت میرے ساتھ ہوتے تھے کہ مجالس کی جب بات آتی تو ہر اعتبار سے ساتھی تھے۔ کوئی مسئلہ آتا تو حل کر دیا کرتے تھے۔ ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس سید بہادر شاہ مرحوم کے فرزند ہیں۔ ان کے فرزند سید ضیاء حسین شاہ تو گھر سے لگتے تھے اور حیات کی انکھوں سے کام لیتے۔ ملاری کے گردو نواح کے بچوں کی تعلیم کا بہت اچھا انتظام تھا اور ہر روز مجالس ہوتی تھیں رات ملاری میں ہوتی تھی۔

● مجھے مبارک علی زیدی صاحب پنجاب یونیورسٹی لاہور سے 2016ء میں "سید علی رضا کاظمی اور شخصیت" کتاب کی ترتیب ملی۔ اس کے مرتب تعلیم و تدریس کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ ۲۴۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں ۸۹ شعراء اور دانشوروں نے اپنے اپنے تاثرات لکھے۔ کتاب کے مصنف تھے ملک بھر کے دانشوروں نے جو کچھ لکھا ہے اپنے انداز تحریر میں چاشنی رکھتے ہیں۔ ۸۹ افراد کی اس کاوش پر ان کے فرزند گرامی نے SMS کیا اور فون کیا کہ بہت سارے خاندان ہی "کاظمی پر اداس" سے شہرت پائے اس میں ایک اور گھر بھی شامل ہے۔ ۸۹ افراد ان میں سے تمام مرحوم ہو چکے ہیں، خاندان ہی کے پاس ہے۔ آپ ثواب میں شامل ہونے کیلئے سورۃ فاتحہ تلاوت فرما دیں۔

● گلگت میں سید ایاز (شیخو پورہ) سے عمر رسیدہ بزرگ سید اختر عباس بخاری مرحوم کے فرزند سید عمر علی عباس بخاری اپنے اہل خانہ کے ساتھ شیخوپورہ جا رہے تھے کہ راستے میں گاڑی حادثے کا شکار ہو گئی اور بچے کی جانب سے موت ہو گئی۔ والد کے انتقال کے بعد میں نے ان کو منہاج الصالحین میں علامہ محمد حسین ڈھکو کی زیر نگرانی دے دیا۔ وہاں کچھ عرصہ قیام کے بعد بچے طالب علم کے طور پر ایک اچھا عالم بن کر نکلا۔ ایک حادثے میں ان کے بچے زخمی ہیں اور خاندان سے بات ہو رہی ہے کہ تمام خاندان نیا نیا ہو گیا ہے۔

● ملک الامراء کوہاٹ کے خطیب ملت علامہ سید منور عباس بخاری اور سید محمد رضا بخاری کے والد گرامی کے انتقال کی اطلاع 8-I آفس اسلام آباد سے ملی جو کہ پیر وہاں فاضل دوستوں نے دی۔ کبھی ایک وقت تھا کہ علامہ صاحب کے پاس میں اکثر رکا کرتا تھا اور وہاں مرحوم سے آپ کی ملاقات ہوتی تھی۔ اکثر اصحاب کے ہاں میں گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے مرحومین کو جنت میں معصومین علیہم السلام کی رفاقت نصیب فرمائے۔

● ڈیرہ غازی خان سے جناب سید غلام عباس شاہ سابق صدر اسلام آباد وفات پا گئے ہیں۔

قارئین سے استدعا ہے کہ ان تمام مرحومین اور ان کے علاوہ بھی جتنے مرحومین اس جہان فانی سے دار بقا کی طرف ہجرت کر گئے ان کے ایصال ثواب کیلئے سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرما دیں۔ (ادارہ)

مومن غضب و غصہ میں بھی حد اعتدال میں رہتا ہے

منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن تو وہی ہے کہ جب اسے غصہ آئے تو اس کا غصہ اسے حق کی حدود سے باہر نہ نکالے اور جب وہ خوش ہو تو اس کی خوشی اسے باطل میں نہ لے جائے اور جب اسے قدرت حاصل ہو تو اپنے حق سے زیادہ حاصل نہ کرے۔

مارچ 2017ء جمادی الثانی۔ رجب 1438 ہجری۔ پھاگن۔ چیت 2073 بکرمی

ایام کے نام	جمادی الثانی رجب	مارچ 2017ء	پھاگن چیت 2073 بکرمی	نیک اور نحس ایام	اسلامی معلومات یادداشت
بدھ	2	1	18	نیک	انتقال [illegible]
جمعرات	3	2	19	نحس	شہادت حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ۱۱ ہجری
جمعہ	4	3	20	نیک	انتقال [illegible]
ہفتہ	5	4	21	نحس	
اتوار	6	5	22	نیک	[illegible]
پیر	7	6	23	نیک	
منگل	8	7	24	نیک	شہادت ڈاکٹر محمد علی نقوی ۱۹۹۵ء
بدھ	9	8	25	نیک	
جمعرات	10	9	26	نیک	جنگ جمل ۳۶ ہجری
جمعہ	11	10	27	نحس اکبر	انتقال [illegible]
ہفتہ	12	11	28	نحس اکبر	
اتوار	13	12	29	نحس	وفات حضرت ام البنین سلام اللہ علیہا
پیر	14	13	30	نیک	
منگل	15	14	چیت	نیک	
بدھ	16	قمر	2	نحس	
جمعرات	17		3	نحس اکبر	شہادت قاضی نور اللہ شوستری شہید ثالث
جمعہ	18	در	4	نحس	
ہفتہ	19	عقرب	5	نحس	
اتوار	20	19	6	نیک	میلاد باسعود حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا [illegible]
پیر	21	20	7	نیک	نوروز عالم افروز
منگل	22	21	8	نیک	
بدھ	23	22	9	نیک	
جمعرات	24	23	10	نیک	یوم پاکستان
جمعہ	25	24	11	نحس	
ہفتہ	26	25	12	نیک	انتقال [illegible] ۲۰۰۶ء
اتوار	27	26	13	نیک	
پیر	28	27	14	نحس اکبر	
منگل	29	28	15	نیک	
بدھ	30	29	16	نیک	
جمعرات	رجب	30	17	نیک	میلاد باسعود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ ہجری
جمعہ	2	31	18	نیک	